انارکو۔ سنڈیکلزم
تھیوری اور پریکٹس

رودولف راکر

ÉDITIONS CNT AIT

انارکو- سنڈیکلزم تھیوری اور پریکٹس

روڈولف راکر

Theory and practice of Anarchosyndicalism, by Rudolf Rocker

باب 1. انارکیزم (انتشاریت): اس کے مقاصداور احداف....... 1

باب 2. پرولتاریہاور جدید مزدورتحریک کا آغاز-........... 12

باب 3. سنڈیکلزمکے پیش رو 21

باب 4. انارکو-سائنڈیکلزمکے مقاصد.......................... 32

باب 5. انارکو- سنڈیکلزم کے زاویئے-......................... 43

باب 6. انارکو- سنڈیکلزم کا ارتقاء 53

آزادی کے بغیر سوشلزم غلامی اور بربریت ہے-

مزید معلومات کے لئے WSF سے رابطہ کریں

https://wsfpakistan.pk

باب 1. انارکیزم (انتشاریت(: اس کے مقاصداور احداف

معاشی اجارہداری اور ریاستی طاقت کےمقابلے میں انارکیزم۔ جدید انارکیزم کے پیش)رو ولیم گوڈوناور پولیٹیکلجسٹس پر انکا کام۔ پیجے پراڈھوناور سیاسیاور معاشیوکندریقرن کے انکے نظریات؛میکس اسٹرنرکا کام انااور اس کااپنا۔ ایم بیکونن اجتماعیتپسند اور انتشار پسند تحریککے بانی۔پی کوپوٹکین انارکیسٹ کمیونزماور باہمیامداد کا فلسفہانتشار اور انقلاب۔ انارکیزمسوشلزم اور لبرلازم کی ترکیب۔معاشی مادیتاور آمریتکے مقابلے میناانارکیزم۔ انتشاراور ریاست۔انتشاریت ایک تاریخکا رجحانہے۔ آزادیاور ثقافت(۔

انارکیزم ہمارے دور کی زندگی کا ایک فکری وجودہے جسکے ماننے والے معاشی اجارہ داریوں اور معاشرے کے اندر موجود تمام سیاسی اور معاشرتی جبر کے اداروں اور علمبرداروں کے خاتمےکی حمایت کرتے ہیں۔ موجودہ سرمایہ دارانہ معاشی نظام کی جگہ پر جارحیتپسندوں کو کوآپریٹو لیبر یعنی مددگار مزدور نظامپرمبنی تمام پیداواری قوتوں کی آزادانہ وابستگی حاصل ہوگی جواس کا واحد مقصد معاشرے کے ہر فرد کی ضروری ضروریات کی تکمیل کا باعث بنے گی اوراب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔معاشرتی اتحاد میں مراعات یافتہ اقلیتوں کی خصوصی دلچسپی کو دیکھیں۔

موجودہ ریاستی تنظیم کی جگہ پر جو سیاسی اور بیوروکریٹک اداروں کی اپنی بے جان مشینری رکھتی ہے انارکیزم (**انتشار پسند**(آزادبرادریوں کی سیاسی اور سماجی انجمنوں یعنی فیڈریشنکی خواہش رکھتے ہیں جو ان کے مشترکہ معاشی اور معاشرتی مفاد کے تحت ایک دوسرے کے پابند ہوں گے اور باہمی معاہدے اور آزادانہ معاہدے کے ذریعہ اپنے معاملات کا بندوبست کریں گے۔

جو بھی موجودہ معاشرتی نظام کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے بارے میں گہرائی سے مطالعہ کرے گا وہ آسانی سے پہچان لے گا کہ یہ مقاصد چند تصوراتی جدت پسندوں کے یوٹوپیائی نظریات سے نہیں نکل پاتے ہیں بلکہیہ دن کی طرح تمام معاشرتیخرابیاں جوموجودہ معاشرتی حالات کے ہر نئے مرحلے کے ساتھ خود کو زیادہ صاف اور غیر مدلل طورپر ظاہر کرتی ہینکہ جدیداجارہ داری سرمایہداری اور غاصب ریاست صرف ترقی کی آخری اصطلاحات ہیں جو کسی اور نتیجے میں نہیں آسکتی ہیں۔

ہمارے موجودہ معاشی نظام کی بنیادی ترقی نے مراعات یافتہ اقلیتوں کے ہاتھوں معاشرتی دولت کو زبردست جمع کرنے اور عظیم عوام کی مسلسل غربت کا باعث بنتے رہے ہیں جسنے موجودہ سیاسی اور معاشرتی رد عمل کا راستہ تیار کیا۔ اور ہر طرح سے دوستیاں،رشتہ داریاں پالتے رہے ہیں اور چند افراد کے نجی مفاد کے لئے انسانیمعاشرے کے عام مفاد کو قربان کیا اوریوں انسان اور انسان کے مابین تعلقات کو منظم طریقے سے مجروح کیا گیالوگیہ بھول گئے کہ صنعت خود کا خاتمہ نہیں ہے لیکنصرف انسان کو اس کی مادی روزی کو یقینی بنانا اور اس کو اعلی فکری ثقافت کی برکات تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہونا چاہئے۔ جہاں صنعت سب کچھ ہے اور انسان کچھ بھی نہیں ہے اس بے رحمانہ معاشی استبدادی کے دائرے کا آغاز ہوتا ہے جس کے کام کسی بھی سیاسی استبداد سے کم تباہ کن نہیں ہوتے ہیں۔ دونوں باہمی طور پر ایکدوسرے کو دیتے ہیں اور ایک ہی ذریعہ سے کھلایا جاتا ہے۔

اجارہ داریوں کی معاشی آمریت اور غاصب ریاست کی سیاسی عزائم ایکہی سیاسی مقصد کی نشاندہی ہے اوردونوں کے ہدایت کاروں کا یہ خیال ہے کہ وہ معاشرتی زندگی کے تمام ان گنت تاثرات کو مشین کے مکینیکل **ٹیمپو** سے کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نامیاتی ہر چیز کو سیاسی آلات کی بے جان مشین کے

مطابق بنانا۔ ہمارے جدید معاشرتی نظام نے ہر ملک میں سماجی حیات کو داخلی طور پر مخالف طبقوں میں تقسیم کردیا ہے اوربیرونی طور پر اس نے مشترکہ ثقافتی دائرے کو مخالف ممالک میں توڑ دیا ہے اور دونوں طبقے اور قومیں ایک دوسرے سے کھلے عام دشمنی کا سامنا کر رہی ہیں اور ان کی نہ ختم ہونے والی جنگ کے نتیجے میں فرقہ وارانہ معاشرتی زندگی کو مستقل تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عالمی جنگ کا دیر اور اس کے خوفناک اثرات جوخود معاشی اور سیاسی طاقت کے لئے موجودہ جدوجہد کے صرف نتائج ہیں اسناجائز حالت کا صرف وہ منطقیانجام ہیں جومعاشرتی ترقی کے ناگزیر طور پر ہمیں عالمگیر تباہی کی طرف لے جائے گا۔ محض یہحقیقت کہ بیشتر ریاستیں اپنی نام نہاد قومی دفاع کے لئے اپنی سالانہ آمدنی کا پچاس سے ستر فیصد خرچ کرنا چاہتی ہیں اور پرانے جنگی قرضوں کو ختم کرنا موجودہ حیثیت کی عدم استحکام کا ثبوت ہے اورہر ایک کو یہ واضح کرنا چاہئے کہ ریاست فرد سے وابستہ اس مبینہ تحفظ کو یقینی طور پر بہت زیادہ خریدی گئی ہے۔

ایک بے روح سیاسی بیوروکریسی کی بڑھتی ہوئی طاقت جو انسان کی زندگی کو پالنے سے لے کر قبر تک کی نگرانی کرتی ہے اور انسانوں کے یکجہتی تعاون کی راہ میں اب بھی زیادہ سے زیادہ رکاوٹیں کھڑی کر رہی ہے اور نئی ترقی کے ہر امکان کو کچل رہی ہے۔ ایک ایسا نظام جو اپنی زندگی کے ہر عمل میں عوام کے بڑے طبقوں اور پوریقوموں کی فلاح و بہبود کے لئے قربان ہوجاتا ہے اور چھوٹی اقلیتوں کے معاشی مفادات کو لازمی طور پر تمام معاشرتی رشتوں کو تحلیل اور مستقل طور پر لے جانے کا باعث بنتا ہے۔ **سب کے لافسب کی جنگ** یہنظام محض ایک عظیم دانشورانہ اور معاشرتی رد عمل کا محرک رہا ہے جو آج جدید فاشزم میں اپنا اظہار پایا ہے ، جس نے پچھلی صدیوں کی مطلق العنان بادشاہت کی طاقت کے جنون کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور انسانی سرگرمی کے ہر شعبے کو زیربحث لانے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح مذہبی الٰہیات کے مختلف سسٹم کا تعلق ہے کہ خدا ہر چیز ہے اور انسان کچھ بھی نہیں اسیطرح اس جدید سیاسی الہیات کے لئے ریاستسب کچھ ہے اور انسان کچھ بھی نہیں۔ اور بالکل اسی طرح جیسے "**دا کیمرضی**"کے تحت ہمیشہ مراعات یافتہ اقلیتوں کی مرضی کو چھپایا جاتا" ہے اسیطرح آج صرف **"ریاستکی مرضی"** کےپیچھے چھپ جاتا ہے جو صرف اپنے مفاد میں اس ارادے کی ترجمانی کرنے کو کہتے ہیں اور لوگوں کو مجبورکرتے ہیں۔

قارئین کوانارکیسٹنظریات کا معلومتاریخ ہردور میں ملنا ہے حالانکہاس میدان میں تاریخی کام کے لئے ابھی بھی عمدہ کام باقی ہے۔ ہم ان کا مقابلہ چینی لاؤ-تسکورس دائیں راستہ اوریونانی فلاسفروں ہیڈونسٹوناور سائینکس اور نام نہاد **"قدرتی حق"** کے دوسرے حامیوں اور خاص طور پر زینو میں کرتے ہیں۔ افلاطون سے قطب اسٹوکاسکول کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے اسکندریہ میں جونوسٹک کارپوکریٹسکی تعلیم میں اظہار خیال کیا اورفرانس ، جرمنی اور ہالینڈ کے قرون وسطی کے کچھ عیسائی فرقوں پر اس کا بے اثرو رسوخ پایا تقریبایہ سب ہی انتہائی وحشی مظالم کا شکار ہوئے۔ بوہیمیا کی اصلاح کی تاریخ میں انہوننے پیٹر چیلسی میں ایک طاقتور چیمپئن پایا ، جس نے اپنے کام **"عقیدہکے نیٹ"** مینچرچ اور ریاست کے بارے میں وہی فیصلہ سنایا جیسا کہ بعد بھی ٹالسٹائی نے بھی کیا۔عظیم انسان پرستوں میں رابیل بھی تھے جنھوننے تھیلی گارگنٹواکی خوش ایبی کے بارے میں اپنی تفصیل میں زندگی کی ایک تصویرپیش کی جسے ہر طرح کی آمرانہ پابندیوں سے آزاد کیا گیا۔ آزاد خیال سوچ کے دیگر علمبرداروں میں سے ہمصرف لا بوٹی سلیوانماریچال اورسب سے بڑھ کر ڈیڈروٹکا تذکرہ کریں گے جنکی بڑی تحریروں میں واقعتا ایک عظیم دماغ کی باتیں موٹی طور پر پیوست ہوتی ہیں جس نے خود کو ہر طرح کے آمرانہ تعصب سے چھڑا لیا تھا۔

دریں اثنا حالیہتاریخ کے لئے مخصوص کیا گیا تھا کہ وہ زندگی کے انارکیسٹ خیالکو واضح شکل دے اور اسے معاشرتی ارتقا کے فوری عمل سے مربوط کرے۔ یہ پہلی بار ولیم گوڈون کے عمدہ تصوراتی کام سیاسیانصاف اور اس کے اثر و رسوخ پر جنرل فضیلت اور خوشی نے لندن کےبارے1793 مینکیا گیا تھا۔ گاڈون کے کامکو شایدہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سیاسیتصورات کے اس طویل ارتقا کا پکا ہوا پھل اور انگلینڈ میں معاشرتی بنیاد پرستی جو جارج بوچنان سے لیکر رچرڈ ہوکر ، جیرڈ ونسٹلے ، الیجرون سڈنی ، جان لاک ، رابرٹ والیس اور جان بیلرز سے جیریمی بینتھم ، جوزف پریسلی ، رچرڈ پرائس اور تھامس پین تک جاری رہتی ہے۔

گڈون نے بہت واضح طور پر پہچان لیا کہ معاشرتی برائیوں کی وجہ ریاست کی شکل میں نہیں بلکہ اس کے وجود میں ڈھونڈنا ہے۔ جس طرح ریاست صرف ایک حقیقی معاشرے کا نقشہ پیش کرتی ہے اسیطرح یہ انسانوں

کو بھی بناتا ہے جو اس کی ابدی سرپرستی میں محض اپنی فطری جھکاؤوں کو دبانے پر مجبور کرتے ہوئے اور ان چیزوں کو روکتا ہے جو ان کے فطری مائل ہونے پر مجبور کرتے ہیں۔ ان کے اندرونی اثرات صرف اسی طرح انسانوں کو اچھے مضامین کی تشکیل شدہ شکل میں ڈھالنا ممکن ہے۔ ایک عام انسان جس کی فطری نشوونما میں مداخلت نہیں کی گئی تھی وہ خود ہی اس ماحول کی تشکیل کرے گی جو اس کی سلامتی اور آزادی کے اولین مطالبے کے مطابق ہے۔

گڈون نے یہ بھی تسلیم کیا کہ جب انسان کواسکے لئے مناسب معاشی حالات دیئے جاے تب ہی انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ فطریاور آزادانہ طور پر ساتھ رہ سکتے ہیں اورجب فرد کسیدوسرے کے استحصال کا نشانہ نہیں بنتا جس کومحض انہیں سیاسی بنیاد پرستی کے نمائندوں نے تقریبا مکمل طور پر نظرانداز کیا ہے۔ اس لئے بعد میں ریاستکی اس طاقت سے مستقل طور پر زیادہ مراعات دینے پر مجبور کیا گیا تھا جس کی وہ خواہش کرتے تھے کہ یہ مراعات کم سے کم حدتکمحدود رہے۔

گڈون کےایک غیر ریاست کے معاشرے کے خیال نے تمام قدرتی اور معاشرتی دولت کی معاشرتی اورپروڈیوسروں کے آزاد تعاون سے معاشی زندگی کو آگے بڑھایا۔ اس لحاظ سے وہ واقعتا بعد کے کمیونسٹ انارکیزم کا بانی تھا۔

انگریزی کارکنوں کے جدید حلقوں اور لبرل دانشوروں کے زیادہ روشن خیال طبقاتپر گوڈوین کے کام کا بہت مضبوط اثر تھا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نے انگلینڈ میں نوجوان سوشلسٹ تحریک کی وجود کو لانےمیناپنا حصہ ڈالا جسنے رابرٹ اوین جانگرے اور ولیم تھامسن میں اس کا پختہ نتیجہ نکالا ۔۔ لیکن انارکیسٹ نظریہ کی ترقی پر اس سے کہیں زیادہ اثر و رسوخ وہ تھا جو پیری جوزف پراڈھون کا تھا جوایک دانشورانہ طور پر ایک ہنر مند اور یقینی طور پر سب سے زیادہ لکھنےوالا ہے جس پر جدیدسوشلزم کا فخرہے۔ پراونڈون اپنے عہد کی دانشورانہ اور معاشرتی زندگی میں پوری طرح جڑ گیا تھا اورانھوں نے ہر اس سوال پر جو اس سے نمٹتا تھا اس پر ان کا رویہ متاثر ہوا۔ لہذا اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ اپنے بعد کے متعدد پیروکاروں اپنیخصوصی عملی تجاویز کے ذریعہ بھی رہا ہے جووقت کی ضروریات کے سبب پیدا ہوئے تھے۔ اپنے زمانے کے متعدد سوشلسٹ مفکرین میں واحد وہتھا جو معاشرتی بدحالی کی سب سے زیادہ گہرائی سے سمجھا اور اس کے علاوہ اسے نقطہ نظر کی سب سے بڑی وسیلہ بھی حاصل ہے۔ وہ تمام معاشی نظام کا صریح مخالف تھا اورمعاشرتی ارتقا میں دانشورانہ اور معاشرتی زندگی کی نئی اور اعلی شکلوں کی ابدی خواہش کو دیکھتا تھا ، اور یہ اس کا قائل تھا کہ یہ ارتقاء کسی بھی تجریدی عمومی فارمولوں کا پابند نہیں ہوسکتا ہے۔

پروہڈون نے جیکبین روایت کے اثر و رسوخ کی مخالفت کی جسنے فرانسیسی جمہوریوں اور اس دور کے بیشتر سوشلسٹوں کی سوچ پر غلبہ حاصل کیا جس طرح عزم تھا کہ معاشرتی پیشرفت کے فطری عمل میں مرکزی ریاست اور معاشی پالیسی کی مداخلت ہے۔ معاشرے کو ان دو سرطان سے نجات دلانا انیسویں صدی کے انقلاب کا عظیم کام تھا۔ پراونڈون کمیونسٹ نہیں تھا۔ انہوں نے جائیداد کی محض استحصال کی سعادت کی حیثیت سے مذمت کی لیکنانہوں نے سب کے ذریعہ پیداوار کے آلات کی ملکیت کو تسلیم کیا صنعتیگروہوں کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ معاہدہ کے ذریعہ اس کو موثر بنایا گیا جبتک کہ یہ حق دوسروں کے استحصال کی خدمت میں نہیں لیا جاتا۔ اور جب تک کہ ہر انسان کو اس کی انفرادی مشقت کی پوری پیداوار کا یقین دلایا گیا ہو۔ باہمی تعاون پر مبنی یہ تنظیم مساوی خدمات کے عوض ہر ایک کے ذریعہ مساوی حقوق سے لطف اندوز ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ کسی بھی مصنوع کی تکمیل کے لئے درکار اوسط وقت اس کی قدر کی پیمائش بن جاتا ہے اور باہمی تبادلہ کی اساس ہے۔ اس طرح سے دارالحکومت اپنی سودی طاقت سے محروم ہے اور کام کی کارکردگی سے پوری طرح پابند ہے اورانسب کو دستیاب کر کے استحصال کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اس طرح کی معیشت ایک سیاسی جبر کے سازوسامان کو ضرورت سے زیادہ ختم کردیتی ہے۔ سوسائٹی آزاد برادریوں کی ایک لیگ بن جاتی ہے جو اپنے معاملات خود یادوسروں کے ساتھ مل کر ضرورتکے مطابق ترتیب دیتی ہے اورجس میں انسان کی آزادی دوسروں کی آزادی کو اپنی حدود نہیں ، بلکہ اس کی سلامتی اور تصدیق کی حیثیت سے ملتی ہے۔ آزادانہ اورکاروباری فرد معاشرے میں جتنا آزاد ہوتا ہے معاشرےکے لئے اتنا ہی بہتر ہوتا ہے۔" فیڈرل ازمکی یہ تنظیم جس میں پراڈوڈن نے فوری مستقبل کو دیکھا وہ ترقی کے مزید امکانات پر کوئی قطعیت نہیں رکھتا اورہر فرد اور معاشرتی سرگرمی کو وسیع تر وسعت فراہم کرتا ہے۔ فیڈریشن کے اس نقطہ

نظر سے شروع کرتے ہوئے پروڈھوننے اسی طرح اس وقت کے بیدار ہونے والے قوم پرستی کی سیاسی سرگرمی کی خواہشات کا مقابلہ کیا اورخاص طور پر وہ قوم پرستی جو مازینی گیریبلدی لیلوئاور دیگر میں پائے گئے ایسےمضبوط حامی تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنے اکثر ہم عصروں کے مقابلے میں زیادہ واضح طور پر دیکھا۔ پراوڈون نے سوشلزم کی ترقی پر ایک مضبوط اثر ڈالا جسنے خود کو خاص طور پر لاطینی ممالک میں محسوس کیا۔ لیکن نام نہاد انفرادیت پسندی جسنے جوشیہ وارن ، اسٹیفن پرل اینڈریوز ، ولیم بی گرین لائسنڈرسپونر ، فرانسس ڈی ٹانڈی ، اور خاص طور پر بینجمن آر ٹکر جیسے لوگوں میں امریکہ میں قابل استحصال پایا۔ اگرچہ اس کا کوئی بھی نمائندہ پراڈھون کے نقط نظر کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

انارکیزم کو میکس اسٹرنر جوہان کاسپار شمٹ) **کی کتاب ،ڈیر آئنزیگان سین ایجینٹم**(دی ایگو اور اس کی اپنی میںایک انوکھا اظہار ملا جویہ حقیقت ہے کہ ، جلدی سے غائب ہو گیا اور انارکیسٹ تحریک پر اس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ اگرچہپچاس سال بعد غیر متوقع قیامت برپا ہونا تھا۔ اسٹرنر کی کتاب ابتدائی طور پر ایک فلسفیانہ کام ہے جس میں انسان کو اپنے تمام مکروہ طریقوں سے نام نہاد اعلی طاقتوں پر انحصار کا پتہ چلتا ہے اورسروے کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات سے معلومات حاصل کرنے میں ڈرپوک نہیں ہے۔ یہ ایک باشعور اور جان بوجھ کر باغی کی کتاب ہے جوکسی بھی اتھارٹی کے لئے کوئی تعظیم نہیں ظاہر کرتی ہے البتہوہ اعلی ہے اوراسی وجہ سے وہ طاقتور طور پر آزادانہ سوچ کی طرف راغب ہوتا ہے۔

جارحیت پسندی کو مائیکل باکونن نے ایک مضبوط انقلابی توانائی کا ایک چیمپئن پایا جس نے پرفڈون کی تعلیمات پر اپنا مؤقف اپنایا ، لیکن انھیں معاشی پہلو میں بڑھایا جب وہ پہلییین الاقوامی کے اجتماعی ونگ کے ساتھ کیااجتماعی ملکیت کے لئے نکلا۔ زمین اور پیداوار کے دیگر تمام وسائل اورذاتی ملکیت کے حق کو انفرادی مزدوری کی پوری پیداوار تک محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ بیکنین بھی کمیونزم کا مخالف تھا جواس کے دور میں ایک مکمل آمرانہ کردار کا حامل تھا جیساکہ اس نے آج بالشیوزم میں ایک بار پھر فرض کیا ہے۔ برلن__1868 کیلیگ آف پیس اینڈ فریڈم کی کانگریس میں اپنی چار تقریروں میں سے ایک میں ، انہوں نے کہا: **"میںکمیونسٹ نہیں ہونکیونکہ کمیونزمریاست میں معاشرے کی تمامقوتوں کو متحدکرتا ہے اوراس میں مبتلاہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس سے لامحالہ تمام املاککو ریاستکے ہاتھونمیں حراستیکرنے کا باعثبنتا ہے جبکہمیں ریاستکے ہاتمےکی کوشش کرتاہوں**۔اتھارٹی اور سرکاری سرپرستی کے اصول کا مکمل خاتمہ جومردوں کو اخلاقی بنانے اور اسے تہذیب کرنے کے ڈھونگ کے تحت بنا ہوا ہے ابتک انہیں ہمیشہ غلام مظلوم استحصالاور برباد کردیا گیا ہے۔

بیکونن ایک پر عزم انقلابی تھا اور موجودہ طبقاتی تنازعہ کو قابل فہم ایڈجسٹمنٹ پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ حکمران طبقات نے معمولی سی معاشرتی اصلاح سے بھی آنکھیں بند کرکے اور ضد کی مخالفت کی اوراسی کے تحت بین الاقوامی معاشرتی انقلاب کی واحد نجات دیکھی گئی جوموجودہ معاشرتی نظام کے تمام علمی سیاسی، عسکری ، بیوروکریٹک اور عدالتی اداروں کو ختم کر کے ان کو متعارف کرائے۔ ان کے عہد میں روزانہ زندگی کی ضروریات کو فراہم کرنے کے لئے مفت کارکنوں کی انجمنوں کا ایک فیڈریشن۔ چونکہ ، وہ اپنے بہت سارے ہم عصروں کی طرح ، بھی انقلاب کی قربت پر یقین رکھتا ہے ، اس لئے انہوں نے اپنی تمام تر وسعت کو ہدایت کی کہ وہ بین الاقوامی کے اندر اور اس کے بغیر تمام آمرانہ انقلابی اور آزاد خیال عناصر کو یکجا کیا جائے تاکہ آنے والے انقلاب کو کسی بھی آمریت یا انتقامی کارروائیوں کے خلاف حفاظت کی جاسکے۔ پرانے حالات اس طرح وہ ایک خاص خاص معنوں میں جدید انارجسٹ تحریک کا ریٹر بن گیا۔

جارحیت پسندی کو پیٹر کروپوٹن میں ایک قابل قدر وکیل ملا ، جس نے اپنے آپ کو جدید فطری سائنس کی کامیابیوں کو انارکیزم کے معاشرتی تصورات کی نشوونما کیلئے دستیاب بنانے کا کام طے کیا۔ ارتقاء کا ایک فیکٹر ، اپنی ذہین کتاب میوچل ایڈ میں ، اس نے نام نہاد سوشل ڈارون ازم کے خلاف فہرستیں داخل کیں جسکے متلاشیوں نے موجودہ معاشرتی حالات کی ناگزیریت کو ڈارون نظری وجود سے جدوجہد کی جدوجہد کے ذریعہ سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ تمام فطری عملوں کے لئے آہنی قانون کی حیثیت سے کمزور کے خلاف سخت جسسے انسان بھی تابع ہے۔ حقیقت میں یہ تصور مالتھسیائی نظریے پر زور سے متاثر ہوا تھا کہ زندگی کا دسترخوان سب کیلئے نہیں پھیلتا ، اور نہتے بچوں کو صرف اس حقیقت سے خود کو صلح کرنا پڑے گا۔

کرپوٹکن نے ظاہر کیا کہ فطرت کا یہ تصور غیر محدود جنگ کے میدان کے طور پر محض حقیقی زندگی کا نقاشی ہے اوریہ کہ وجود کے لئے سفاکانہ جدوجہد کے ساتھ جودانت اور پنجوں سے لڑی جاتی ہے فطرتمیں ایک اور اصول بھی موجود ہے جس میں اظہار کیا گیا ہے کمزور پرجاتیوں کا معاشرتی امتزاج اور معاشرتی جبلت اور باہمی امداد کے ارتقا کے ذریعہ نسلوں کی دیکھ بھال۔

اس لحاظ سے انسان معاشرے کا تخلیق کار نہیں ہے بلکہمعاشرہ انسان کا تخلیق کار ہے کیونکہاسے ورثہ میں اس سے ملتا ہے کہ اس سے پہلے وہ معاشرتی جبلت تھی جس نے اسے ہی دوسری نوع کے جسمانی فوقیت کے خلاف اپنے پہلے ماحول میں اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے قابل بنا دیا تھا اورترقی کی غیر متزلزل اونچائی کو یقینی بنانا۔ جدوجہد وجود میں یہ دوسرا رجحان پہلے سے کہیں اونچا ہے جیساکہ ان نسلوں کے مستقل پیچھے ہٹنا ظاہر ہوتا ہے جن کی معاشرتی زندگی نہیں ہے اور وہ محض اپنی جسمانی طاقت پر منحصر ہیں۔ یہ نظریہ جوآج قدرتی علوم میں اور معاشرتی تحقیق میں مستقل طور پر وسیع تر قبولیت کے ساتھ مل رہا ہے انسانیارتقاء سے متعلق قیاس آرائیوں کے لئے پوری طرح سے نئے وسٹا کھول دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بدترین استبداد کے تحت بھی انسان کے بیشتر ذاتی تعلقات آزادانہ معاہدے اور یک جہتی تعاون کے ذریعہ ترتیب دیئے جاتے ہیں ، جس کے بغیر معاشرتی زندگی بالکل بھی ممکن نہیں ہوتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ریاست کے سخت ترین سخت انتظامات ایک دن بھی معاشرتی نظم و ضبط کو برقرار نہیں رکھ پاتے۔ تاہم ، روئے کی یہ فطری شکلیں جوانسان کی فطرت سے پیدا ہوتی ہیں آجمعاشی استحصال اور حکومتی سرپرستی کے اثرات سے مسلسل مداخلت اور اپاہج ہیں جوانسانی معاشرے میں وجود کی جدوجہد کی سفاک شکل کی نمائندگی کرتی ہے جسکا ہونا ضروری ہے۔ باہمی امداد اور آزادانہ تعاون کی دوسری شکل پر قابو پالیں۔ ذاتی ذمہ داری کا شعور اور یہ دوسری قیمتی بھلائی جو دور دراز کے قدیم سے وراثت کے ذریعہ انسان پر اتری ہے: دوسروں کے ساتھ ہمدردی کی وہ صلاحیت جس میں تمام معاشرتی اخلاقیات ، معاشرتی انصاف کے تمام خیالات اپنیاصلیت ، آزادی میں بہترین ترقی کرتے ہیں۔بیکونین کی طرح **کرپوٹکن**بھی ایک انقلابی تھا۔ لیکن اس نے **الیکسی ریکس** اوردوسروں کی طرح انقلابمیں ارتقائی عمل کے صرف ایک خاص مرحلے کو دیکھا جواس وقت ظاہر ہوتا ہے جب نئی معاشرتی خواہشات اتھارٹی کے ذریعہ اپنی فطری نشوونما میں اس حد تک محدود ہوجاتی ہیں کہ وہ کام کرنے سے پہلے ہی اسے پرانے خول کو تشدد کے ذریعہ بکھرنا پڑتا ہے۔ انسانی زندگی میں نئے عوامل کے طور پر۔ پراڈھون اور بیکونن کے برعکس کرپٹکننے نہ صرف پیداواری ذرائع کے ذریعہ بلکہمزدوری کی مصنوعات کے بارے میں بھی برادری کی ملکیت کی حمایت کی کیونکہ ان کی رائے تھی کہ تکنیک کی موجودہ حیثیت میں انفرادی مزدوری کی قدر کے قطعی پیمانے پر پیمائش نہیں کی جاتی ہے۔ ممکن ہے لیکنوہ دوسریطرف ہمارےجدید محنت کے طریقوں کی عقلی سمت کے ذریعہ ہر انسان کو تقابلی کثرت کی یقین دہانی ممکن ہوگی۔ کمیونسٹ انارکیزم جواس سے پہلے جوزف ڈیجاک ، الیسی ریکلس ایریکومالٹیٹا کارلوکیفیرو اور دیگر لوگوں کے ذریعہ پہلے ہی دباؤ ڈال چکا تھا اورجس کو آج انارکی اکثریت نے حمایت حاصل کی ہے اسمیں اس کا سب سے زیادہ شاندار مظاہرہ کیا گیا ہے۔

یہاں لیو ٹالسٹائے کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے جوقدیم عیسائیت سے لیا تھا اور انجیلونمیں بیان کردہ اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر بغیرکسی حکومت کے معاشرے کے خیال پر پہنچا تھا۔

تمام ازادی پسندونکے لئے مشترک ہے کہ وہ تمام سیاسی اور معاشرتی جبر کے حامل اداروں کے معاشرے کو آزاد کروائیں جو آزاد انسانیت کی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اس لحاظ سے باہمی پن ، اجتماعیت اور کمیونزم کو بند نظاموں کے طور پر نہیں مانا جائے گا جس سے مزید ترقی نہیں ہوسکتی ہے بلکہمحض معاشی مفروضوں کے طور پر ہی آزاد معاشرے کے تحفظ کے ذرائع کے طور پر۔ یہاں تک کہ معاشرے میں مستقبل میں معاشی تعاون کی مختلف اقسام کے شانہ بہ شانہ بھی ہوں گے کیونکہ کسی بھی معاشرتی پیشرفت کو اس مفت تجربے اور عملی آزمائش سے وابستہ ہونا چاہئے جس کے لئے آزاد برادریوں کے معاشرے میں ہر ایک کا خرچ برداشت ہوگا۔ موقع

انارکیزم کے مختلف طریقوں سے بھی یہی بات درست ہے۔ ہمارے وقت کے بیشتر انتشار پسند اس بات پر قائل ہیں کہ متشدد انقلابی آزاروں کے بغیر معاشرے میں معاشرتی تبدیلی نہیں آسکتی۔ یقینا ان آکشیوں کے تشدد کا انحصار مزاحمت کی طاقت پر ہے جس سے حکمران طبقات نئے نظریات کے ادراک کی مخالفت کر سکیں گے۔

آزادی اور سوشلزم کے جذبے سے معاشرے کی تنظیم نو کے خیال سے جو حلقے وسیع تر ہیں ، وہ آنے والے معاشرتی انقلاب کی پیدائش کا درد زیادہ آسان ہوگا۔

جدید انتشار پسندی میں ہمارے پاس دو عظیم دھاروں کا سنگم ہے جو فرانسیسی انقلاب کے دوران اور اس کے بعد سے یوروپ کی فکری زندگی میں اس قسم کا خاص اظہار ملا ہے سوشلزم اور لبرل ازم۔ جدید سوشلزم کی ترقی اس وقت ہوئی جب معاشرتی زندگی میں گہرے مبصرین نے زیادہ سے زیادہ واضح طور پر یہ دیکھا کہ سیاسی تشکیل اور حکومت کی شکل میں تبدیلیاں کبھی بھی اس بڑے مسئلے کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتی ہیں جسے ہم **"سماجیسوال"** کہتےہیں۔ اس کے حامیوں نے پہچان لیا کہ نظریاتی مفروضوں کے باوجود انسانوں کا معاشرتی مساوات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ افراد اپنی ملکیت کی ملکیت یا ملکیت کی بنیاد پر طبقات میں الگ ہوجائیں جنطبقات کا محض وجود پیشگی کسی بھی سوچ سے خارج ہوجاتا ہے۔ ایک حقیقی جماعت اور اس طرح یہ پہچان پیدا ہوئی کہ صرف معاشی اجارہ داریوں کے خاتمے اور پیداوار کے ذرائع کی مشترکہ ملکیت ایکلفظ میں تماممعاشی حالتوں اور ان سے وابستہ معاشرتی اداروں کی مکمل تبدیلی کے ذریعہ کیامعاشرتی انصاف کی ایک حالت قابل فہم ہوجاتی ہے ایکایسی حیثیت جس میں معاشرہ ایک حقیقی کمیونٹی بن جائے گا اورانسانی مزدوری استحصال کے خاتمے کی خدمت نہیں کرے گی بلکہہر ایک کو کثرت کی یقین دہانی کرانے کے لئے کام کرے گی۔ لیکن جیسے ہی سوشلزم نے اپنی افواج کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور ایک تحریک بن گئی وہاںایک ہی وقت میں مختلف ممالک میں سماجی ماحول کے اثر و رسوخ کی وجہ سے رائے کے کچھ خاص اختلافات سامنے آئے۔ یہ حقیقت ہے کہ جمہوریت سے لے کر سارزم اور آمریت تک کے ہر سیاسی تصور نے سوشلسٹ تحریک میں بعض دھڑوں کو متاثر کیا ہے۔ دریں اثنا سیاسیسوچ میں دو عظیم دھارے موجود ہیں جو سوشلسٹ نظریات کی ترقی کے لئے فیصلہ کن اہمیت کا حامل رہے ہیں۔ لبرلازم جسنے خاص طور پر **اینگلو سیکسنممالک** اور اسپین میں اعلی درجے کے ذہنوں کو طاقتور طور پر متحرک کیا اوربعد کے معنی میں جمہوریت کو جس کو روسو نے اپنے معاشرتی معاہدے میں اظہار خیال کیا تھا اورجس نے **فرانسیسی جیکبینزم**میں اس کے سب سے زیادہ بااثر نمائندے پائے تھے۔ جب اپنی معاشرتی نظریہ سازی میں آزادی فرد سے شروع ہوئی اور ریاست کی سرگرمیوں کو کم سے کم تک محدود رکھنا چاہتی ہے توجمہوریت نے ایک خلاصہ اجتماعی تصور روسوکی **"عمومیمرضی"** پراپنا موقف اختیار کیا جسےاس نے قومی ریاست میں حل کرنے کی کوشش کی۔

لبرل ازم اور جمہوریت بنیادی طور پر سیاسی تصورات تھے اورچونکہ دونوں کے اصل پیروکاروں کی بڑی اکثریت نے پرانے معنی میں ملکیت کے حق کو برقرار رکھا تھا ، لہذا جب معاشی ترقی نے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جس سے عملی طور پر اصل کے ساتھ صلح نہیں ہوسکا تو ان دونوں کو ترک کرنا پڑا۔ جمہوریت کے اصول اورلبرل ازم کے ساتھ اب بھی کم ہیں۔ جمہوریت **"قانونکے سامنےتمام شہریونکے برابر"** اورلبرل ازم کے ساتھ **"اپنےہی شخص پرانسان کا حقہے"** کے نعرےکے ساتھ دونونسرمایہ دارانہ معاشی شکل کی حقائق کو پامال کرتے ہیں۔ جب تک کہ ہر ملک میں لاکھوں انسانوں کو اپنی مزدوری کی طاقت کو مالکان کی ایک چھوٹی سی اقلیت کے ہاتھوں بیچنا پڑا ، اور اگر انہیں کوئی خریدار نہ مل پائے تو انتہائی بدحالی میں ڈوبیں ، نام نہاد "قانون کےسامنے مساوات" باقی ہے۔محض ایک پرہیزگاری کی دھوکہ دہی چونکہقوانین ان لوگوں نے بنائے ہیں جو خود کو معاشرتی دولت پر قابض رکھتے ہیں۔ لیکن اسی طرح **"کسی کےاپنے شخص پرحق ہونے"** کیبات بھی نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہیہ حق تب ختم ہوجاتا ہے جب کوئی شخص بھوکا مرنا نہیں چاہتا ہے تو دوسرے کے معاشی ڈکٹیشن کے تابع ہونے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

انارکیزم کا خیال لبرل ازم کے ساتھ مشترک ہے کہ فرد کی خوشی اور خوشحالی تمام معاشرتی امور کا معیار ہونا چاہئے اور لبرلفکر کے بڑے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ طور پر اسمیں حکومت کے کاموں کو کم سے کم تک محدود رکھنے کا خیال بھی ہے۔ اس کے حامی اس سوچ کو اس کے حتمی منطقی انجام تک پہنچا رہے ہیں اورمعاشرے کی زندگی سے سیاسی طاقت کے ہر ادارے کو ختم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جب جیفرسن نے لبرل ازم کے بنیادی تصور کو ان الفاظ میں پہنایا: "وہ حکومتبہترین ہے جو کم سے کم حکومت کرتی ہے“ **تو انتشارپسندوں نے تھوروکے ساتھ ہیکہا:** “وہحکومت بہترین ہے جو حکومت نہیں کرتی ہے۔

سوشلزم کے بانیوں کے ساتھ مشترکہ طور پر انتشارپسندوں نے تمام معاشی اجارہ داریوں کے خاتمے اور مٹی کی مشترکہ ملکیت اور پیداوار کے دیگر تمام وسائل کا مطالبہ کیا ہے جسکا استعمال بلا تفریق سب کے لئے دستیاب ہونا چاہئے۔ ذاتی اور معاشرتی آزادی ہر ایک کے لئے مساوی معاشی فوائد کی بنیاد پر ہی قابل فہم ہے۔ سوشلسٹ تحریک کے اندر ہی انتشار پسند اس نقطہ نظر کی نمائندگی کرتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف جنگ ایک ہی وقت میں سیاسی طاقت کے تمام اداروں کے خلاف جنگ ہونی چاہئے کیونکہتاریخ میں معاشی استحصال ہمیشہ ہی سیاسی اور معاشرتی جبر کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ انسان کے ذریعہ انسان کا استحصال اور انسان پر انسان کا غلبہ لازم و ملزوم ہے اورہر ایک دوسرے کا حال ہے۔

جب تک معاشرے میں انسانیت کا مالک اور غیر ملکیت گروہ دشمنی میں ایک دوسرے کا سامنا کرے گا ریاستاس کے مراعات کے تحفظ کیلئے ریاست اقلیت کے لئے ناگزیر ہوگی۔ جب معاشرتی ناانصافی کی یہ صورتحال کسی اعلی درجہ کی چیزوں کو جگہ دینے سے غائب ہو جاتی ہے ، جس کو کوئی خاص حقوق تسلیم نہیں ہوتے ہیں اور اسے معاشرتی مفادات کی جماعت سمجھا جاتا ہے ، تو مردوں پر حکومت کو معاشی انتظامیہ کو میدان دینا ہوگا۔ اور سماجی امور **یاسینٹ سا□من** کےساتھ گفتگو کرنے کے لئے وہ وقت آئے گا جب انسان پر حکمرانی کا فن ختم ہوجائے گا۔ ایک نیا فن اپنی جگہ لے لے گا یعنیچیزوں کے انتظام کا فن۔

اور ان کے نظریہ کو **مارکس** اور اس کے پیروکاروں نے مسترد کردیا کہ پرولتاری آمریت کی شکل میں ریاست ایک طبقاتی معاشرہ کے لئے ایک ضروری عبوری مرحلہ ہے ، جس میں ریاست تمام طبقاتی تنازعات کے خاتمے کے بعد اور پھر خود طبقوں کا ہے۔ ، خود کو تحلیل کردے گا اور کینوس سے مٹ جائے گا۔ یہ تصور جوریاست کی اصل نوعیت اور سیاسی طاقت کے عنصر کی تاریخ کی اہمیت کو مکمل طور پر غلط کرتا ہے نامنہاد معاشی مادیت کا صرف منطقی انجام ہے جوتاریخ کے تمام مظاہر میں محض اس کے ناگزیر اثرات کو دیکھتا ہے وقت کی پیداوار کے طریقوں. اس نظریہ کے اثر و رسوخ کے تحت لوگ ریاست کی مختلف شکلوں اور دیگر تمام معاشرتی اداروں کو معاشرے کی معاشی تعمیر **"عدالتی اور سیاسیسطح پر"** سمجھنےلگے اوریہ خیال کیا کہ انہیں اس نظریہ میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ ہر تاریخی عمل حقیقت میں تاریخ کا ہر طبقہ ہمیں ہزاروں مثالوں کی مثال دیتا ہے جس کی وجہ سے کسی ملک کی معاشی ترقی صدیوں سے پیچھے ہورہی ہے اور سیاسی اقتدار کیلئے خاص جدوجہد کے ذریعہ مقررہ شکلوں پر مجبور ہے۔

عیسائی بادشاہت کے عروج سے قبل اسپین صنعتی طور پر یورپ کا سب سے ترقی یافتہ ملک تھا اور تقریبا ہر شعبے میں معاشی پیداوار میں پہلا مقام رکھتا تھا۔ لیکن عیسائی بادشاہت کی فتح کے ایک صدی بعد اس کی زیادہ تر صنعتیں ختم ہوگئیں۔ اس کے بعد جو بچا تھا وہ صرف انتہائی خراب حالات میں بچا تھا۔ زیادہ تر صنعتوں میں وہ پیداوار کے انتہائی قدیم طریقوں کی طرف لوٹ چکے تھے۔ زراعت منہدم ہوگئی ، نہریں اور آبی گزرگاہیں کھنڈرات میں پڑ گئیں ، اور ملک کے وسیع حصے صحراؤں میں تبدیل ہوگئے۔ آج تک اسپین اس دھچکے سے کبھی نہیں نکل سکا۔ سیاسی اقتدار کے لئے کسی خاص ذات کی امنگوں نے صدیوں سے معاشی ترقی کو زوال کا شکار کردیا۔

یوروپ میں شاہی طور پر مطلق العنانیت اسکے **"معاشیاصول"** اور **"صنعتیقانون سازی"** کے ساتھ، جس نے پیداوار کے طے شدہ طریقوں سے کسی بھی طرح کے انحراف کو سخت سزا دی اور کسی نئی ایجاد کی اجازت نہیں دی صدیونسے یورپی ممالک میں صنعتی ترقی کو روک دیا اوراس کی فطری نشوونما کو روکا۔ اور کیا ایسی سیاسی طاقت کے بارے میں غور و فکر نہیں کیا گیا تھا جس نے عالمی جنگ کے بعد عالمی معاشی بحران سے مستقل طور پر کسی بھی طرح کی راہ فرار اختیار کی اور پورے ملکوں کے مستقبل کو سیاست سے کھیلنے والے جرنیلوں اور سیاسی مہم جوئی کے حوالے کیا؟ کون اس بات پر زور دے گا کہ معاشی ترقی کا جدید فاشزم ایک ناگزیر نتیجہ تھا؟

تاہم روسمیں جہاننام نہاد **"پرولتاری آمریت"** حقیقت میں پزیر ہوچکی ہے سیاسیاقتدار کیلئے ایک خاص جماعت کی امنگوں نے معیشت کی واقعی سوشلسٹک تعمیر نو کو روک دیا ہے اور ملک کو پیسنے والی ریاستی سرمایہ داری کی غلامی میں مجبور کردیا ہے۔ **"پرولتاریہ کی آمریت"** جسمیں بولی ہوئی روحیں محض ایک گزرتے ہوئے لیکنناگزیر ، حقیقی سوشلزم کی طرف منتقلی کا مرحلہ دیکھنا چاہتی ہیں آجایک خوفناک آمریت میں ڈھل گئی ہے جوفاشسٹ ریاستوں کے ظلم و بربریت سے پیچھے ہے۔

یہ دعویٰ کہ ریاست کو طبقاتی تنازعات ، اور ان کے ساتھ موجود کلاسز ، تمام تاریخی تجربات کی روشنی میں تقریباایک مذاق کی طرح موجودرہنا چاہئے۔ ہر قسم کی سیاسی طاقت انسانی غلامی کی کسی خاص شکل کو سمجھا کرتی ہے جسکی بحالی کے لئے اسے وجود میں لایا جاتا ہے۔ جس طرح ظاہری طور پر ، یعنی ، دوسری ریاستوں کے سلسلے میں ریاستکو اپنے وجود کو جواز پیش کرنے کے لئے کچھ مصنوعی عداوت پیدا کرنا پڑتی ہے ، اسی طرح اندرونی طور پر بھی ذات پات ، درجات اور طبقات میں معاشرے کی فراوانی اس کے تسلسل کی ایک لازمی شرط ہے۔ ریاست صرف پرانے مراعات کے تحفظ اور نئے مقامات پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اس میں اس کی ساری اہمیت ختم ہوگئ ہے۔

ایک نئی ریاست جو معاشرتی انقلاب کے ذریعہ وجود میں آئی ہے ، پرانے حکمران طبقات کے مراعات کو ختم کر سکتی ہے لیکنیہ فوری طور پر ایک نیا مراعات یافتہ طبقہ تشکیل دے کر ہی کر سکتی ہے جسکی بحالی کے لئے اسے درکار ہوگا۔ حکمرانی پرولتاریہ کی مبینہ آمریت کے تحت روس میں بالشوٹ بیوروکریسی کی ترقی - جو **پرولتاریہ** اور تمام روسی عوام پر ایک چھوٹے سے گروہ کی آمریت کے سوا کچھ نہیں رہا تھا - یہ محض ایک پرانے تاریخی تجربے کی ایک نئی مثال ہے جس نے دہرایا ہے۔ خود بے حساب بار۔ یہ نیا حکمران طبقہ ، جو آج تیزی سے ایک نئی اشرافیہ کی شکل میں بڑھ رہا ہے روسیکسانوں اور مزدوروں کی بڑی جماعت سے بالکل واضح طور پر بالکل الگ ہے ، جیسا کہ دوسرے ممالک میں مراعات یافتہ طبقات اور طبقات بھی اپنی قوم کے عوام سے الگ ہیں۔

اس پر شاید اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ نئی روسی کمیسیراکیسی نظام کو سرمایہ دارانہ ریاستوں کی طاقتور مالی اور صنعتی اشراف کی طرح نہیں کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اعتراض نہیں رکھے گا۔ یہ اہمیت کی حامل حد یا حد نہیں ہے ، بلکہ اس کا فوری طور سے اوسط انسان کی روز مرہ کی زندگی پر اثر پڑتا ہے۔ ایک امریکی کام کرنے والا شخص جومعمولی طور پر مہذب کام کرنے کی حالت میں انسانیتسے کھانا کھلانا کپڑےپہننے اور مکان بنانے کے لئے کافی کما لیتا ہے اور اسے اپنے آپ کو کچھ مہذب مزے فراہم کرنے کے لئے اتنا بچا جاتا ہے میلوناور مورگن کے ذریعہ لاکھوں لوگوں کا قبضہ اس آدمی سے کم محسوس ہوتا ہے جو اپنی انتہائی ضروری ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مشکل سے کماتا ہے اور جو بیوروکریٹس کی ایک چھوٹی سی ذات کے استحقاق کو محسوس کرتا ہے چاہےوہ ارب پتی ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے افراد جو اپنی بھوک مٹانے کے لئے کافی خشک روٹی حاصل کرسکتے ہیں جوخالی کمرے میں رہتے ہیں جسے وہ اکثر اجنبیوں کے ساتھ بانٹنا پڑتا ہے اورجو سب سے بڑھ کر ایک تیز رفتار نظام کے تحت کام کرنے پر مجبور ہیں جو ان کی آواز کو بڑھاتا ہے پیداواری صلاحیت کو بالائے طاق ، ایک اعلی طبقے کی مراعات کا احساس ہوسکتا ہے ، جس میں کچھ بھی نہیں ہے جوسرمایہ دارانہ ممالک میں اپنے کلاس ساتھیوں سے کہیں زیادہ گہری ہے۔ اور یہ صورتحال اس وقت اور بھی ناقابل برداشت ہوجاتی ہے جب ایک مطمعن ریاست نچلے طبقے سے موجودہ حالات کی شکایت کرنے کے حق سے انکار کرتی ہے ، تاکہ ان کی جان کے خطرہ پر کوئی احتجاج کیا جاسکے۔

لیکن روس میں جو معاشی مساوات موجود ہے اس سے بھی کہیں زیادہ سیاسی اور معاشرتی جبر کے خلاف کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ بس یہی بات ہے جسے مارکسزم اور آمرانہ سوشلزم کے دوسرے تمام مکاتب فکر کبھی نہیں سمجھا۔ یہاں تک کہ جیل میں کسیکوڑے میں یا بیرکوں میں ، ایک شخص کو کافی حد تک معاشی مساوات ملتی ہے کیونکہتمام قیدیوں کو ایک ہی رہائش ایکہی کھانا ایکجیسی وردی اور ایک ہی کام مہیا کیے جاتے ہیں۔ پیرو میں قدیم انکا ریاست اور پیراگوئے میں جیسیوٹ ریاست ہر باشندے کے لئے ایک مساوی نظام کیلئے مساوی معاشی فراہمی لائی تھی لیکناس کے باوجود وہاں سب سے ناجائز استبداد غالب رہا اورانسان محض ایک اعلی ارادے کا خودکار تھا جسکے فیصلوں پر اس کا ذرا سا اثر بھی نہیں تھا۔ یہ بلا وجہ نہیں تھا کہ پرودھون نے غلامی سے بدترین آزادی کے بغیر **"سوشلزم"** میندیکھا۔ معاشرتی انصاف کی خواہش صرف اس صورت میں صحیح طور پر تیار ہوسکتی ہے اور مؤثر ثابت ہوسکتی ہے جب وہ انسان کی ذاتی آزادی کے احساس سے نکل کر اسی پر مبنی ہو۔ دوسرے لفظوں میں سوشلزم آزاد ہوگا یا ایسا ہر گز نہیں ہوگا۔ اس کے اعتراف میں انارکیزم کے وجود کا حقیقی اور گہرا جواز ہے۔

ادارے معاشرے کی زندگی میں ایک ہی مقصد کی خدمت کرتے ہیں جس طرح جسمانی اعضاء پودوں یا جانوروں میں کرتے ہیں۔ وہ معاشرتی جسم کے اعضاء ہیں۔ اعضاء من مانا نہیں اٹھتے بلکہ جسمانی اور معاشرتی ماحول کی قطعی ضروریات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ گہری سمندری مچھلی کی آنکھ زمین پر رہنے والے جانور سے بہت مختلف شکل میں تشکیل پاتی ہے کیونکہ اسے مختلف مطالبات کو پورا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی کی بدلی ہوئی حالتیں اعضاء کو تبدیل کرتی ہیں لیکنیہ عضو ہمیشہ اس کام کو انجام دیتا ہے جس کو انجام دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا یااس سے متعلق۔ اور یہ آہستہ آہستہ غائب ہوجاتا ہے یا جیسے ہی اس کا فنکشن حیاتیات کے لئے ضروری نہیں ہوتا ہے ابتدائی ہوجاتا ہے۔ لیکن عضو کبھی بھی ایسی تقریب میں حصہ نہیں لیتا ہے جو اس کے مناسب مقصد کے مطابق نہیں ہوتا ہے۔

سماجی اداروں کا بھی یہی حال ہے۔ وہ بھی منمانی سے نہیں بڑھتے ہیں لیکنانہیں مخصوص معاشرتی ضروریات کے ذریعہ وجود میں لایا جاتا ہے تاکہ وہ یقینی مقاصد کو پورا کرسکیں۔ اس طرح اجارہ داری معیشت کے بعد اس جدید ریاست کا ارتقا ہوا اوران سے وابستہ طبقاتی تقسیم نے خود کو پرانے معاشرتی نظام کے فریم ورک میں زیادہ سے زیادہ واضح کرنا شروع کردیا تھا۔ نئے پیدا ہونے والے طبقوں کے پاس اپنے عوام کی عوام پر اپنی معاشی اور معاشرتی مراعات کو برقرار رکھنے اور بغیر انسانوں کے انسانوں کے دوسرے گروہوں پر مسلط کرنے کے لئے ایک طاقت کے سیاسی آلے کی ضرورت تھی۔ اس طرح جدید ریاست کے ارتقاء کے لئے موزوں معاشرتی حالات پیدا ہوئے غیراستحصالی طبقات پر جبری محکومیت اور جبر کے لئے مراعات یافتہ طبقات اور طبقات کی سیاسی طاقت کے اعضاء کی حیثیت سے۔ یہ کام ریاست کا سیاسی زندگی کا کام ہے ، جس کی قطعی موجودگی اس کی بنیادی وجہ ہے۔ اور اس کام کے لئے یہ ہمیشہ وفادار رہا ہے ، اسے وفادار رہنا چاہئے کیونکہوہ اپنی جلد سے بچ نہیں سکتا۔

اس کی بیرونی شکلیں اس کی تاریخی نشوونما کے دوران بدلا ہے لیکناس کے افعال ہمیشہ ایک جیسے ہی رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں اس پیمانے پر بھی مسلسل وسعت دی گئی ہے جس میں اس کے حامی معاشرتی سرگرمی کے مزید شعبوں کو اپنی ضروریات کے تابع بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ ریاست چاہے بادشاہت ہو یا جمہوریہ تاریخیاعتبار سے یہ خود مختاری کے لئے متحرک ہے یا قومی آئین میں اسکا کام ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے۔ اور جس طرح پودوں اور جانوروں کے جسمانی اعضاء کے افعال کو من مانی طور پر تبدیل نہیں کیا جاسکتا ، مثال کے طور پر کوئیاپنی آنکھوں سے نہیں سن سکتا اور اپنے کانوں سے دیکھ سکتا ہے ، اسی طرح کوئی بھی خوشی سے معاشرتی جبر کے عضو کو تبدیل نہیں کرسکتا۔ مظلوموں کی آزادی کے لئے ایک آلہ کی حیثیت سے۔ ریاست صرف وہی ہو سکتی ہے جو وہ ہے: بڑے پیمانے پر استحصال اور معاشرتی مراعات کا محافظ ، مراعات یافتہ طبقات اور ذات پات کا خالق اور نئی اجارہ داریوں کا خالق۔ جو ریاست کے اس فعل کو تسلیم کرنے میں ناکام رہتا ہے وہ موجودہ معاشرتی نظم کی اصل نوعیت کو بالکل بھی نہیں سمجھتا اوروہ اپنے معاشرتی ارتقا کے لئے انسانیت کی طرف اشارہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔

انارکیزم تمام انسانی مسائل کا کوئی پیٹنٹ حل نہیں ہے ایککامل معاشرتی نظام کا کوئی یوٹوپیا نہیں جیساکہ اسے اکثر کہا جاتا ہے کیونکہاصولی طور پر یہ تمام مطلق اسکیموں اور تصورات کو مسترد کرتا ہے۔ یہ کسی بھی مطلق سچائی ، یا انسانی نشوونما کے آخری حتمی اہداف میں یقین نہیں رکھتا ہے ، لیکن معاشرتی انتظامات اور انسانی زندگی کے حالات کی لامحدود کمالیت میں جواظہار کی اعلی شکل کے بعد ہمیشہ تناؤ کا شکار رہتا ہے اوراس وجہ سے کوئی بھی اس کو تفویض کرسکتا ہے۔ نہ ہی کوئی معینہ مدت اور نہ ہی کوئی مقررہ مقصد طے کریں۔ کسی بھی قسم کی ریاست کا بدترین جرم صرف یہ ہے کہ وہ ہمیشہ معاشرتی زندگی کے بھرپور تنوع کو قطعی شکلوں پر مجبور کرنے اور اسے ایک خاص شکل میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے ، جس کی وجہ سے وسیع تر نظریہ حاصل نہیں ہوتا ہے اور ماضی کی حیرت انگیز حیثیت کا اختتام ہوتا ہے۔ اس کے حامی اپنے آپ کو جتنا مضبوط محسوس کریں گے معاشرتیزندگی کے ہر شعبے کو ان کی خدمت میں لانے میں جتنا مکمل طور پر وہ کامیاب ہوجاتے ہیں وہتمام تخلیقی ثقافتی قوتوں کے آپریشن پر ان کا اثر و رسوخ جتنا زیادہ ہوتا ہے ۔ اتناہی غیرانسانی طور پر اس کی فکری اور معاشرتی نشوونما پر بھی اثر پڑتا ہے ۔

نام نہاد **مطلق العنان** ریاست جواب پوری قوم پر پہاڑ کے وزن کی طرح ٹکی ہوئی ہے اور اپنی فکری اور معاشرتی زندگی کے ہر اظہار کو سیاسی فائدہ اٹھانے والے بے جان نمونہ پر ڈھالنے کی کوشش کرتی

ہے ردوبدلاور سفاک طاقت کے ساتھ ہر طرح کی کوششوں کو دباتی ہے۔ موجودہ حالات کی مطلق العنان ریاست ہمارے وقت کے لئے ایک سنگین شگون ہے اورانتہائی واضح انداز میں یہ ظاہر کرتی ہے کہ جہاں گذشتہ صدیوں کی بربریت کی واپسی لازمی ہے۔ یہ ذہنی طور پر سیاسی مشینری کی فتح ہے عہدیدارونکے قائم کردہ قواعد کے مطابق انسانی فکر احساساور طرز عمل کو عقلی سمجھنا۔ اس کے نتیجے میں تمام فکری ثقافت کا خاتمہ ہے۔

انارکیزم صرف نظریات ، اداروں اور معاشرتی شکلوں کی نسبتا اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ لہذا یہ ایک طے شدہ خودسے منسلک معاشرتی نظام نہیں ہے بلکہبنی نوع انسان کی تاریخی ترقی کا ایک قطعی رجحان ہے ، جو تمام علما اور سرکاری اداروں کی دانشورانہ سرپرستی کے برخلاف ، تمام فرد کی آزادانہ رکاوٹ کے لئے کوشاں ہے۔ اور زندگی میں معاشرتی قوتیں۔ یہاں تک کہ آزادی صرف ایک رشتہ دار ہے ایکقطعی تصور نہیں چونکہیہ مستقل طور پر وسیع تر ہوتا جاتا ہے اور وسیع حلقوں کو زیادہ سے زیادہ طریقوں سے متاثر کرتا ہے۔ انارکیسٹ کیلئے آزادی کوئی تجریدی فلسفیانہ تصور نہیں ہے بلکہہر انسان کے لئے فطرت نے ان تمام اختیارات صلاحیتوناور صلاحیتوں کو مکمل نشونما کرنے اور انھیں معاشرتی اکاؤنٹ میں تبدیل کرنے کا ایک اہم ٹھوس امکان حاصل کیا ہے۔ انسان کی یہ قدرتی نشوونما جتنی بھی کلیسیاسی یا سیاسی سرپرستی سے متاثر ہوتی ہے اتنیہی موثر اور ہم آہنگی سے انسانیت کی شخصیت جتنی زیادہ ترقی پذیر ہوتی جائے گی ، اتنا ہی معاشرے کا جس پیمانہ میں اس کی نشوونما ہوتی جارہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے تمام عظیم کلچر دور سیاسی کمزوری کے عہد رہے ہیں۔ اور یہ بالکل فطری بات ہے کیونکہسیاسی نظام ہمیشہ میکانائزنگ پر قائم ہوتا ہے نہ کہ معاشرتی قوتوں کی نامیاتی ترقی پر۔ ریاست اور ثقافت ان کے متضاد مخالف ہونے کی گہرائی میں ہیں۔ نیتشے نے اسے اس وقت واضح طور پر پہچان لیا جب انہوں نے لکھا

آخر کوئی بھی اس کے پاس اس سے زیادہ خرچ نہیں کرسکتا۔ یہ افراد کیلئے اچھا ہے۔ یہ لوگوں کیلئے اچھا ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو اقتدار ، اعلی سیاست ، شوہر ، تجارت **پارلیمنٹیرینزم** فوجیمفادات کے لئے صرف کرتا ہے۔ اگر کوئی اس وجہ سے استقامت خواہش، خود غرضی کو ترک کردے جوایک چیز کے لئے حقیقی معنوں میں ہے تودوسرے کے لئے نہیں ہے ثقافت اور ریاست - کسی کو بھی اس کے بارے میں دھوکہ نہ دیا جائے - وہ مخالف ہیں **'کلچراسٹیٹ'** محض ایک جدید خیال ہے۔ ایک دوسرے پر رہتا ہے ایکدوسرے کے خرچ پر خوشحال ہوتا ہے۔ ثقافت کے تمام عظیم ادوار سیاسی زوال کے دور ہیں۔ مہذب معنوں میں جو بھی عظیم ہے وہ غیر سیاسی بھی ہے یہانتک کہ سیاسی مخالف بھی ہے۔

کسی بھی اعلی ثقافتی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ ایک طاقتور ریاستی طریقہ کار ہے۔ جہاں ریاست داخلی زوال کا شکار ہوچکی ہے جہانمعاشرے کی تخلیقی قوتوں پر سیاسی طاقتکے اثر و رسوخ کو کم سے کم کردیا جاتا ہے وہانثقافت بہترین فروغ پاتا ہے کیونکہ سیاسی حکمرانی ہمیشہ یکسانیت کے لئے کوشاں رہتی ہے اور معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کے تابع رہتی ہے۔ اس کی سرپرستی اور اس میں یہ ثقافتی ترقی کی تخلیقی امنگوں سے ناگزیر تضاد پایا جاتا ہے جومعاشرتی سرگرمیوں کی نئی شکلوں اور شعبوں کے بعد ہمیشہ جستجو میں رہتا ہے اورجس کے لئے اظہار رائے کی آزادی ، عداوت اور چیزوں کی کلیڈوسکوپک تبدیلیاں محض ہیں سخت شکلوں ، مردہ اصولوں اور معاشرتی زندگی کے ہر مظہر کے زبردستی دبانے کے طور پر جس کی اس کے تضاد ہے۔

ہر ثقافت اگراس کی قدرتی نشوونما سیاسی پابندیوں سے بہت زیادہ متاثر نہیں ہوتی ہے تو اس کی تشکیل کی خواہش کی مستقل تجدید کا تجربہ ہوتا ہے اوراس میں تخلیقی سرگرمیوں کا بڑھتا ہوا تنوع آجاتا ہے۔ کام کا ہر کامیاب ٹکڑا زیادہ سے زیادہ کمال اور گہری الہام کی خواہش کو ابھارتا ہے۔ ہر نئی شکل ترقی کے نئے امکانات کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ لیکن ریاست کوئی ثقافت پیدا نہیں کرتی جیساکہ اکثر و بیشتر سوچا جاتا ہے۔ یہ صرف

چیزوں کو جیسے ہی رکھنے کی کوشش کرتا ہے دقیانوسیتصورات سے محفوظ طریقے سے لنگر انداز ہوتا ہے تاریخ میں تمام انقلابات کی یہی وجہ رہی ہے۔

طاقت صرف تباہ کن انداز میں چلتی ہے ، ہمیشہ زندگی کے ہر اظہار کو اپنے قوانین کے تناؤ پر مجبور کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ اس کے اظہار کی دانشورانہ شکل مردہ کٹھن ہے جسکی جسمانی شکل بریٹ فورس ہے۔ اور اس کے مقاصد کو نہ سمجھنے سے اس کے حامیوں پر بھی اس کی مہر لگ جاتی ہے اور انہیں بیوقوف اور سفاک قرار دیتا ہے یہانتک کہ جب وہ اصل میں بہترین صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ جو آخر میں ہر چیز کو مکینیکل آرڈر پر مجبور کرنے کے لئے مستقل جدوجہد کر رہا ہے وہ خود ایک مشین بن جاتا ہے اور تمام انسانی احساس کھو دیتا ہے۔

اس کی سمجھ سے ہی جدید انارکیزم جنم لیا اور اب اپنی اخلاقی قوت کھینچتا ہے۔ صرف آزادی ہی مردوں کو عظیم کاموں کی ترغیب دے سکتی ہے اور معاشرتی اور سیاسی تبدیلیاں لائے گی۔ حکمران مردوں کا فن مردوں کو تعلیم دینے اور ان کو اپنی زندگی کی نئی شکل دینے کی ترغیب دینے کا فن کبھی نہیں رہا ہے۔ خوفناک مجبوری کا حکم صرف بے جان مشق ہے جواپنی پیدائش کے وقت کسی بھی اہم اقدام کو مسکراتا ہے اور صرف مضامین ہی پیدا کرسکتا ہے آزادمرد نہیں۔ آزادی زندگی کا ایک جوہر ہے ، تمام فکری اور معاشرتی ترقی میں آمیز قوت بنینوع انسان کے مستقبل کے لئے ہر نئے نقطہ نظر کی تخلیق کنندہ۔ معاشی استحصال اور دانشورانہ اور سیاسی جبر سے انسان کی آزادی جوانارکیزم کے عالمی فلسفے میں اپنے بہترین اظہار کو پاتی ہے ایکاعلی معاشرتی ثقافت اور ایک نئی انسانیت کے ارتقا کی پہلی شرط ہے۔

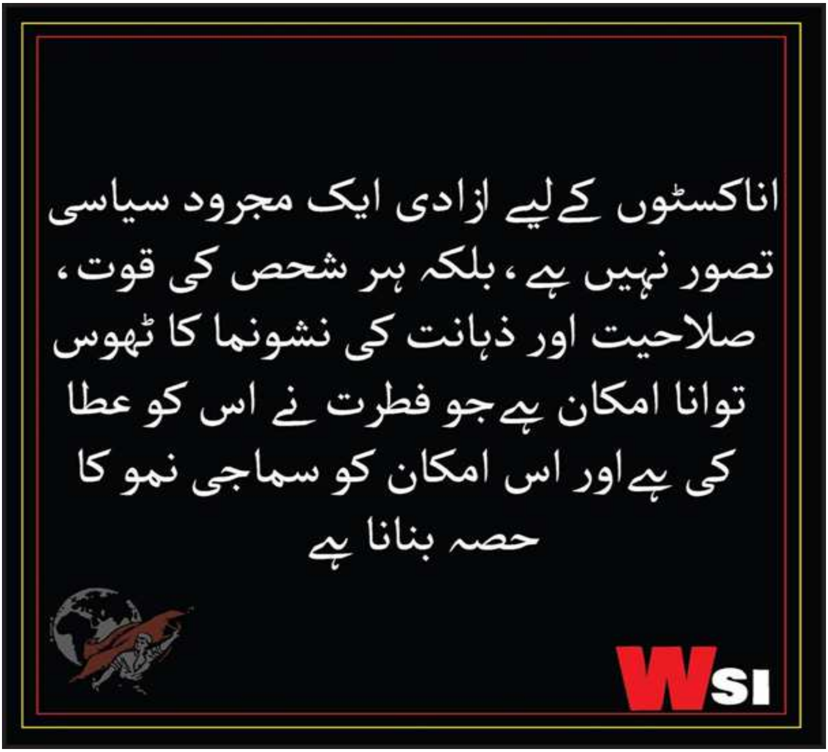

باب 2. پرولتاریہاور جدید مزدورتحریک کا آغاز۔

مشین کی تیاریاور جدید سرمایہ داری کادور۔ پرولتاریہکا عروج؛پہلی مزدوریونین اور انکی وجود کےلئے جدوجہد۔لڈزم الص اورآسان تجارتییونین ازم۔ سیاسیبنیاد پرستیاور مزدوریچارٹسٹ تحریکسوشلزم اور مزدورتحریک۔

جدید سوشلزم پہلے تو معاشرتی زندگی میں باہمی ربط کی گہری تفہیم تھی موجودہمعاشرتی نظم میں پائے جانے والے تضادات کو حل کرنے اور اس کے معاشرتی ماحول سے انسان کے تعلقات کو ایک نیا مواد دینے کی کوشش۔ لہذا اسکا اثر ایک وقت کے لئے دانشوروں کے ایک چھوٹے سے دائرہ تک محدود تھا جوزیادہ تر حصوں میں مراعات یافتہ طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ عظیم الشان عوام کی فکری اور مادی ضروریات کے لئے گہری اور عظیم ہمدردی کے ساتھ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہوں نے معاشرتی تضادات کی بھولبلییا سے نکلنے کا راستہ تلاش کیا تاکہ انسانوں کو اس کی آئندہ نشونما کیلئے نئےنظریے کھولیں۔ ان کے لئے سوشلزم ایک ثقافتی سوال تھا۔ لہذا انھوننے اپنے ہم عصروں کی استدلال اور اخلاقی معنویت کے لئے براہ راست اور بنیادی طور پر ان کی اپیل کی تاکہانہیں نئی بصیرت کے مطابق قبول کیا جائے۔

لیکن خیالات تحریک نہیں لیتے ہیں۔ وہ خود محض ٹھوس حالات کی پیداوار ہیں زندگیکے مخصوص حالات کا دانشورانہ تخفیف۔ تحریکیں صرف معاشرتی زندگی کی فوری اور عملی ضروریات سے جنم لیتی ہیں اور کبھی بھی خالصتا تجریدی خیالات کا نتیجہ نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ اپنی ناقابل تسخیر قوت اور فتح کی اپنی داخلی یقین اسی وقت حاصل کرتے ہیں جب وہ کسی عظیم خیال کے ذریعہ متحرک ہوجاتے ہیں جوانہیں زندگی اور فکری مواد فراہم کرتا ہے۔ اس وقت جب اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ لیبر تحریک کے سوشلزم سے وابستگی کو صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور ذہانت سے قدر کی جاسکتی ہے۔ سوشلزم مزدورونکی جدید تحریک کا خالق نہیں ہے۔ بلکہ یہاس سے پیدا ہوا۔ یہ تحریک معاشرتی تعمیر نو کے منطقی نتیجہ کے طور پر تیار ہوئی جس میں سے موجودہ سرمایہ دارانہ دنیا نے جنم لیا۔ اس کا فوری مقصد روزمرہ کی روٹی کے لئے جدوجہد کرنا تھا ، کاموں کے رجحان کے خلاف شعوری طور پر مزاحمت مزدوروں کے لئے مستقل طور پر مزید تباہ کن ہوتی جارہی تھی۔

جدید مزدور تحریک کا وجود اس عظیم صنعتی انقلاب سے ہے جو اٹھارہویں صدی کے آخر میں انگلینڈ میں ہورہا تھا اوراس کے بعد سے یہ پانچوں براعظموں میں بہہ گیا ہے۔ نام نہاد **"مینوفیکچرز"** کے نظام کے ابتدائی دور میں مزدوروں کی تقسیم کی ایک خاص ڈگری کے لئے دروازہ کھل گیا تھا - تاہم استقسیم کا جو حقیقی تکنیکی عمل کی بجائے انسانی مزدوری کے طریق کار سے زیادہ فکر مند تھا۔ اس کے بعد کی ایجادات نے کام کے تمام آلات کی مکمل تبدیلی لائی۔ مشین نے انفرادی آلے کو فتح کیا اور عام طور پر پیداواری عمل کیلئے مکمل طور پر نئی شکلیں تیار کیں۔ مکینیکل لوم کی ایجاد نے پوری ٹیکسٹائل انڈسٹری کو جوانگلینڈ کی سب سے اہم صنعت میں انقلاب لایا اوراون اور روئی کی پروسیسنگ اور رنگنے کے طریقوں کا ایک مکمل نیا سیٹ پیدا کیا۔

جیمز واٹ کے عہد سازی ایجاد کے ذریعہ دستیاب بھاپ کی طاقت کے استعمال کے ذریعے ، مشین کی پیداوار کو ہوا پانیاور گھوڑے کی طاقت کے پرانے محرک قوتوں پر انحصار سے آزاد کیا گیا تھا ، اور جس طرح جدید پیمانے پر پیداوار کے لئے پہلے سے مناسب طریقے سے کھولا گیا تھا۔ بھاپ کے استعمال سے ایک ہی کمروں میں مختلف فنکشن کی مشینوں کا کام ممکن ہوا۔ اس طرح جدید فیکٹری قائم ہوئی ، جس نے کچھ دہائیوں میں چھوٹی دکان کو کھائی کے دہانے تک پہنچا دیا۔ ٹیکسٹائل کی صنعت میں یہ سب سے پہلے ہوا۔ مختصر وقفوں کے بعد پیداوار کی دوسری شاخوں کا تبادلہ ہوا۔ بھاپ کی طاقت کے استعمال اور کاسٹ اسٹیل کی ایجاد نے تھوڑے

ہی عرصے میں لوہے اور کوئلے کی صنعتوں میں مکمل انقلاب برپا کردیا اور تیزی سے اپنا اثر و رسوخ کام کی دوسری خطوط پر بڑھایا۔ جدید بڑے پودوں کی ترقی کے نتیجے میں صنعتی شہروں کی شاندار نشوونما پائی۔ برمنگھم ، جس نے 1801 میں صرف 73،000 باشندوں کی تکمیل کی تھی ، 1844 میں 200،000 کی آبادی تھی۔ اسی عرصے میں شیفیلڈ 46،000 سے بڑھ کر 110،000 ہوگئی۔ نئی بڑی صنعتوں کے دوسرے مراکز اسی تناسب سے بڑھ گئے۔

فیکٹریوں کو انسانی چارے کی ضرورت تھی ، اور تیزی سے غریب دیہی آبادی شہروں میں داخل ہوکر مطالبہ کو پورا کرتی تھی۔ قانون سازی نے اس وقت مدد کی ، جب بدنام زمانہ انکلوژر ایکٹ کے ذریعہ ، اس نے عام زمینوں کے چھوٹے کسانوں کو لوٹ لیا اور بھکاری تک پہنچایا۔ کمیونس کی منظم چوری کی شروعات ملکہ این (1702–1714) کےتحت ہوچکی تھی اور1844 تک انگلینڈ اور ویلز کی قابل تلاشی زمین کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ inہ لے چکا تھا۔ جب کہ 1786 میں اب بھی 250،000 آزاد زمینداروں کا وجود تھا صرفتیس برسوں کے دوران ان کی تعداد کم ہوکر 32،000 ہوگئی۔

مشین کی نئی پیداوار نے نام نہاد پیمانے پر نام نہاد قومی دولت میں اضافہ کیا۔ لیکن یہ دولت ایک چھوٹی چھوٹی مراعت یافتہ اقلیت کے ہاتھ میں تھی اور اس کی اصلیت ورکنگ آبادی کے بے دریغ استحصال کی تھی جسکی معاشی حالتوں میں تیزی سے ردوبدل کرکے انتہائی گھومنے والی پریشانی میں ڈوب گیا۔ اگر کوئی انگریزی فیکٹری انسپکٹرز کی رپورٹوں میں اس مدت کے مزدوروں کی صورتحال کی ناگوار تفصیل پڑھتا ہے جنمیں سے مارکس نے اپنے دارالحکومت میں اس طرح کا موثر استعمال کیا ہے۔ یا اگر کوئی **اینجلیٹر یٹ فرانس**میں **یوجین بُوریٹکے ڈی لاغلطری ڈیس کلاسلیبوریئس** جیسی کتاب اٹھاتا ہے جس کے بارے میں فریڈرک اینگلز اپنے ابتدائی کام انگلینڈمیں ورکنگ کلاسز کی شرائط میں بہت زیادہ مقروض تھے۔ یا عصری انگریزی مصنفین کے بے شمار کاموں میں سے کسی کو بھی اسوقت کی تصویر مل جاتی ہے جو ذہن میں حیرت زدہ رہتا ہے۔

اگر آرتھر ینگ عظیمانقلاب کے آغاز سے ٹھیک پہلے فرانس میں اپنے سفر کے بارے میں مشہور کتاب میں اعلانکرسکتا تھا کہ فرانسیسی دیہی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ درندوں کی سطح پر کھڑا ہے جسنے انسانیت کا ہر نشان کھو دیا ہے۔ ان کی خوفناک غربت کے نتیجے میں یہموازنہ جدید سرمایہ داری کے ابتدائی دور میں بڑھتے ہوئے صنعتی پرولتاریہ کے عظیم عوام کی فکری اور مادی حیثیت پر بھی بڑے پیمانے پر لاگو ہوسکتا ہے۔

مزدوروں کی بہت بڑی تعداد شیشے کی کھڑکی کے بغیر بھی بدبخت گندے سوراخوں میں رہتی تھی اورانہیں روزانہ چودہ سے پندرہ گھنٹے تک صنعت کے سویٹ شاپس میں گذرانا پڑتا تھا ، ان میں سے کسی بھی قسم کے طبی سامان یا زندگی اور صحت کے تحفظ کے لئے کوئی سامان نہیں تھا۔ قیدیوں کی اور یہ وہ اجرت ہے جو کبھی بھی ضرورتوں کو ناگزیر کرنے کے لئے کافی نہیں تھا۔ اگر ہفتے کے آخر میں کارکن کے پاس اتنا بچا رہ گیا تھا کہ وہ اسے شراب کی نشے میں شراب پی کر چند گھنٹوں تک رہنے والے جہنم کو فراموش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تویہ وہ سب سے زیادہ کام تھا جو اسے حاصل ہوسکتا تھا۔ اس طرح کی حالت کا ناگزیر نتیجہ جسم فروشی ، شرابی اور جرائم میں بے حد اضافہ تھا۔ انسانیت کی سراسر بدبختی اس وقت پھیل جاتی ہے جب وہ ان لوگوں کی روحانی پستی اور اخلاقی پستی کے بارے میں پڑھتا ہے جن سے کسی کو ترس نہیں آتا تھا۔

نام نہاد ٹرک نظام کے ذریعہ فیکٹری غلاموں کی اذیت ناک صورتحال نے اور بھی مظلوم بنادیا ، جس کے تحت مزدور کو فیکٹری مالکان کے اسٹورز میں اپنی فراہمی اور روز مرہ استعمال کے دیگر مضامین خریدنے پر مجبور کیا گیا جہاںاکثر ضرورت سے زیادہ قیمت اور ناقابل استعمال رہتے تھے سامان اس کے حوالے کردیا گیا۔ یہ اس حد تک چلا گیا کہ مزدور کے پاس اپنی محنت سے کمائی جانے والی اجرت کا کچھ کم ہی بچتا تھا ، اور اسے غیر متوقع اخراجات جیسے ڈاکٹروں ، دوائیں ، اور اس طرح کے سامان کی فیکٹری مالکان سے وصول کرنا پڑتا تھا ، جو ان کے پاس تھا۔ یقینا ، ایسے معاملات میں ان سے کم قیمت پر ان سے وصول کرنے کیلئے جو ان کے لئے وصول کیے گئے تھے۔ اور ہم عصر **مصنفین** بتاتے ہیں کہ مائیں مردہبچے کی تدفین کے لئے اسطرح ادغام لینے والے اور گریڈی گیگر کو کس طرح ادا کرنا پڑے گی۔

اور انسانی مزدور طاقت کا یہ لاتعداد استحصال صرف مرد اور خواتین تک ہی محدود نہیں تھا۔ کام کے نئے طریقوں نے مشین کو صرف چند دستی حرکتوں کے ساتھ خدمت کرنے کے قابل بنا دیا تھا ، جس کو بغیر کسی بڑی مشکل کے سیکھا جاسکتا تھا۔ اس کی وجہ سے **پرولتاریہ** کے بچوں کی تباہی ہوئی جنھینتین یا چار سال کی عمر میں ملازمت پر ڈال دیا گیا تھا اور انہیں اپنی جوانی کو کاروباری افراد کی صنعتی جیلوں میں گھسیٹنا پڑا تھا۔ چائلڈ لیبر کی کہانی جسپر پہلے کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی تھی سرمایہداری کی تاریخ کا ایک تاریک باب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک عیسائی انتظامیہ کس حد تک بے دلی کا مظاہرہ کرے گی ، جو اخلاقی لحاظ سے غوروخوض میں مبتلا ہے اورعوام کو بلا امتیاز استحصال کا عادی بنا ہوا ہے۔ فیکٹریوں کی غیرصحیبی حالتوں میں طویل عرصے سے مزدوروں نے آخری مرتبہ بچوں کی اموات کو اس مقام تک پہنچایا جہاں رچرڈ کارلیل کامل انصاف کے ساتھ ، **"بیت المقدس میں معصوموں کے قتلکی لرزہ یزتکرار"** کی بات کرسکتا تھا۔ اس وقت تک پارلیمنٹ نے ایسے قوانین نافذ نہیں کیے جو فیکٹری مالکان کے ذریعہ بہت عرصے سے منسوخ ہوئے یامحض ٹوٹ گئے۔

ریاست نے استحصال کی اپنی ہوس میں انتظامیہ کو پابندیوں سے آزاد کرنے کے لئے اپنی بہترین مدد فراہم کی۔ اس نے اسے سستی مزدوری فراہم کی۔ اس مقصد کیلئے ، مثال کے طور پر 1834 کا بدنام زمانہ ناقص قانون وضع کیا گیا جوانگریزی کے محنت کش طبقے ہی نہیں بلکہہر ایک کی طرف سے اس طرح کے غصے کا طوفان اٹھاتا ہے ، جو اب بھی اس کے گود میں دل رکھتا ہے۔ پرانا ناقص قانون جو1601 میں ملکہ الزبتھ کے دور میں شروع ہوا تھا انگلینڈمیں خانقاہوں کو دبانے کا نتیجہ تھا۔ خانقاہوں نے اپنی آمدنی کا ایک تہائی حصہ غریبوں کی دیکھ بھال پر خرچ کرنے کا رواج بنایا تھا۔ لیکن خانہ بدوشوں کا بڑا حصہ گرنے والے ان عظیم مالکان نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ تیسرے حصے کو بھیک مانگنا جاری رکھے گا لہذااس قانون کی طرف سے نافذ کردہ قانون غریبوں کی دیکھ بھال کرنے اور اس کے لئے انسانی وسائل تلاش کرنے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ جن کے وجود کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا تھا۔ قانون نے غربت میں ایک ذاتی بدقسمتی دیکھی جس کے لئے انسان ذمہ دار نہیں تھا ، اور اس کے پاس معاشرے سے امداد کے لئے پکارنے کا حق مانتا تھا جب وہ اپنی کسی غلطی کی وجہ سے محتاج نہیں ہوا تھا اور اب وہ خود کو مہیا نہیں کرسکتا تھا۔ . اس قدرتی غور سے قانون کو ایک معاشرتی کردار مل گیا۔

تاہم اسنئے قانون میں غربت کو جرم قرار دیا گیا ہے اورمبینہ طور پر عداوت پر ذاتی بدحالی کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ یہ نیا قانون ملتھیوسی نظریے کے غیر موثر اثر و رسوخ کے تحت وجود میں آیا تھا جسکی بدانتظامی تعلیمات کو مالک طبقات نے ایک نیا انکشاف قرار دیا تھا۔ مالتھس ، جس کا آبادی کے مسئلے پر معروف کام کا تصور گوڈوین کے پولیٹیکل جسٹس کے جواب کے طور پر ہوا تھا ، نے دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ اس غریب آدمی نے بن بلائے مہمان کی حیثیت سے معاشرے میں جانے پر مجبور کیا ، اور اس وجہ سے وہ خصوصی حقوق کا دعوی نہیں کرسکتا ہے۔ یا اس کے ساتھی مردوں کی ترس کھا۔ یقینا. اس طرح کا نظریہ محنتی بیروں کی چکی کی طرف مائل تھا اور استحصال کی ان لامحدود ہوس کو مطلوبہ اخلاقی مدد فراہم کرتا تھا۔

نئے قانون میں پیرش حکام کے ہاتھوں سے غریبوں کی دیکھ بھال کی فراہمی کا بندوبست لیا گیا تھا اور اسے ریاست کے ذریعہ مقرر کردہ ایک مرکزی ادارہ کے تحت رکھا گیا تھا۔ پیسوں یا رزق کے ذریعہ مادی معاونت کا بیشتر حصہ ختم کردیا گیا تھا اور اس کی جگہ ورک ہاؤس نے لے لیا تھا ، یہ بدنام اور نفرت انگیز ادارہ تھا جس کی مقبول تقریر میں**"ناقص قانونباسٹیل"** کہاجاتا تھا۔ جس کو قسمت کا نشانہ بنایا گیا اسےورک ہاؤس میں پناہ لینے پر مجبور کیا گیا بطورانسان اپنی حیثیت سے ہتھیار ڈال دی ، کیونکہ یہ مکانات سراسر جیل تھے ، جس میں فرد کو اپنی ذاتی بدبختی کی بنا پر سزا دی گئی تھی اور اسے ذلیل و خوار کیا گیا تھا۔ ورک ہاؤسز میں لوہے کا نظم و ضبط غالب تھا جسنے سخت مخالفت کے ساتھ کسی بھی مخالفت کا مقابلہ کیا۔ ہر ایک کے پاس انجام دینے کے لئے ایک خاص کام تھا۔ جو بھی اس کے قابل نہیں تھا اسے سزا میں کھانے سے محروم کردیا گیا تھا۔ کھانا اصل جیلوں کی نسبت خراب اور زیادہ ناکافی تھا اورسلوک اتنا سخت اور وحشیانہ تھا کہ بچوں کو اکثر خود کشی پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اہل خانہ کو علیحدہ کردیا گیا تھا اور ان کے ممبروں کو صرف ایک مخصوص وقت اور عہدیداروں کی نگرانی میں ایک دوسرے کو دیکھنے کی اجازت تھی۔ ہر طرح کی کوشش کی گئی کہ وہ دہشت گردی کی اس جگہ میں رہائش کو اتنا ناقابل تسخیر بنائے کہ صرف انسانیت کو ہی انسانیت کی تلاش کر کے آخری پناہ حاصل کرنا پڑے۔ اس کے لئے نئے ناقص قانون کا اصل مقصد تھا۔ مشین کی تیاری نے ہزاروں افراد کو اپنے

رہائشی ذرائع زندگی سے دور کردیا تھا ۔ صرف ٹیکسٹائل کی صنعتوں میں ہی جدید بڑے پودوں کے ذریعہ 80،000 سے زیادہ ہینڈ ویوروں کو بھکاری بنا دیا گیا تھا ۔ اور نئے قانون نے اسے دیکھا کہ سستی مزدوری انتظامیہ کے حکم پر ہے اوراس کے ساتھ مسلسل اجرت کم کرنے پر مجبور ہونے کا امکان۔

ان خوفناک حالات میں ایک نیا سماجی طبقہ پیدا ہوا ، جس کی تاریخ میں کوئی پیش پیش نہیں تھا **جدید صنعتی پرولتاریہ**۔سابقہ زمانے کے چھوٹے کاریگر جنہوننے مقامی طور پر مقامی طلب کو پورا کیا نسبتااطمینان بخش زندگی گزارنے کا لطف اٹھایا جوبغیر ہی کسی خاص جھٹکے سے شاذ و نادر ہی پریشان تھے۔ اس نے اپنی ملازمت کی خدمت انجام دی ، ایک ٹریول مین بن گیا اوراکثر بعدمیں خودایک ماسٹر بھی کیونکہ اس کی تجارت کے ضروری اوزاروں کے حصول کا دارومدار کسی بڑی رقم کے قبضے پر نہیں تھا ، کیوں کہ یہ مشین کے دور میں بن گیا تھا۔ اس کا کام انسان کے لائق تھا اور پھر بھی وہ قدرتی قسم پیش کرتا ہے جو تخلیقی سرگرمی کو اکساتا ہے اور انسان کو اندرونی اطمینان کی ضمانت دیتا ہے۔

یہاں تک کہ چھوٹے گھریلو صنعتکار ، جو سرمایہ دارانہ دور کے آغاز میں پہلے ہی اپنی مصنوعات کا زیادہ تر حصہ شہروں میں تجارت کے مالدار مالداروں کے پاس ٹھکانے لگارہا تھا ، موجودہ معنوں میں پرولتاری ہونے سے بہت دور تھا۔ صنعت خاصطور پر ٹیکسٹائل کی صنعت ، دیہی اضلاع میں اپنے مراکز رکھتی تھی تاکہزیادہ تر معاملات میں چھوٹے کاریگروں کے پاس اس کے پاس ایک چھوٹی سی زمین رہ جاتی ، جس کی وجہ سے اس کی دیکھ بھال آسان ہوجاتی ہے۔ اور چونکہ آنے والا سرمایہ دارانہ نظام مشین کے تسلط سے پہلے ہی تھا ، اب بھی صنعت کے دستکاری کے مرحلے سے جڑا ہوا ہے ، لہذا اس کی توسیع کے امکانات محدود وقت کے لئے تھے ، کیونکہ صنعت کی مصنوعات کی طلب رسد سے زیادہ ایک اصول کی حیثیت سے تھی تاکہکارکن شدید معاشی بحرانوں سے محفوظ رہا۔

تاہم جدیدمشین پروڈکشن نے اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا تھا کیونکہیہ بڑے پیمانے پر مانگ پر پیشگی انحصار کرتا تھا اوراسی وجہ سے غیر ملکی منڈیوں کی فتح پر یہسب کچھ چند ہی سالوں میں تبدیل کردیا گیا تھا۔ ہر نئی ایجاد نے بڑھتی ہوئی پیمائش میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا اور صنعتی سرمائے کو سرمایہ دارانہ صنعت کا غیر متنازعہ ماسٹر بنا دیا تجارتاور مالیات پر حاوی رہا۔ اور چونکہ نظریہ کاروں کے ذریعہ لوہا اقتصادی قانون ہونے کے تحت آزادانہ مقابلہ کیا گیا تھا لہٰذاصنعتی پیداوار پر کسی بھی منصوبہ بند کنٹرول کو سوال سے دور کردیں اسلئے طویل مدت یا کم مدت میں مختلف وجوہ کی بناء پر صنعتی مصنوعات کی فراہمی کے دوران وقتا فوقتا وقوع پذیر ہونا ضروری ہے۔ مانگ کو پیچھے چھوڑ دیا اس سے پیداوار کے اچانک خاتمے ، نام نہاد بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا جوشہروں کی **پرولتاریہ** آبادی کے لئے برباد تھے کیونکہ انہوں نے کارکنوں کو عدم عملدرآمد کی مذمت کی اور اسی وجہ سے انہیں زندگی کے ذرائع سے محروم کردیا۔ یہ صرف نام نہاد **"اوور پروڈکشن"** کارجحان ہے جو جدید سرمایہ داری کی اصل نوعیت کا اتنا ہی اشارہ ہے۔ اس حالت میں جبکہفیکٹریوں اور گوداموں کو سامانوں سے مالا مال کیا جاتا ہے جبکہاصل پروڈیوسر کٹھن بحرانوں میں مبتلا ہیں۔ یہ وہی نظام ہے جس کی انسانیت کچھ بھی نہیں اور مردہ چیزوں میں سب کچھ ہے۔

لیکن ترقی پذیر پرولتاریہ کو اس نظام کے معاشی اتار چڑھاو کا مکمل سامنا تھا ، کیوں کہ اس کے ممبروں کے پاس ہاتھوں کی مشقت کے سوا تصرف کے لئے کچھ نہیں تھا۔ قدرتی انسانی تعلقات جو ماسٹر کاریگر اور اس کے سفریوں کے مابین موجود تھے جدید پرولتاریہ کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔ وہ محض ایک طبقے کے ذریعہ استحصال کا مقصد تھا جس کے ساتھ اس کا اب کوئی سماجی تعلق نہیں تھا۔ فیکٹری کے مالک کے لئے وہ محض ایک " **ہاتھ** " کےطور پر موجود تھا انسانکی حیثیت سے اب اور نہیں۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے ، وہ سارا چھلکا تھا جو اس وقت کے بڑے صنعتی انقلاب نے شہروں میں ڈھیروں میں ڈھل لیا تھا ، جب اس نے اپنا سارا معاشرتی مقام کھو دیا تھا۔ معاشرتی طور پر جڑ سے اکھڑ گیا وہبحری جہاز تباہ ہونے والے انسانوں کے ایک بڑے پیمانے پر محض ایک جزو بن گیا تھا ، جو سب کو ایک ہی قسمت کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ جدید پرولتاری ، وہ مشین کا آدمی تھا گوشتاور خون کی ایک مشین تھی جس نے دوسروں کے لئے دولت پیدا کرنے کے لئے اسٹیل کی مشین کو حرکت میں لایا ، جبکہ اس دولت کا اصل پیدا کننده مصائب میں ہی مرنا ہوگا۔

اور صنعت کے بڑے مراکز میں اپنے ساتھیوں سے بد قسمتی سے رہائش پذیر ہونے سے نہ صرف اس نے اپنے مادی وجود کو ایک خاص کردار بخشا بلکہ آہستہ آہستہ اس کی سوچ اور نئے تصورات کا احساس بھی پیدا ہوا جسےوہ اصل میں نہیں جانتا تھا۔ پونڈنگ مشینوں اور چیمنیوں کو دیکھنا ایک نئی دنیا میں تبدیل کیا گیا اسنے پہلے تو خود کو ایک طاقتور طریقہ کار میں پہیے یا کوگ کی حیثیت سے محسوس کیا جس کے خلاف وہ فرد کی حیثیت سے بے بس تھا۔ اس کی جر ت بھینہیں تھی کہ جلد یا بدیر اس حالت سے فرار ہوجائے چونکہاس کے ہاتھوں کی فروخت کے علاوہ عام طور پر زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا ہرراستے کو روک دیا گیا تھا۔ اور وہ ہی نہیں اسکا نسل بھی اسی قسمت کا برباد تھا۔ ہر معاشرتی تعلقات سے بالاتر ہوکر وہاس زبردست طاقت کے مقابلے میں ذاتی طور پر محض کچھ بھی نہیں تھا جو اسے اپنے مفاداتی مفادات کے بے حس آلے کے طور پر استعمال کررہا تھا۔ ایک بار اور کچھ بننے کیلئے اور اپنی بہتری کو بہتر بنانے کیلئے اسےاپنی نوعیت کے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑے گا اور اس انجام کو روکنا پڑے گا جس نے اسے بری طرح متاثر کیا تھا۔ اس طرح کے تحفظات جلد یا بدیر اس پر قابو پانے کیلئے تھے کہ اگر وہ کھائی میں نہیں ڈوبنا چاہتا ہے۔ انہوں نے مجموعی طور پر مزدورونکی جدید تحریک کی طرف سب سے پہلے پرولتاری اتحاد کو جنم دیا۔

یہ وہ "**اشتعالانگیز**" نہیں تھاجس نے بے دخل عوام کی اس تحریک کو زندگی میں جکڑا، جیسا کہ تنگ نظری والے رد عمل اور ایک ظالمانہ نظم و نسق نے اس وقت اس پر زور دینے کی جسارت کی تھی اورآج بھی اس پر زور دیتے ہیں۔ یہ وہی حالات تھے جنھوں نے اس تحریک کو اور اس کے ترجمانوں کو زندگی بخشی۔ اپنی جان بچانے اور مزید انسانی حالات کو جس کے تحت زندگی گزارنے پر مجبور کرنا ان کے حکم پر کارکنوں کا ملاپ ہی واحد ذریعہ تھا۔ منظم اجرت مزدوروں کے ان بینڈوں کی پہلی تجاویز ، جس کا پتہ اٹھارویں صدی کے پہلے نصف حصے تک لگایا جاسکتا ہے ، سرمایہ دارانہ نظام کی انتہائی رونے والی برائیوں کے خاتمے اور زندگی کے موجودہ حالات میں کچھ بہتری لانے سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

1350

کےبعد سے انگلینڈ میں ایک قانون موجود تھا جس کے مطابق اپرنٹسشپ ، اجرت اور اوقاتکو ریاست کے ذریعہ باقاعدہ بنایا گیا تھا۔ قدیم دستکاری کارپوریشنوں کے اتحاد نے خود کو صرف اشیا کی تیاری اور ان کے تصرف کے حق سے متعلق سوالات سے ہی تشویش کا اظہار کیا۔ لیکن جب سرمایہدارانہ سرمایہ کاری اور "**تیار کردہ**" اجرتوں کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اجرتکو مزید اور نیچے دھکیلنا شروع کیا گیا تو ، پہلی ٹریڈ یونین تنظیموں نے اس رجحان سے نمٹنے کے لئے اجرت کارکنوں کی نئی جماعت کے مابین ترقی کی۔ لیکن منظم کارکنوں کی ان کوششوں کو ایک ہی وقت میں منتظمین کی متفقہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جنھوننے حکومت کو قدیم قانون کی پاسداری اور کارکنوں کی غیر قانونی تنظیموں کو دبانے کی درخواستوں کے ساتھ گھیر لیا۔ اور پارلیمنٹ نے اس مطالبہکا فوری طور پر 1799–1800 کے نامنہاد کمبینیشن ایکٹ کو پاس کرتے ہوئے جواب دیا ، جس نے اجرتوں میں اضافے یا کام کی موجودہ صورتحال کو بہتر بنانے کے مقصد سے تمام امتزاجوں پر پابندی عائد کردی تھی اور اس کی خلاف ورزی پر سخت جرمانے عائد کیے تھے۔

اس طرح صنعتی دارالحکومت کے ذریعہ استحصال کرنے پر مزدوری غیر مشروط طور پر دی گئی تھی اورانہیں متبادلات کا سامنا کرنا پڑا تھا یاتو وہ قانون کے تابع ہوجاتا ہے اور بغیر کسی مزاحمت کے اس کو قبول کیا جاتا ہے یااس قانون کو توڑ دیتا ہے جس نے انہیں سراسر غلامی کی مذمت کی تھی۔ اس انتخاب کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کارکنوں کے زیادہ بہادر طبقے کے لئے اتنا مشکل نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ ان کے پاس بہرحال بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ انہوں نے اس قانون کی خلاف ورزی کی جس سے انسانی وقار کا مذاق اڑایا گیا اوراس کی دفعات کو حاصل کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ چونکہ ٹریڈ یونین تنظیمیں جوابتداء میں مکمل طور پر مقامی طور پر خاص طور پر مقامی تھیں اور خاص صنعتوں تک محدود تھیں کووجود کے قانونی حق سے محروم کردیا گیا تھا لہذاپورے ملک میں نام نہاد باہمی مفادات کی انجمنوں یا اسی طرح کی بے ہودہ تنظیموں میں اضافہ ہوا۔ ان کا واحد مقصد **پرولتاریوں** کی اصل لڑائی کرنے والی تنظیموں سے توجہ ہٹانا ہے۔

کیونکہ ان کھلی انجمنوں کے اندرونی حصے کارکنوں کے درمیان عسکریت پسند عناصر کے خفیہ سازشی بھائی چارے پر مشتمل تھے عزمافراد کے چھوٹے یا بڑے گروپ جوگہری رازداری اور باہمی مدد کے حلف

کے پابند ہیں۔ انگلینڈ کے شمالی صنعتی حصوں اور خاص طور پر اسکاٹ لینڈ میں ان خفیہ تنظیموں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی جنھوننے آجروں کے خلاف جنگ لڑی اور مزدوروں کو مزاحمت پر آمادہ کیا۔ اس معاملے کی نوعیت یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر جدوجہدوں نے انتہائی متشدد کردار کو اپنا لیا ، جیسا کہ سمجھنا آسان ہے جب ہم معاشی حالات کی تباہ کن ترقی کے نتیجے میں مزدوروں کی اذیت ناک صورتحال پر غور کرتے ہیں اور انتہائی معمولی کارروائیوں کے بعد بھی انتہائی سخت قانونی کارروائی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پرولتاریہ معیار زندگی میں بہتری لانے کی کوشش۔ قانون کے خط کی کسی بھی خلاف ورزی پر خوفناک سزا دی گئی۔

1824مینٹریڈ یونین تنظیموں کو قانونی طور پر تسلیم کرنے کے بعد بھی مقدماتطویل عرصے تک باز نہیں آئے۔ بے ضمیر ججوں نے آجرونکے طبقاتی مفادات کی کھلی اور سنجیدگی سے حفاظت کرتے ہوئے متناسبکارکنوں پر سیکڑوں سال قید کی سزا سنائی اورکسی حد تک پائیدار حالات کے آنے سے پہلے ہی کافی وقت گزر گیا۔

1814مینخفیہ مزدور تنظیموں نے گلاسگو میں بننے والوں کی عمومی ہڑتال کی۔ اگلے سالوں میں پورا شمالی انگلینڈ مستقل طور پر مزدوروں میں ہڑتال اور بدامنی سے لرز اٹھا جس کا نتیجہ بالآخر 1818 میں لنکاسٹر شائر میں اسپنرز اور ویوروں کی زبردست ہڑتال پر پہنچا جسمیں مزدوروں نے عام اجرت کے اضافے کے مطالبے کے علاوہ نےفیکٹری قانون سازی میں اصلاحات اور خواتین اور بچوں کی مزدوری کے انسانی ضابطوں کے لئے مطالبہ کیا۔ اسی سال **سکاٹش** کان کنوں کی زبردست ہڑتال ہوئی جسےان کی خفیہ تنظیموں نے نکالا۔ اسی طرح سکاٹش ٹیکسٹائل انڈسٹری کا زیادہ تر حصہ وقتا فوقتا مزدوری کے خاتمے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اکثر ہڑتالوں کے ساتھ آتش زنی املاککی تباہی اور عوامی عدم استحکام کا سامنا ہوتا تھا تاکہحکومت اکثر ملیشیا کو صنعتی حصوں میں پھینکنے کی ضرورت کے تحت رہی۔

جیسا کہ بعد میں ہر دوسرے ملک میں ، اسی طرح انگلینڈ میں بھی مشینونکو متعارف کروانے معاشرتیاہمیت کی جس کے بارے میں انھیں ابھی تک تسلیم نہیں کیا گیا تھا کےخلاف کارکنوں کی ناراضگی کا مظاہرہ کیا گیا تھا اورجو ان کی خواہش کی فوری وجہ تھیں۔ 1769 کے اوائل میں مشینونکے تحفظ کے لئے ایک خصوصی قانون بنایا گیا تھا۔ لیکن بعد میں جببھاپ بجلی کے استعمال سے مشین کی تیاری میں تیزی سے پیشرفت شروع ہوگئی اورخاص طور پر ٹیکسٹائل کی صنعت میں ہزاروندستکاریوں کو روزی کے ذرائع سے لوٹ لیا گیا اور گہری بدحالی میں ڈوب گیا مشینوں کی تباہی ایک روزمرہ واقع بن گیا . یہ نام نہاد لڈزم کا دور تھا۔ 1811 میں **نوٹنگھم**میں دو سو سے زیادہ مشین لومز تباہ ہوگئیں۔ آرنلڈ میں جہانذخیرہ کرنے والی مشینری کی تعارف نے سینکڑوں ذخیرہ کرنے والے ویوروں کو ادائیگی کے لئے پھینک دیا تھا مزدوروننے فیکٹریوں میں دھاوا بول دیا اور ساٹھ نئی مشینیں مسمار کردیں جنمیں سے ہر ایک نے چالیس پاؤنڈ کی سرمایہ کاری کی نمائندگی کی تھی۔ اسی طرح کی پرفارمنس ہر جگہ دہرائی گئی۔

قوانین کی بھلائی کیا تھی جبتک کہ پرولتاریہ آبادی کی ضرورت مستقل طور پر بڑھتی ہی جارہی تھی ، اور انتظامیہ اور حکومت کو نہ تو ان کے حالات سے سمجھنے اور نہ ہی ہمدردی حاصل تھی! **کنگ لوڈ ن**ےہر جگہ صنعتی حلقوں میں شاہی طور پر داخلہ لیا اوریہاں تک کہ سخت ترین قوانین بھی ان کی تباہی کے کام کو روکنے میں ناکام رہے۔ جس کی ہمت ہو اسے روکو۔ جو کر سکے اسے روک! خفیہ کارکن کی معاشروں کا نگاہ تھا۔ مشینوں کی تباہی اسی وقت رک گئی جب آپس میں اس معاملے کی نئی تفہیم پیدا ہوئی اوروہ یہ دیکھنے میں آئے کہ وہ اس وسیلہ سے تکنیکی ترقی کو روک نہیں سکتے ہیں۔

1812 میں ، پارلیمنٹ نے ایک ایسا قانون نافذ کیا جس میں مشینوں کی تباہی کے لئے سزائے موت کا اطلاق کیا گیا تھا۔ اس موقع پر ہی لارڈ بائرن نے حکومت پر اپنا مشہور فرد جرم پیش کیا اور ستم ظریفی سے مطالبہ کیا کہ اگرخونی قانون کو نافذ کرنا ہے تو ایوانکو یہ فراہم کرنا چاہئے کہ جیوری ہمیشہ بارہ قصابوں پر مشتمل ہو۔

اہلکاروں نے زیرزمین تحریک کے قائدین کے سروں میں چالیس ہزار پاؤنڈ کی قیمت رکھی۔ 1813 کے جنوری میں لڈوزمکے مجرم اٹھارہ مزدوروں کو یارک میں پھانسی دے دی گئی اورآسٹریلیا میں منظم کارکنوں کو تعزیراتی کالونیوں میں جلاوطن کرنے سے خوفناک شرح میں اضافہ ہوا۔ لیکن اس تحریک نے خود ہی تیزی سے ترقی کی ، خاص طور پر جب نپولین جنگوں کے خاتمے کے بعد پیدا ہونے والے بڑے کاروباری بحران

نے اوربرخاست فوجیوں اور ملاحوں کو بے روزگاروں کی فوج میں شامل کیا۔ اس صورتحال کو کئی چھوٹی کٹائیوں اور 1815 کے مکئی کے بدنام قوانین نے ابھی بھی کرایہ دار بنا دیا تھا جسکے ذریعہ روٹی کی قیمت مصنوعی طور پر بڑھائی گئی تھی۔

لیکن اگرچہ جدید مزدور تحریک کا یہ پہلا مرحلہ ایک پُرجوش حصہ تھا ، لیکن پھر بھی یہ مناسب معنوں میں انقلابی نہیں تھا۔ اس کے لئے اس کی کمی نہیں تھی کہ معاشی اور معاشرتی عمل کی اصل وجوہات کے بارے میں صحیح طور پر سمجھنے کی جو صرف سوشلزم ہی دے سکتی ہے۔ اس کے پرتشدد طریقے محض اس وحشیانہ تشدد کا نتیجہ تھے جو مزدوروں پر خود ڈھائے گئے تھے۔ لیکن نوجوان تحریک کے طریقوں کو سرمایہ دارانہ نظام کے بالکل خلاف نہیں بنایا گیا تھا بلکہمحض اس کے انتہائی ناجائز اخراج کو ختم کرنے اور پرولتاریہ کے لئے ایک اچھے انسانی معیار زندگی کے قیام پر تھا۔**"منصفانہدن کی معاوضہ"** کےلئے ان پہلی یونینوں کا نعرہ تھا اورجب آجروں نے انتہائی بے دردی کے ساتھ مزدوروں کے اس معمولی اور یقینی طور پر جائز مطالبے کا مقابلہ کیا تو مؤخرالذکر کو ان طریقوں کا سہارا لینا پڑا جس میں وہ تھے۔ موجودہ حالات میں ان کے لئے دستیاب ہے۔

اس تحریک کی عظیم تاریخی اہمیت اپنے اصل معاشرتی مقاصد میں اس کے سادہ وجود سے کہیں کم ہے۔ اس نے جڑ سے اکھاڑے ہوئے عوام کو ایک مرتبہ پھر ایک اور قدم دیا جس کو معاشی حالات کے دباؤ نے بڑے صنعتی مراکز میں داخل کردیا۔ اس نے ان کے معاشرتی احساس کو زندہ کیا۔ استحصالیوں کے خلاف طبقاتی جدوجہد نے مزدوروں کے یکجہتی کو بیدار کیا اور ان کی زندگیوں کو نیا معنی بخشا۔ اس نے بلا امتیاز استحصال کی معیشت کے متاثرین میں نئی امید پیدا کی اور انہیں ایک ایسا راستہ دکھایا جس سے انہیں اپنی زندگیوں کی حفاظت اور ان کے مشتعل انسانی وقار کا دفاع کرنے کا موقع مل گیا۔ اس سے مزدوروں کی خود انحصاری کو تقویت ملی اور انھیں مستقبل میں ایک بار پھر اعتماد ملا۔ اس نے مزدوروں کو خود نظم و ضبط اور منظم مزاحمت کی تربیت دی اوران میں ان کی طاقت کا شعور اور اپنے زمانے کی زندگی میں ایک معاشرتی عنصر کی حیثیت سے ان کی اہمیت کا شعور تیار کیا۔ یہ اس تحریک کی عظیم اخلاقی خدمت تھی جو حالات کی ضروریات کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی ، اور جس کو وہ معاشرتی مسائل سے نابینا ہے اور اپنے ہم وطن مردوں کے دکھوں پر ہمدردی کے بغیر اس کا اندازہ نہیں کرسکتا ہے۔

جب ، اس کے بعد ، **1824** میں کارکنونکے امتزاج کے خلاف قوانین کو منسوخ کیا گیا ، جب حکومت اور متوسط طبقے کے بصیرت کے حامل طبقے کو آخر کار اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ سخت ترین ظلم و ستم بھی تحریک کو کبھی نہیں توڑ پائے گا۔ محنت کشوں کی تنظیم غیرمتعلق شرح پر پورے ملک میں پھیلی۔ پہلے کے مقامی گروپوں نے بڑی **یونینوں** میں اتحاد کیا اور اس طرح اس تحریک کو اس کی اصل اہمیت دی۔ حتیٰ کہ حکومت میں رد عمل کا رخ موڑنے والے بھی اب اس ترقی کو قابو نہیں کرسکے۔ انھوں نے محض اس کے پیروکاروں میں متاثرین کی تعداد میں اضافہ کیا لیکنوہ خود بھی تحریک کو پیچھے نہیں ہٹا سکے۔

طویل **فرانسیسی** جنگوں کے بعد **انگلینڈ** میں سیاسی بنیاد پرستی کی نئی بغاوت کا قدرتی طور پر انگریزی محنت کش طبقے پر بھی بہت زیادہ اثر تھا۔ **برڈٹ ہنریہنٹ ، میجر کارٹ رائٹ** اورسب سے بڑھ کر **ولیم کوبٹ** جیسےمرد جنکا کاغذ پولیٹیکل رجسٹر قیمتکم ہوجانے کے بعد ، ساٹھ ہزار کی گردش کو حاصل کرنے کے بعد نئیاصلاحی تحریک کے دانشور سربراہ تھے۔ یہ اپنے حملوں کو کارن قوانین 1799–1800 کےمشترکہ ایکٹ اورسب سے زیادہ ، بدعنوان انتخابی نظام کے خلاف ہدایت دے رہا تھا جسکے تحت متوسط طبقے کے ایک بڑے حصے کو بھی حق رائے دہی سے خارج کردیا گیا تھا۔ ملک کے ہر حصے اور خاص طور پر شمالی صنعتی اضلاع میں بڑے پیمانے پر اجتماعات نے عوامی تحریک کو آگے بڑھایا۔ لیکن کیسلریگ کے ماتحت رجعت پسند حکومت نے کسی بھی اصلاح کی مخالفت کی اوراس کا عزم کیا گیا کہ وہ طاقت سے اصلاحات کے عمل کو ختم کردے گا۔ اگست 1819 میں جبمانچسٹر کے پیٹرس فیلڈ میں ساٹھ ہزار افراد نے حکومت سے عوامی اجتماعی درخواست داخل کی تو ملیشیا نے اس اسمبلی کو منتشر کردیا اورچار سو افراد زخمی یا ہلاک ہوگئے۔**"پیٹرلو"** کےقتل عام کے اشتعال انگیزی کے خلاف ملک میں طوفانی مظاہروں کا جواب حکومت نے چھ گینگ کے بدنام قوانین کے ساتھ دیا جسکے ذریعہ پریس کی اسمبلی اور آزادی کا حق معطل کردیا گیا تھا اور مصلحین نے سخت ترین کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔ قانونی چارہ جوئی نام نہاد **"کیٹواسٹریٹ سازش"**

کےذریعہ جسمیں آرتھر تھسٹل ووڈ اور اس کے ساتھیوں نے برطانوی کابینہ کے ممبروں کے قتل کی منصوبہ بندی کی تھی حکومتکو اصلاح کی تحریک کے خلاف سخت شدت کے ساتھ آگے بڑھنے کا موقع فراہم کرنے کی خواہش کی گئی تھی۔ یکم مئی 1820 کو تھسٹلووڈ اور اس کے چار ساتھیوں نے پھانسی پر چڑھنے کی کوشش کی قیمت ادا کی **ہیبیئس کارپسایکٹ** کو دو سال کے لئے معطل کردیا گیا اورانگلینڈ کو ایک رجعت پسند حکومت کے حوالے کردیا گیا جس نے اپنے شہریوں کے کسی بھی حقوق کا احترام نہیں کیا۔

اس نے اس وقت کے لئے تحریک کو روک دیا۔ پھر فرانس میں 1830 کے جولائی کے انقلاب نے انگریزی اصلاحات کی تحریک کو دوبارہ زندہ کیا جسنے اس مرتبہ بالکل مختلف کردار ادا کیا۔ پارلیمانی اصلاحات کی جنگ میں ایک بار پھر بھڑک اٹھی۔ لیکن اس کے بعد جب بورژوازی نے اپنے مطالبات کا زیادہ تر حصہ 1832 کے ریفارم بل سے مطمئن دیکھا ، جس میں وہ صرف مزدوروں کی بھرپور حمایت کے مالک تھے اسنے اصلاح کی تمام کوششوں کی مخالفت کی آقاقیاستحکام کی طرف دیکھتے ہوئے اورکارکنوں کو چھوڑ دیا۔ خالی ہاتھ روانہ ہونا صرف اتنا ہی نہیں نئی پارلیمنٹ نے متعدد رجعت پسند قوانین نافذ کیے جس کے ذریعے کارکنوں کو منظم کرنے کے حق کو ایک بار پھر شدید خطرہ لاحق کردیا گیا۔ ان نئے قوانین میں چمکنے والی مثالوں میں 1834 کے بدنام زمانہ ناقص قوانین تھے ، جن کا حوالہ پہلے ہی دیا جاچکا ہے۔ کارکنوں نے محسوس کیا کہ انہیں بیچ دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ غداری کی گئی ہے اوراس احساس نے متوسط طبقے کے ساتھ مکمل وقفے کا سبب بنا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ چارٹزم کو چھوٹی بورژوازی کے کافی حصے کی تائید حاصل تھی ، لیکن جس میں ہر جگہ پرولتاری عنصر نے حصہ لیا اور اس میں زبردست حصہ لیا۔ چارٹزم یقینا اپنے بینر پر چارٹر کے منائے گئے چھ نکات پر نقش لگا چکا تھا ، جس کا مقصد بنیادی پارلیمانی اصلاحات تھا لیکناس نے کارکنوں کے تمام معاشرتی مطالبات کو بھی منظور کرلیا تھا اور ان کو تبدیل کرنے کے لئے ہر طرح کے براہ راست حملے کی کوشش کر رہا تھا۔ حقائق اس طرح چارٹسٹ تحریک کے سب سے بااثر رہنماؤں میں سے ایک جے آر اسٹیوینس نے مانچسٹر میں ایک عظیم اجتماعی اجلاس سے پہلے اعلان کیا کہ چارٹزم کوئی ایسا سیاسی سوال نہیں تھا جو عالمگیر راضی کے تعارف سے حل ہوجائے گا لیکناس کے بجائے اسے **"ایکامتیازی مقام"** سمجھاجائے گا۔ روٹی اور مکھن کا سوال چونکہچارٹر کا مطلب اچھے گھروں وافرخوراک انسانیانجمنوں اور مزدوروں کے لئے مختصر وقت کی مزدوری ہوگی۔ اسی وجہ سے کہ دس گھنٹہ کے لئے منائے جانے والے بل کے پروپیگنڈے نے اس تحریک میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

چارٹسٹ تحریک کے ساتھ ہی انگلینڈ ایک انقلابی دور میں داخل ہوچکا تھا اوربورژوازی اور مزدور طبقے دونوں کے وسیع حلقے اس بات پر قائل ہوگئے تھے کہ خانہ جنگی قریب ہی قریب ہے۔ ملک کے ہر حصے میں ہونے والی زبردست اجتماعات نے اس تحریک کے تیزی سے پھیلاؤ کی گواہی دی اورشہروں میں متعدد ہڑتالوں اور مستقل بدامنی نے اسے ایک خطرناک پہلو عطا کیا۔ خوفزدہ آجروں نے صنعتی مراکز میں "افراد اوراملاک کے تحفظ کے لئے" متعدد مسلحلیگوں کا اہتمام کیا۔ اس کی وجہ سے کارکنان نے بھی بازو شروع کر دیا۔ چارٹسٹ کنونشن کی ایک قرارداد کے ذریعے جوسن 1839 میں مارچ میں لندن میں منعقد ہوا ، اور بعد میں برمنگھم منتقل ہو گیا انکے پندرہ بہترین پیش گووں کو ملک کے ہر حصے میں بھیجا گیا تاکہ لوگوں کو تحریک کے مقاصد سے آلودہ کیا جاسکے۔ چارٹسٹ کی درخواست پر دستخط جمع کرنے کے لئے۔ ان کی میٹنگوں میں سینکڑوں ہزاروں نے شرکت کی اوریہ دکھایا کہ لوگوں کے عوام میں اس تحریک نے کیا ردعمل دیا ہے۔

چارٹزم کے ذہین اور خود قربانی کے ترجمان (جیسے **ولیم لیویل** ، **فرگس** او **کونونر** ، **برانٹیر او بر ن** ،**جے آر اسٹیفنز** ، **ہنری ہیتھرٹن**، **جیمز واٹسن** ،**ہنری ونسنٹ** ، **جان ٹیلر** ، **اے ایچ بیومونٹ** ، **ارنسٹ جونز** ، کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ صرف چند مشہور ماہروں کا ذکر کریں۔) اس کے علاوہ کافیحد تک وسیع پیمانے پر پریس کا بھی حکم دیا گیا جسمیں دی غریب آدمی کے سرپرست اور ناردرن اسٹار جیسے کاغذات نے سب سے زیادہ اثر و رسوخ ظاہر کیا۔ حقیقت میں حقیقت پسندی کے مطابق ، کسی خاص مقصد کے حامل تحریک نہیں تھی ، بلکہ اس وقت کی معاشرتی عدم اطمینان کیلئے اسکی گرفت تھی لیکناس کا اثر خاص طور پر مزدور طبقے کے لئے جسنے اسے دور دراز سے قبول کیا۔ معاشرتی مقاصد تک پہنچنا۔ چارٹسٹ ادوار میں سوشلزم بھی مضبوطی

سے آگے بڑھا اورولیم تھامسن ، جان گرے ، اور خاص طور پر رابرٹ اوون کے خیالات انگریزی کارکنوں میں زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلنے لگے۔

فرانس ، **بیلجیئم** اور ر**ائن** ملک میں بھی جہانصنعتی سرمایہ داری نے سب سے پہلے براعظم میں اپنا قیام عمل میں لایا ، وہ ہر جگہ اسی مظاہر کے ہمراہ تھا اور ضرورتکے مطابق مزدورتحریک کے ابتدائی مراحل تک پہنچا۔ اور یہ تحریک ہر ملک میں پہلے ہی اسی نوعیت کی شکل میں ظاہر ہوئی جسنے آہستہ آہستہ بہتر تفہیم حاصل کی حتٰیکہ سوشلسٹ نظریات کے ذریعہ اس کے تصورات نے اسے بلند تر تصورات سے نوازا اور اس کے لئے نئے معاشرتی نقائص کھول دیئے۔ سوشلزم کے ساتھ مزدور تحریک کا اتحاد دونوں کے لئے فیصلہ کن اہمیت کا حامل تھا۔ لیکن اس پر اثر انداز ہونے والے سیاسی نظریات نے یادوسرے سوشلسٹ اسکول نے ہر ایک مثال میں اس تحریک کے کردار اور مستقبل کے لئے بھی اس کا نظریہ طے کیا۔

اگرچہ سوشلزم کے کچھ مکاتب نوجوان مزدور تحریک سے بالکل لاتعلق تھے یا غیر ہمدرد رہے انمیں سے دوسروں کو بھی اس تحریک کی اصل اہمیت کا احساس ہوا کیونکہ وہ سوشلزم کے ادراک کی ضروری ابتدائی ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ مزدوروں کی روزمرہ کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کا کام ہوگا تاکہمحنت کش عوام کو ان کے فوری مطالبات اور سوشلسٹ مقاصد کے مابین گہری ربط کو واضح کیا جاسکے۔ ان جدوجہد کیلئے، اس وقت کی ضرورتوں سے نکلتے ہوئے ، مزدوری کی غلامی کے مکمل دبانے کے لئے پرولتاریہ کی آزادی کی گہری اہمیت کی صحیح تفہیم لانے میں مدد فراہم کی ہے۔ اگرچہ زندگی کی فوری ضروریات سے جنم لے لیا ، لیکن اس کے باوجود اسکے اندر آنے والی چیزوں کا جرثومہ پیدا ہوا ، اور یہ زندگی کے نئے مقاصد طے کرنے تھے۔ ہر نئی چیز حیات کی حقیقت سے پیدا ہوتی ہے۔ نئی دنیایں تجریدی نظریات کے خلا میں پیدا نہیں ہوتیں بلکہ اس سخت اور مستقل جدوجہد میں روزمرہ کی روٹی کی لڑائی میں زندگی کی ناگزیر تقاضوں کا خیال رکھنے کے لئے وقت کی ضروریات اور پریشانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ پہلے سے موجود کے خلاف مستقل جنگ میں ، نئی شکل خود آتی ہے اور نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ جو وقت کی کامیابیوں کی قدر کرنا نہیں جانتا ہے وہ کبھی بھی اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے بہتر مستقبل نہیں جیت پائے گا۔

آجروں اور ان کے اتحادیوں کے خلاف روزانہ کی لڑائیوں سے ، کارکن آہستہ آہستہ اس جدوجہد کا گہرا مطلب سیکھتے ہیں۔ پہلے تو وہ موجودہ معاشرتی نظام کے تحت ہی پروڈیوسروں کی حیثیت کو بہتر بنانے کے صرف فوری مقصد کی تلاش میں ہیں لیکنآہستہ آہستہ وہ برائی کی اجارہ داری رکھتے ہیں - اجارہ داری معیشت اور اس کے سیاسی اور معاشرتی ساتھ۔ اس طرح کی تفہیم کے حصول کے لئے روزمرہ کی جدوجہد بہترین نظریاتی مباحثے سے بہتر تعلیمی مواد ہیں۔ مزدور کے ذہن اور روح کو کچھ بھی متاثر نہیں کرسکتا کیونکہ روزمرہ کی روٹی کیلئے یہ مستقل جنگ کسی بھیچیز سے وہ **سوشلزم** کی تعلیمات کو اتنا قبول نہیں کرتا ہے جتنا کہ زندگی کی ضروریات کی مسلسل جدوجہد ہے۔

بالکل اسی طرح جیسے جاگیردارانہ تسلط کے زمانے میں غلام بند کسان اپنی بار بار بغاوتوں کے ذریعہ - جو پہلے ہی جاگیرداروں سے لڑنے کے لئے مخصوص مراعات کا مقصد رکھتے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ ان کے طرز زندگی کے معیار زندگی میں کچھ بہتری آئے گی۔ عملی طور پر جاگیردارانہ مراعات کے خاتمے کے بارے میں لہذا متعددمزدور سرمایہ دارانہ معاشرے کے اندر قائم تھے شایدکوئی یہ کہے مستقبلکے اس عظیم معاشرتی انقلاب کا تعارف جو سوشلزم کو ایک زندہ حقیقت بنائے گا۔ کسانوں کی مسلسل بغاوتوں کے بغیر - تائین کی خبر ہے کہ 1781 کے درمیان اور باسٹل میں طوفان برپا ہونے سے فرانس کے تقریبا ہر حصہ میں سے پانچ سو بغاوتیں ہوئیں - سرفہرست اور جاگیرداری کے پورے نظام کی بد نظمی کا خیال کبھی بھی داخل نہیں ہوتا تھا۔ عوام کے سربراہ

جدید مزدور طبقے کی معاشی اور معاشرتی جدوجہد کے ساتھ یوں کھڑا ہےکہ ان کا محض ان کی مادی اصل یا ان کے عملی نتائج کی بنیاد پر اندازہ لگانا اور ان کی گہری نفسیاتی اہمیت کو نظر انداز کرنا سراسر غلط ہوگا۔ صرف مزدوری اور سرمائے کے مابین روزمرہ کے تنازعات سے ہی سوشلزم کے نظریات جو انفرادی مفکرین کے ذہنوں میں پیدا ہوئے تھے وہگوشت اور خون کو حاصل کرسکتے ہیں اور اس عجیب و غریب کردار کو حاصل کرسکتے ہیں جو ان کو ایک عوامی تحریک بناتے ہیں جوایک نئے ثقافتی نظریہ کا مجسمہ ہے مستقبل کے لئے--

باب 3. سنڈیکلزمکے پیش رو

رابرٹ اوون اور انگریزی مزدور تحریک. گرینڈ نیشنل کونسیلیڈیٹڈ ٹریڈ یونین؛ ولیم بینبو اور جنرل اسٹر□ک کا□یال؛ رد عمل کی مدت؛ فرانس میں مزدور تنظیموں کا ارتقاء. بین الاقوامی ورکنگ ایسوسی ایشن؛ تجارتی یونین ازم کا نیا تصور؛ مزدور کونسلوں کا□یال؛ آمریت کے مقابلہ میں مزدور کونسلیں. کارکنوں کی معاشی تنظیم کے بارے میں بیکنین. مارکس اور اینگلز کے ذریعہ پارلیمانی سیاست کا تعارف اور انٹرنیشنل کا □تتام.

سوشلسٹ نظریات کے ذریعہ مزدور تحریک کے ابتدائی آغاز نے ایسے رجحانات کا باعث بنا جن کا ہمارے دور کے انقلابی سندھیزم سے بے جوڑ رشتہ تھا. ان رجحانات نے سب سے پہلے انگلینڈ میں ترقی کی ، جو سرمایہ دارانہ بڑی صنعت کا مادر ملک ہے اورایک وقت کے لئے انگریزی محنت کش طبقے کے اعلی درجے کے طبقوں پر سختی سے اثر انداز ہوا. امتزاجی ایکٹ کے خاتمے کے بعد کارکنونکی کوشش کو بنیادی طور پر ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ٹریڈ یونین تنظیموں کو ایک وسیع تر کردار پیش کریں کیونکہعملی تجربے نے انھیں دکھایا تھا کہ خالصتا مقامی تنظیمیں روزمرہ کی روٹی کے لئے اپنی جدوجہد میں مطلوبہ مدد فراہم نہیں کرسکتی ہیں. پھر بھی یہ کوششیں پہلے کسی بہت ہی گہرے معاشرتی تصورات پر مبنی نہیں تھیں. ان کارکنوں کا ، جب وہ اس وقت کی سیاسی اصلاحات کی تحریک سے متاثر تھے انکا معاشی حالت کی فوری بہتری سے باہر کوئی مقصد نہیں تھا. تیس کی دہائی کے آغاز تک انگریزی مزدور تحریک پر سوشلسٹ نظریات کے اثر و رسوخ کو واضح طور پر ظاہر نہیں کیا گیا تھا اورپھر اس کی ظاہری شکل کو رابرٹ اوون اور اس کے پیروکاروں کے ہنگامہ خیز پروپیگنڈے میں شامل کرنا ہے.

نام نہاد اصلاحات پارلیمنٹ کے بلائے جانے سے چند سال قبل ورکنگ کلاسز کی نیشنل یونین کی بنیاد رکھی گئی تھی اسکا سب سے اہم جز ٹیکسٹائل صنعتوں میں کارکنان ہے. اس امتزاج نے مندرجہ ذیل چار نکات میں اپنے مطالبات کا خلاصہ کیا تھا.

ہر مزدورکو اپنی محنتکی پوری قیمت.

ہر مناسبذر□ع سے آجرونکے□لاف کارکنکا تحفظ ،جس کا مطلبہے کہ موجودہ حالاتسے□ود بخودترقی ہوگی.

پارلیمنٹ میں اصلاحاور مرد اورعورت دونونکے لئے آفاقیرفاہی.

معاشی پریشانیوں میں کارکنوں کی تعلیم. ان مطالبات میں ایک سیاسی اصلاحاتی تحریک کے مضبوط اثر و رسوخ کو تسلیم کرتا ہے جس نے اس وقت پورے ملک کو اپنے جادو کے دائرے میں رکھا تھا: لیکن اسی وقت ایک ایسا تاثرات بھی ملا جو رابرٹ اوون کے نظریات سے لیا گیا ہے.

سن **1832** مینریفارم بل لایا گیا ، جس کے ذریعہ انگریزی محنت کش طبقے کے بڑے حلقوں کے لئے آخری سیاسی وہم مٹ گیا۔ جب یہ بل قانون بن گیا تو یہ دیکھا گیا کہ متوسط طبقے نے بزرگ زمینداروں پر بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے لیکنکارکنوں نے پہچان لیا کہ ان کے ساتھ دوبارہ دھوکہ دیا گیا ہے اوریہ کہ بورژوازی محض اس کو کھینچنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ آگ سے جلدی نتیجہ ایک عام مایوسی اور مستقل طور پر پھیل جانے والا یہ یقین تھا کہ مزدور طبقہ بورژوازی کے ساتھ اتحاد میں کوئی مدد نہیں پاسکتا ہے۔ اگر اس سے پہلے طبقاتی جدوجہد حقیقت پسندی کا حامل ہوتی جو مالک اور غیر ملکیت طبقوں کے متضاد معاشی مفادات سے بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوتی تواس نے اب مزدوروں کے ذہنوں میں ایک یقینی سزا کے طور پر شکل اختیار کرلی تھی اور اس نے ایک طے شدہ راہ اختیار کی تھی۔ ان کی سرگرمیوں کو مزدور طبقے کی سوچ کا یہ رخ ان برسوں کے دوران لیبر پریس میں متعدد الفاظ میں واضح طور پر ظاہر ہوا ہے۔ کارکن یہ سمجھنے لگے تھے کہ پروڈیوسر کی حیثیت سے ان کی اصل طاقت ان کے کردار میں ہے۔ سیاسی اصلاحات کی تحریک میں جتنی زیادہ جانکاری کے ساتھ وہ اپنی شراکت کے قیاس بن گئے انتاہی مضبوطی سے جڑیں معاشرے میں اپنی معاشی اہمیت کے بارے میں ان کی نئی حاصل کردہ تفہیم بن گئیں۔

انہیں اس یقین کے ساتھ رابرٹ اوون کے پروپیگنڈے کے ذریعہ اعلی حد تک تقویت ملی جواس وقت منظم لیبر کی صفوں میں مستحکم اثر و رسوخ حاصل کر رہے تھے۔ اوون نے تسلیم کیا کہ ٹریڈ یونین تنظیموں کی مستقل نشوونما نے سرمایہ دارانہ معاشی نظام کے بنیادی ردوبدل پر ان کی کاوشوں کی ایک مستحکم بنیاد رکھی ہے اوراس سے انہیں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ انہوں نے مزدوروں کو دکھایا کہ سرمائے اور مزدوری کے مابین موجودہ تنازعہ اجرت پر عام لڑائیوں کے ذریعے کبھی بھی حل نہیں ہوسکتا ہے حالانکہدر حقیقت اسنے مزدوروں کی طرف سے ان کی بڑی اہمیت کو نظرانداز نہیں کیا تھا۔ دوسری طرف انہوں نے کارکنوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ قانون ساز اداروں سے کسی بھی چیز کی توقع نہیں کرسکتے ہیں اورانہیں اپنے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے۔ ان خیالات سے انگریزی محنت کش طبقے کے اعلی درجے کے شعبوں میں اچھے کانملے اور عمارت کے کاروبار میں سب سے پہلے خود کو مضبوطی سے ظاہر کیا۔ بلڈرز یونین ، جس میں مقامی مزدور یونینوں کی کافی تعداد کو جمع کیا گیا تھا ، اس وقت مزدور تنظیموں کا ایک انتہائی ترقی یافتہ اور متحرک تھا اورمنیجروں کے جسم میں کانٹا تھا۔ سن **1831** میں اوونے مانچسٹر میں اس یونین کے مندوبین کے اجلاس سے قبل معاشرے کی تعمیر نو کے لئے اپنے منصوبے پیش کیے تھے۔ ان منصوبوں میں ایک طرح کے گلڈ سوشلزم کی تشکیل ہوئی اور **ٹریڈ یونینوں**کے کنٹرول میں پروڈیوسر کی کوآپریٹو کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔ ان تجاویز کو اپنایا گیا اوراس کے فورا بعد ہی بلڈرز یونین شدید تنازعات کی ایک لمبی سنجیدگی میں ملوث تھی اسناخوشگوار نتائج کی وجہ سے تنظیم کے وجود کو شدید خطرات لاحق ہوگئے اور اوون کے ذریعہ نشاندہی کی جانے والی سمت کی تمام کوششوں کو قبل از وقت ختم کردیا۔

اوون نے خود کو اس کی حوصلہ شکنی نہیں ہونے دی بلکہاس کی سرگرمیاں نئے جوش کے ساتھ جاری رکھیں۔ 1833 میں لندن میں ٹریڈ یونینوں اور کوآپریٹو تنظیموں کی ایک کانفرنس بلائی گئی ، جس پر اوون نے کارکنوں کے ذریعہ سماجی تعمیر نو کے اپنے منصوبے کی وضاحت کی۔ مندوبین کی اطلاعات سے کوئی واضح طور پر دیکھ سکتا ہے کہ ان خیالات نے پہلے سے کیا اثر ڈالا ہے اور پھر تخلیقی جذبے نے انگریزی محنت کش طبقے کے جدید حلقوں کو متحرک کیا ہے۔ غریب انسان کے سرپرست نے نہایت ہی صاف گوئی کے ساتھ اس کانفرنس کی اپنی رپورٹ کا ان الفاظ میں خلاصہ کیا۔

لیکن تمام سابقہ امتزاجوں کے قطب نما اشیاء سے کہیں زیادہ مختلف ہے جس کا مقصد مندوبین کی مجلس نے رکھی ہے۔ ان کی رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ معاشرے میں ایک پوری تبدیلی - ایک ایسی تبدیلی جو دنیا کے موجودہ حکم کی مکمل سرکشی کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ معاشرے کے نیچے کی بجائے سرفہرست رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یا اس کے بجائے کہ نیچے یا نیچے بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

اس کانفرنس کا فوری نتیجہ 1834 کے آغاز میں **عظیم برطانیہ** اور**آئرلینڈ** کی عظیم الشان قومی ٹریڈ یونین کا قیام تھا۔ یہ حیرت انگیز دور تھے۔ پورا ملک لاتعداد ہڑتالوں اور لاک آؤٹ سے لرز اٹھا اورٹریڈ یونینوں میں منظم کارکنوں کی تعداد تیزی سے 800،000 ہوگئی۔ جی این سی کی بنیاد رکھنا بکھرے ہوئے اداروں کو ایک عظیم فیڈریشن میں اکٹھا کرنے کی کوشش سے پیدا ہوا جوکارکنوں کے اقدامات کو زیادہ موثر طاقت بخشے گی۔

لیکن اس اتحاد کو اس سمت میں جو بھی کوشش کی گئی تھی اس سے پہلے کیا گیا تھا وہیہ کہ یہ نہ تو خالص تجارتی اتحاد کے لئے کھڑا ہوا ، نہ کہ سیاسی اصلاح پسندوں کے ساتھ کارکنوں کی ملی بھگت کے لئے۔ **G.N.C.** ایکلڑی ہوئی تنظیم کی حیثیت سے اس کی حالت بہتر ہونے کے لئے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کا تصور کیا گیا تھا ، لیکن اس نے خود ہی سرمایہ دارانہ معیشت کو ختم کرنے اور اس کی جگہ تمام پروڈیوسروں کی کوآپریٹو لیبر سے بدلنے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ جو اب سبھی افراد کے منافع میں نہیں ہونا چاہئے لیکنسب کی ضروریات کا اطمینان ہے۔ **G.N.C.** تب، وہ فریم ورک ہونا تھا جس کے اندر یہ امنگیں اظہار خیال کریں گی اور حقیقت میں بدل جائیں گی۔

منتظمین چاہتے تھے کہ وہ ان فیڈریشنوں میں تمام صنعتی اور زرعی حصول میں کام کریں اور اپنی پیداوار کی خصوصی شاخوں کے مطابق انہیں گروپ کریں۔ ہر صنعت ایک خصوصی ڈویژن تشکیل دے گی جو اپنی پیداواری سرگرمی اور ان سے متعلقہ انتظامی افعال کی خصوصی حالتوں سے خود تشویش لائے گی۔ جہاں بھی یہ ممکن تھا مختلف شاخوں میں کارکنان نے کوآپریٹو پلانٹس کے قیام کے لئے آگے بڑھنا تھا جواپنی پیداوار صارفین کو حقیقی قیمت پر بیچنا چاہ، جس میں انتظامیہ کے اخراجات بھی شامل تھے۔ عالمگیر تنظیم الگ الگ صنعتوں کو باضابطہ طور پر منسلک کرنے اور اپنے باہمی مفادات کو منظم کرنے کے لئے کام کرے گی۔ کوآپریٹو پلانٹوں کی مصنوعات کا تبادلہ نام نہاد مزدور بازاروں اور خصوصی تبادلے کے پیسوں یا مزدور ٹکٹوں کے استعمال سے کیا جانا تھا۔ ان اداروں کے مستقل پھیلاؤ سے وہ امید کرتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ مقابلہ کو میدان سے نکالیں اور اس طرح معاشرے کی مکمل تنظیم نو حاصل کریں۔

اسی زمانے میں یہ کوآپریٹو زرعی اور صنعتی اقدامات سرمایہ دارانہ دنیا میں مزدوروں کی یومیہ جدوجہد کو آسان بنانے کے لئے انجام دینے والے تھے۔ یہ خاص طور پر ان سات نکات میں سے تین میں دکھایا گیا ہے جن میں **G.N.C.** اسنے اپنے مطالبات مرتب کیے تھے:

"چونکہ زمین زندگی کی سب سے پہلی ضروریات کا ذریعہ ہے ، اور جیسا کہ اسکے قبضے کے بغیر پیداواریطبقات کبھی بھی سرمایہ داروں کے بڑے یا کم ڈگری کے تحت رہیں گے ، اور اس کے بعد تجارت اور تجارت کے اتار چڑھاو پر ، اس کمیٹی نے مشورہ دیا ہے کہ یونینوں کی جانب سے اس کے کچھ حصوں کو لیز پر محفوظ رکھنے کے لئے ایک بہت بڑی کوشش کی جانی چاہئے کیونکہ ان کے فنڈز کی اجازت ہوگی تاکہہر صورت میں مردوں کو زیادہ سے زیادہ حصہ پالنے میں ملازمت حاصل کی جاسکے اگرنہیں تو عملیزرعی مہتمموں کی ہدایت پر ان کی رزق کا جوانتظامات کسی تجارت میں مزدوری کی قیمت کو کم کرنے کا اثر نہیں پائیں گے بلکہاس کے برعکس اس وقت مینوفیکچرز میں ضرورت سے زیادہ فراہمی بند کرکے اس میں اضافہ کریں گے۔

اس کے باوجود یہکمیٹیاں ہڑتالوں اور ٹرن آؤٹ کے تمام معاملات میں جہانیہ عملی طور پر قابل عمل ہیں کیسفارش کریں گی کہاں افراد کو اجناس کی تیاری یا پیداوار میں ملازمت کی جائے جیسا کہ ان کے بھائی یونینسٹوں کی مانگ ہوگی۔ اور اس کے نفاذ کیلئے ہرلاج کو ایک ورک روم یا دکان فراہم کی جانی چاہئے جس میں اس سامان کو ایسی لاج کی وجہ سے تیار کیا جاسکتا ہے جوضروری سامان کی فراہمی کے لئے مناسب انتظامات کرے گا۔

یہ ان تمام معاملات میں جہاں قابل عمل ہے ہرضلع یا شاخ کو عام گھریلو استعمال میں دفعات اور مضامین کا ایک یا ایک سے زیادہ ڈپو قائم کرنا چاہئے: جس کے ذریعے کام کرنے والے کو تھوک قیمتوں سے تھوڑی بہت اوپر قیمت پر اشیا کی فراہمی ہوسکتی ہے۔

G.N.C. لہذا اسکے بانیوں نے **تجارتی یونینوں** اور **کوآپریٹوز** کے اتحاد کے طور پر تصور کیا تھا۔ کوآپریٹو کاموں میں اس کی عملی شرکت سے کارکن کو صنعت کی انتظامیہ کے لئے ضروری تفہیم حاصل کرنا تھا اور اس طرح معاشرتی پیداوار کے وسیع حلقوں کو اپنے قابو میں لانے کے لئے فٹ ہوجائے گا یہانتک کہ پوری معاشی زندگی کو انجام دیا جائے۔ پروڈیوسر خود اور تمام استحصال کا خاتمہ کرتے ہیں۔ ان خیالات سے کارکنان کی مجلسوں اور خاص طور پر لیبر پریس میں حیرت انگیز طور پر واضح اظہار پایا گیا۔ اگر مثالکے طور پر کسی نے پاینیر پڑھا جو**G.N.C** کا اعضاء ہے۔ جیمز ماریسن کے زیر انتظام اکثرایسے دلائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو پوری طرح جدید لگتا ہے۔ اس کا انکشاف خاص طور پر سیاسی اصلاح پسندوں کے ساتھ ہونے والی بات چیت میں ہوا ہے جنھوننے اپنے بینر پر ہاؤس آف کامنز کی جمہوری تعمیر نو کو لکھا تھا۔ انہیں جواب میں بتایا گیا کہ مزدوروں کو اس قسم کی کوششوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ، کیوں کہ سوشلسٹ معنوں میں معاشرے کی معاشی تبدیلی سے ہاؤس آف کامنس کو ضرورت سے زیادہ مالا مال ہوگا۔ اس کی جگہ لیبر بورڈز اور صنعتی فیڈریشنوں کے ذریعہ لیا جائے گا ، جو محض لوگوں کے مفاد میں پیداوار اور کھپت کے مسائل سے خود کو تشویش میں مبتلا کردیں گے۔ ان تنظیموں کا مقصد موجودہ کاروباری افراد کے فرائض سنبھالنا تھا۔ تمام معاشرتی دولت کی مشترکہ ملکیت کے ساتھ اب سیاسی اداروں کی ضرورت نہیں رہے گی۔ قوم کی دولت کا پیداواری سامان کی مقدار کے ذریعہ نہیں ہوگا بلکہاس ذاتی فائدے سے جو ہر فرد ان سے حاصل کرتا ہے۔ ہاؤس آف کامنز مستقبل میں محض ایک ہاؤس آف ٹریڈس ہوگا۔

G.N.C. کارکنوں کے غیر معمولی ردعمل کے ساتھ ملاقات کی۔ کچھ ہی مہینوں میں اس نے نصف ملین سے زیادہ ممبروں کو گلے لگا لیا ، اور اگرچہ اس کے اصل مقاصد کو تو صرف محنت کشوں میں انتہائی فکری طور پر سرگرم عناصر نے واضح طور پر سمجھا تھا ، پھر بھی بڑے بڑے لوگوں نے پہچان لیا کماز کم کہاس طرح کے طول و عرض کی ایک تنظیم مقامی گروپوں کی نسبت ان کے مطالبات پر بہت زیادہ وزن دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دس گھنٹے تک جاری رہنے والی اس احتجاج نے انگریزی مزدور طبقے کے تمام حصوں ، اور **G.N.C.** پرزور پکڑ لیا تھا۔ اس مطالبے کو نافذ کرنے کے لئے اپنی تمام تر توانائی کے ساتھ خود کو مرتب کریں۔ خود **اوون** اوراس کے قریبی دوستوں **ڈوہرٹی** ، **فیلڈن** اور **گرانٹ** نے اس تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ تاہم **G.N.C** مینعسکریت پسند قانون سازی میں بہت کم امید رکھی ، لیکن انہوں نے کارکنوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ دس گھنٹے کا دن صرف مزدوروں کے پورے معاشرے کی متحدہ معاشی کارروائی سے ہی جیتا جاسکتا ہے۔ **"فیکٹریونمیں بڑوں کواپنے درمیانیونینوں کے ذریعہاپنے لئے ایکشارٹ ٹا م بلبنانا چاہئے۔"** یہ ان کا نعرہ تھا۔

عام ہڑتال کا خیال منظم انگلش کارکنوں کی غیر متفقہ ہمدردی سے ملا

1832 آغازمیں نئیتحریک کے ایک سب سے زیادہ سرگرم چیمپئن **ولیمبینب** نےگرینڈ نیشنل ہالیڈے اور **پروڈکٹیو کلاسز** کیکانگریس کے عنوان سے ایک پرچہ شائع کیا تھا جسمیں زبردست گردش ہوئی تھی اورجس میں عام ہڑتال کا خیال آیا تھا اور محنت کش طبقے کے لئے اس کی اہمیت کا پہلی بار مکمل کمپاس میں علاج کیا گیا۔ بینبو نے مزدوروں سے کہا کہ اگر ان کی مزدوری کی طاقت کا نفاذ ان کی غلامی کا سبب تھا تو پھر ان کا منظم انکار ان کی آزادی کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ جنگ کے اس طرح کے آلہ جسمانی طاقت کے کسی بھی استعمال کے ساتھ تقسیم کردیئے گئے اور اس سے زیادہ بہتر اثرات حاصل ہوسکتے ہیں جو بہترین فوج ہے۔ منظم ناانصافی کے نظام کے خاتمے کیلئے جس چیز کی ضرورت تھی وہ یہ تھا کہ کارکنان کو اس طاقتور ہتھیار کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور اسے ذہانت کے ساتھ استعمال کرنا سیکھنا چاہئے۔ بینوبو نے بہت ساری تجاویز پیش کیں جیسےمقامی کمیٹیاں تشکیل دے کر پورے ملک میں عام ہڑتال کی تیاری تاکہپھٹ پڑا عنصری قوت سے ہوسکے اوراس وقت ان کے نظریات کو کارکنوں کی جانب سے دلی جواب کے ساتھ مل گیا۔

G.N.C کی تیز رفتار ترقی اور اوربھی اسسے پیدا ہونے والی روح نے آجروں کو نئے امتزاج سے خفیہ خوف اور اندھے منافرت سے بھر دیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس سے پہلے ہی اس علاقے کو آگے پھیلانے اور اپنے مقامی گروہوں کو مضبوط بنانے اور مستحکم کرنے کا وقت ملنے سے پہلے ہی تحریک کو بہت ہی روکنا چاہئے۔ پورے بورژوا پریس نے جی این سی کے **"مجرمانہمقاصد"** کی مذمتکی اورمتفقہ طور پر اعلان کیا کہ وہ ملک کو تباہی کی طرف لے جارہا ہے۔ ہر صنعت میں فیکٹری مالکان **پارلیمنٹ کا محاصرہ کرتے ہو ئےدر واستوں کے ساتھ"**غیر قانونی جمع" اورخاص طور پر صنعتی تنازعات میں مختلف قسم کے کارکنوں

کی ملی بھگت کے خلاف اقدامات پر زور دیتے ہیں۔ بہت سے آجروں نے اپنے کارکنوں کے نام نہاد **"دستاویز"** پیشکیا اور انہیں اپنی یونین سے دستبردار ہونے یا لاک آوٹ کے ذریعہ سڑک پر پھینک دینے کا متبادل پیش کیا۔

پارلیمنٹ نے یہسچ ہے پرانےاتحاد کے ایکٹ پر دوبارہ عمل درآمد نہیں کیا لیکنحکومت نے ججوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ موجودہ قوانین کے دائرہ کار میں کارکنوں کی **"زیادتیوں"** کے ساتھ سختی سے نمٹ سکے۔ اور انہوں نے فراخدلی سے ایسا کیا اکثراس حقیقت کو استعمال کرنے کے قابل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ متعدد یونینوں نے حلف اور دیگر رسمی شکلوں کے فارمولے کومبینیشن ایکٹ کے منسوخ ہونے سے قبل اپنی زیر زمین سرگرمی کے دنوں سے برقرار رکھا تھا اوریہ کہ قانون کے خط کے خلاف تھا۔ انتہائی معمولی نوعیت کے جرائم کے لئے سیکڑوں کارکنوں کو خوفناک سزا دی گئی۔ اس وقت کے دہشت گردانہ جملوں میں سے جس نے ڈورچسٹر پر میدان میں ہاتھونپر عائد کیا تھا اس سے کڑکتے ہوئے غصہپیدا ہوا۔ **GNNC** کےاقدام کے ذریعے ٹورپڈسل میں فیلڈورکرز **ڈورچسٹر** قریبواقع ایک چھوٹا سے گاؤں نے ایک یونین تشکیل دی تھی اور اس نے اجرت میں سات شیلنگ سے آٹھ شیلنگ میں ایک ہفتے میں اضافے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے فورا بعد ہی چھ فیلڈ ہینڈوں کو گرفتار کرلیا گیا اور آسٹریلیا میں تعزیراتی کالونیوں کو سات سال تک ٹرانسپورٹ کے خوفناک جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ ان کا واحد جرم کسی یونین سے تعلق رکھنے پر مشتمل تھا۔

اس طرح ابتداء سے ہی **G.N.C**. اہمتنخواہ وار جنگوں کی ایک طویل سیریز میں شامل تھا اور مستقل اور تلخ مقدمات کے علاوہ ان کو بھی نشانہ بنایا گیا ، تاکہ عوام کو تعلیم دینے کے اس کے بڑے کام کو شاید ہی وقت مل سکے۔ شاید کسیبھی صورت میں اسکے لئے ابھی وقت مناسب نہیں تھا۔ اس کے بہت سارے اراکین بیداری چارٹزم کی طرف متوجہ ہوئے جسنے اس کے بہت سارے فوری مطالبات کو قبول کرلیا اوردیگر امور کے ساتھ ہی عام ہڑتال کے لئے پروپیگنڈا جاری رکھا جسکا اختتام اس عظیم تحریک نے 1842 میں کیا جسنے **لنکاشا**ر، **یارکشا**رکی تمام صنعتوں کو باندھ دیا **اسٹافورڈ شا**ر ،**برتنوں** ، **ویلز** اور **اسکاٹ لینڈ** کےکوئلے کے اضلاع۔ لیکن اس تحریک کی اصل اہمیت ختم ہوگئی تھی اوراوون نے ٹھیک کہا تھا جب انہوں نے چارٹزم پر سیاسی اصلاحات کا زیادہ وزن ڈالنے اور عظیم معاشی مسائل کے بارے میں بہت کم سمجھ بوجھ ظاہر کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔ برصغیر پر 1848–49 کے ناخوشانقلابوں نے **چارٹسٹ تحریک** کےزوال کا بھی سبب بنا ، اور انگریزی مزدور تحریک میں برسوں تک خالص تجارتی اتحاد ایک بار پھر اس شعبے پر حاوی ہوگیا۔

فرانس میں بھی مزدور تحریک کے ساتھ سوشلزم کا اتحاد تیزی سے مزدوروں کی طرف سے سرمایہ دارانہ معاشی نظام کو ختم کرنے اور ایک نئی معاشرتی ترقی کی راہ ہموار کرنے کی کوششوں کا باعث بنا۔ مزدور طبقے اور بورژوازی کے مابین دشمنی جس نے ابھی تک مہارت حاصل کرلی تھی انقلابانقلاب کے طوفانوں کے دوران اپنے آپ کو واضح طور پر ظاہر کرچکا ہے۔ انقلاب سے پہلے مزدور نام نہاد کمپاگنیجز میں متحد ہوچکے تھے جسکی اصلیت پندرہویں صدی تک معلوم کی جاسکتی ہے۔ یہ ٹریول مین کاریگروں کی انجمنیں تھیں جن کی درمیانی عمر سے ان کی مخصوص تقاریب ہوتی تھی جنکے ممبر باہمی تعاون کا وعدہ کرتے تھے اورجو اپنے بلانے کے خدشات سے خود کو مصروف رکھتے تھے بلکہاپنے فوری معاشی مفادات کے تحفظ کے لئے اکثر ہڑتالوں اور بائیکاٹ کا بھی سہارا لیتے ہیں۔ . مجرموں کے خاتمے اور جدید صنعت کی ترقی کے ساتھ یہ جسم آہستہ آہستہ اپنی اہمیت کھو گئے اور پرولتاری تنظیم کی نئی شکلوں کو راستہ فراہم کیا۔

21 اگست 1790 کےقانون سے تمامشہریوں کو موجودہ قوانین کے دائرہ کار میں آزادانہ امتزاج کا حق تسلیم کیا گیا اورمزدوروں کے خلاف اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے ٹریڈ یونینوں میں خود کو منظم کرکے مزدوروں نے اس حق سے فائدہ اٹھایا۔ خاص طور پر عمارت سازی کی صنعت میں بہتساری مقامی ہڑتالوں کی تحریکوں نے جنم لیا اور اس سے مالکان کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہکارکنوں کی تنظیمیں مسلسل مضبوط ہوتی گئیں صرفپیرس میں ہی 80،000 ممبروں کی گنتی ہوئی۔

حکومت کو ایک یادگار میں آجروں نے مزدوروں کے ان امتزاج کی مذمت کی اور اس **"نئے ظلم"** کے خلاف ریاست کے تحفظ کا مطالبہ کیا جس نے آجر اور ملازم کے مابین آزادانہ معاہدے کے حق میں مداخلت کرنے کا عزم کیا تھا۔ حکومت نے اس مطالبے کا احسان مندانہ طور پر جواب دیا اور مزدوری کی موجودہ حالتوں میں ردوبدل کو متاثر کرنے کے مقصد سے تمام امتزاجوں سے منع کیا اسوجہ سے یہ تفویض کیا کہ وہ ریاست کے اندر ریاست کے وجود کی اجازت نہیں دے سکتی ہے۔ یہ ممانعت 1864 تک نافذ العمل رہی۔ لیکن یہاں بھی یہ

ابتدائی طور پر ظاہر ہوا کہ حالات قانون سے زیادہ مضبوط ہیں۔ جس طرح انگریزوں کی طرح تھا اسیطرح فرانسیسی کارکنوں نے بھی خفیہ انجمن کا سہارا لیا چونکہقانون نے انہیں ان کے مطالبات پر کھلے دل سے درخواست کرنے کے حق سے انکار کردیا۔

نام نہاد باہمی بےضرر باہمی مفاداتی معاشرے اکثراس سلسلے میں ایک کور کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہیں اورقانونی حیثیت کے پردے کو مزاحمت کے لئے خفیہ تنظیموں کے طور پر پھیلاتے ہیں ۔معاشرےکی مزاحمت ان کا یہ سچ ہے کہ اکثر سخت مقدمات برداشت کرنا پڑتا ہے اوربہت سی قربانیاں دینا پڑتی ہیں لیکنکوئی قانون ان کی مزاحمت کو کچلنے کے قابل نہیں تھا۔ لوئس فلپ کے قانون کے تحت کارکنوں کے امتزاج کے خلاف قوانین کو مزید تقویت ملی لیکناس سے بھی معاشرے کی مزاحمت کی مستقل نشوونما کو نہ روکا جا سکا ، نہ ہی ان کے زیرزمین ہونے کے نتیجے میں زبردست ہڑتال کی تحریکوں کے ایک طویل سلسلے کی ترقی کو روکا جا سکا۔ سرگرمیاں ان میں سے 1831 میں لیونس میں ویوروں کی لڑائی یورپی اہمیت کے حامل ہوگئی۔ تلخ ضرورت نے ان کارکنوں کو آجروں کی شدت پسندی کے خلاف سخت مزاحمت کی حوصلہ افزائی کی تھی اورملیشیا کی مداخلت کی وجہ سے یہ ایک سرکشی بغاوت کی شکل اختیار کر گئی تھی جسمیں کارکنوں نے اپنے بینر کو اس اہم الفاظ کے ساتھ تحریر کیا تھا **زندہکام کرینیا لڑتے ہو ےمریں**

1830

کیدہائی کے اوائل میں ہی ان کارکنوں کی بہت سی انجمنیں سوشلسٹ نظریات سے واقف ہوچکی تھیں اور1848 کے فروری کے انقلاب کے بعد اس واقف کار نے فرانسیسی ورکنگ مین ایسوسی ایشن کی نقل و حرکت کی بنیاد استوار کرلی جوایک ٹریڈ یونین کے ساتھ ایک کوآپریٹو تحریک تھی۔ رجحان جسنے تعمیری کوششوں سے معاشرے کی بحالی کے لئے کام کیا۔ تحریک کی اپنی تاریخ میں ایس انگلینڈر ان انجمنوں کی تعداد کو تقریبا دو ہزار بتاتے ہیں۔ لیکن لوئس بوناپارٹ کے بغاوت نے بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح اس پُر امید آغاز کو اچانک ختم کردیا۔

صرف بین الاقوامی ورکنگ ایسوسی ایشن کے قیام کے ساتھ ہی عسکریت پسندوں اور تعمیری سوشلزم کے نظریات کا احیاء ہوا تھا ، لیکن اس کے بعد وہ بین الاقوامی سطح پر پھیل گئے۔ بین الاقوامی جو یورپی کارکنوں کے جسم کی فکری نشوونما پر اتنے طاقتور اثر و رسوخ کا استعمال کرتا ہے اورجو آج بھی لاطینی ممالک میں مقناطیسی کشش کھو نہیں پایا ہے کوانگریزی اور فرانسیسی کارکنوں کی ملی بھگت سے 1864 میں وجود میں لایا گیا تھا۔ بین الاقوامی اتحاد میں تمام ممالک کے مزدوروں کو متحد کرنے کی یہ پہلی عظیم کوشش تھی جو مزدور طبقے کی معاشرتی اور معاشی آزادی کے لئے راہیں کھولنی چاہئے۔ یہ ابتدا ہی سے بورجواز بنیاد پرستی کی تنظیم کی تمام سیاسی شکلوں سے ممتاز تھا اور کہا گیا کہ خام مال کے مالکان اور پیداوار کے اوزار مزدوروں کی معاشی غلامی غلامی کا ذریعہ ہے جس نے خود معاشرتی بدحالی کا انکشاف کیا۔ **فکریانحطاط** اورسیاسی جبر۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے قوانین میں مزدور طبقے کی معاشی آزادی کو ایک عظیم مقصد قرار دیا جس کے لئے ہر سیاسی تحریک کو ماتحت ہونا چاہئے۔

چونکہ سب سے اہم مقصد اس مقصد کے لئے یوروپ میں معاشرتی تحریک کے مختلف دھڑوں کو متحد کرنا تھا لہذاوسیع مزدوروں کے اتحاد کا تنظیمی ڈھانچہ وفاق کے اصولوں پر مبنی تھا جواس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ ہر خاص اسکول کو اس کے لئے کام کرنے کا امکان موجود ہے۔ مشترکہ ہدف ان کے اپنے عقائد کے مطابق اور ہر ملک کی مخصوص شرائط کی بنیاد پر۔ بین الاقوامی کسی بھی متعین معاشرتی نظام کے لئے کھڑا نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک ایسی تحریک کا اظہار تھا جس کے نظریاتی اصول آہستہ آہستہ روز مرہ کی زندگی کی عملی جدوجہد میں پختہ ہو گئے اور اس کی بھرپور نشوونما کے ہر مرحلے پر واضح شکل اختیار کی۔ پہلی ضرورت یہ تھی کہ مختلف ممالک کے کارکنوں کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے تاکہانہیں یہ سمجھایا جاسکے کہ ان کی معاشی اور معاشرتی غلامی ہر جگہ انہی وجوہات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے اوراس کے

نتیجے میں ان کی یکجہتی کا ظاہری شکل مصنوعی حدود سے باہر تک جانا چاہئے۔ ریاستیں چونکہ یہ قوم کے مبینہ مفادات سے منسلک نہیں ہے بلکہان کے طبقے کی بہتری کے ساتھ ہے۔

صنعتی جنگ کے اوقات میں غیر ملکی ہڑتال توڑنے والوں کی درآمد کو ختم کرنے اور بین الاقوامی وصولیوں کے ذریعہ ہر ملک میں عسکریت پسند کارکنوں کو مادی اور اخلاقی مدد فراہم کرنے کے لئے اس کے طبقات کی عملی کوششوں نے مزدوروں میں بین الاقوامی شعور کی نشوونما میں زیادہ اہم کردار ادا کیا اس سے کہیں زیادہ خوبصورت نظریہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے کارکنوں کو معاشرتی فلسفے میں عملی تعلیم دی۔ یہ ایک حقیقت تھی کہ ہر ہڑتال کے بعد بین الاقوامی کی رکنیت شدت سے بڑھ گئی اوراس کے قومی ہم آہنگی اور یکجہتی کا اعتراف مستحکم ہوا۔

اس طرح انٹرنیشنل سوشلسٹ مزدور تحریک کی ایک عظیم اسکول کی مالکن بن گیا اور سرمایہ دارانہ دنیا کا مقابلہ بین الاقوامی مزدوروں کی دنیا سے کیا گیا جوپرولتاری یکجہتی کے بندھنوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے جوڑ رہا ہے۔ انٹرنیشنل کے پہلے دو کانگرس **جنیوا**میں 1866 میں ، اور 1867 میں **لوزان** میں ، تقابلی اعتدال پسندی کی ایک روح کے ذریعہ نمایاں رہے۔ یہ ایک ایسی تحریک کی پہلی عارضی کوششیں تھیں جو آہستہ آہستہ اس کے کام کے بارے میں واضح ہوتی جارہی تھیں اورقطعی اظہار کی تلاش میں تھیں۔ لیکن **فرانس** ، **بیلجیئم** ، **سوئٹزرلینڈ** اور دیگر ممالک میں ہڑتال کی بڑی تحریکوں نے بین الاقوامی کو ایک طاقتور آگے بڑھاوا دیا اور کارکنوں کے ذہنوں میں انقلاب برپا کردیا ، اس جمہوری نظریات کے اس دور میں طاقتور بحالی جسکو شدید دھچکا لگا تھا۔ 1848– کے انقلاباتکے خاتمے کے بعد ، تھوڑا سا حصہ نہیں دیا۔

برسلز میں ہونے والی کانگریس اپنےدو پیش روؤں سے بالکل مختلف روح کے ذریعہ متحرک تھی۔ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ ہر جگہ کارکن نئی زندگی کے لئے بیدار ہو رہے ہیں اور ان کی کوششوں کے موضوع کے مستقل طور پر یقینی بن رہے ہیں۔ کانگریس نے بڑی اکثریت سے زمیناور دیگر ذرائع پیداوار کو جمع کرنے کا اعلان کیا اورمختلف ممالک کے طبقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سوال پر مکمل طور پر آگے بڑھیں ، تاکہ اگلی کانگریس میں واضح فیصلہ ہو سکے۔اسکے ساتھ ہی بین الاقوامی نے ایک واضح طور پر سوشلسٹ کردار ادا کیا جولاطینی ممالک میں مزدوروں کے آزادانہ رجحانات کی طرف سے انتہائی خوشی سے پورا ہوا تھا۔ دھمکی آمیز جنگ کے خطرے سے نمٹنے کے لئے مزدوروں کو عام ہڑتال کے لئے تیار کرنے کی قرارداد کیونکہوہ واحد طبقہ تھا جو پُرجوش مداخلت سے منظم اجتماعی قتل کو روک سکتا تھا اسجذبے کی بھی گواہی دیتی ہے جس کے ذریعہ اس وقت بین الاقوامی سطح پر آگیا تھا۔

1869 میں باسل میں ہونے والے کانگریس میں عظیم کارکنوں کے اتحاد کی نظریاتی ترقی اپنے عروج کو پہنچی۔ کانگریس نے خود کو صرف ان سوالات سے تشویش میں مبتلا کیا جن کا مزدور طبقے کی معاشی اور معاشرتی پریشانیوں سے فوری تشویش تھی۔ اس نے ان قراردادوں کی توثیق کی جو برسلز کانگریس نے پیداوار کے ذرائع کے اجتماعی ملکیت کے بارے میں اختیار کی تھیں جسسے مزدوری کی تنظیم کے سوال کو کھلا رہ گیا تھا۔ لیکن باسل کانگریس میں ہونے والی دلچسپ مباحثے بہت واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ بین الاقوامی کے اعلی درجے کے حصے پہلے ہی اس سوال پر توجہ دے رہے تھے اوراس کے علاوہ ، اس کے بارے میں بھی واضح نتیجے پر پہنچے تھے۔ یہ انکشاف خاص طور پر مزدور طبقے کی ٹریڈ یونین تنظیموں کی اہمیت سے متعلق تقریروں میں ہوا۔ اس سوال کے بارے میں جس رپورٹ میں یوگن ہنس نے بیلجیئم فیڈریشن کے نام سے کانگریس کے سامنے پیش کیا وہ پہلی بار ایک بالکل نیا نقطہ نظر پیش کیا گیا ، جس میں اوون کے کچھ نظریات اور انگریزی کی مزدور تحریک کی بے ساختہ مماثلت تھی۔

30 کی دہائی کاصحیح اندازہ لگانے کیلئے اسوقت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت کے **ریاستی - سوشلزم** کےمختلف اسکولوں کو ٹریڈ یونینوں سے منسوب کیا گیا ہے یا تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور نہ ہی صرف ایک محکوم۔ فرانسیسی بلقم پرستوں نے ٹریڈ یونینوں میں محض ایک اصلاحی تحریک دیکھی جسسے ان کی خواہش تھی کہ کچھ نہ کریں کیونکہان کا فوری مقصد سوشلسٹ آمریت تھا۔ **فرڈینینڈ لاسل** نےاپنی تمام سرگرمیوں کو کارکنوں کو کسی سیاسی پارٹی میں شامل کرنے کی طرف ہدایت کی اور وہ تمام ٹریڈ یونین کی کوششوں کا صریح مخالف تھا جسمیں انہوں نے مزدور طبقے کے سیاسی ارتقا میں صرف رکاوٹ دیکھا۔ مارکس اور خاص طور پر جرمنی کے اس دور کے ان کے دوستوں نے ، پہچان لیا یہسچ ہے ، سرمایہ دارانہ معاشرتی نظام کے

اندر کچھ بہتری کے حصول کے لئے ٹریڈ یونینوں کی ضرورت لیکناہیں یقین ہے کہ ان کا کردار اس سے ختم ہوجائے گا اورکہ وہ سرمایہ داری کے ساتھ ساتھ غائب ہوجائیں گے کیونکہ سوشیلزم کی طرف منتقلی صرف **پرولتاری** آمریت کے ذریعہ ہی ہوسکتی ہے۔

باسل میں یہ خیال پہلی بار مکمل تنقیدی امتحان سے گذرا۔ بیلجیئم کی رپورٹ ہنس نے کانگریس کے سامنے رکھی انخیالات کا اظہار جن میں اسپین سوئسجورا اورفرانسیسی طبقے کے ایک خاص حصے کے نمائندوں نے اظہار کیا واضحکیا گیا ہے کہ مزدوروں کی ٹریڈ یونین تنظیمیں نہیں صرف موجودہ معاشرے میں ہی ان کا وجود حاصل کرنے کا حق تھا ، لیکن انہیں آنے والے سوشلسٹ آرڈر کے معاشرتی خلیوں میں شمار کیا جانا چاہئے اور اسی وجہ سے یہ کام بین الاقوامی کا تھا کہ وہ انہیں اس خدمت کیلئے تعلیم دیں۔ اس کے مطابق، کانگریس نے مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی:

کانگریس نے اعلان کیا ہے کہ تمام کارکنوں کو اپنے مختلف تجارتوں میں مزاحمت کے لئے انجمنیں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسے ہی ٹریڈ یونین تشکیل دی جائے گی اسی تجارت پر یونینوں کو بھی مطلع کیا جائے تاکہ صنعتوں میں قومی اتحاد کا قیام شروع کیا جاسکے۔ ان اتحادوں پر ان کی صنعت سے متعلق تمام مواد اکٹھا کرنے مشترکہطور پر سرانجام دیئے جانے والے اقدامات کے بارے میں مشورے دینے اوریہ دیکھ کر کہ یہ انجام دیا جاتا ہے کہ موجودہ تنخواہ کے نظام کو فیڈریشن کے ذریعہ تبدیل کیا جائے ذمہداری عائد کی جائے گی۔ مفت پروڈیوسروں کی کانگریس جنرل کونسل کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ تمام ممالک کی ٹریڈ یونینوں کے اتحاد کی فراہمی کرے۔

کمیٹی کے ذریعہ تجویز کردہ قرار داد کے لئے اپنی دلیل میں ہنس نے وضاحت کی کہ ایک طرف کمیٹیوں کی سیاسی انتظامیہ اوردوسری طرف ہر صنعت کے لئے مقامی کارکنوں کی انجمنوں اور تنظیموں کی تنظیم کی اس دوہرا شکل سے اوردوسری طرف عامنمائندگی لیبر علاقائی قومیاور بین الاقوامی کے لئے فراہم کی جائے گی۔ تجارتی اور صنعتی تنظیموں کی کونسلیں موجودہ حکومت کی جگہ لیں گی اور مزدوروں کی نمائندگی ماضی کی حکومتوں کے ساتھ ایک بار اور ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی۔

یہ نیا اور نتیجہ خیز نظریہ اس تسلیم سے نکلا ہے کہ ہر نئی معاشی شکل کے ساتھ معاشرتی حیاتیات کی ایک نئی سیاسی شکل بھی ہونی چاہئے اور اس میں صرف سیاسی اظہار حاصل ہوسکتا ہے۔ لہذا سوشلزمکو بھی اظہار کی ایک خاص سیاسی شکل رکھنی تھی جسکے اندر یہ ایک زندہ چیز بن سکتی ہے اوران کا خیال تھا کہ انہوں نے یہ شکل مزدور کونسلوں کے نظام میں پائی ہے۔ لاطینی ممالک کے مزدور جنمیں بین الاقوامی کو اس کی اصل حمایت ملی معاشیلڑائی کرنے والی تنظیموں اور سوشلسٹ پروپیگنڈا گروپوں کی بنیاد پر اپنی تحریک تیار کی اورباسل قراردادوں کی روح پر کام کیا۔

چونکہ انہوں نے ریاست میں پولیٹیکل ایجنٹ اور اپنے پاس موجود طبقات کے محافظ کو پہچان لیا انہوننے سیاسی طاقت کی فتح کے لئے بالکل بھی جدوجہد نہیں کی بلکہریاست کے خاتمے اور ہر طرح کی سیاسی طاقت کے لئے جسمیں وہ یقینی جبلت کے ساتھ ہیں۔ تمام ظلم اور تمام استحصال کیلئے ضروری ابتدائی حالات دیکھے۔ لہذا ، انہوں نے بورژوا طبقات کی تقلید کرنے کا انتخاب نہیں کیا اور ایک سیاسی جماعت قائم کی ، جس سے پیشہ ور سیاستدانوں کے ایک نئے طبقے کے لئے راہ تیار کی گئی جسکا مقصد سیاسی اقتدار کی فتح تھا۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ جائیداد کی اجارہ داری کے ساتھ ساتھ اگرمعاشرتی زندگی کو مکمل طور پر تبدیل کرنا ہو تو اقتدار کی اجارہ داری کو بھی ختم کرنا ہوگا۔ ان کی پہچان سے آگے بڑھتے ہوئے کہ انسان پر انسان کا اقتدار ختم ہوچکا ہے اسلئے انہوں نے معاملات کی انتظامیہ سے اپنے آپ کو واقف کرنے کی کوشش کی۔ تو پارٹیوں کی ریاستی سیاست کے لئے انہوں نے کارکنوں کی معاشی پالیسی کی مخالفت کی۔ انہوں نے سمجھا کہ سوشلسٹ طرز پر

معاشرے کی تنظیم نو کو صنعت کی مختلف شاخوں اور زرعی پیداوار کے محکموں میں کرنا چاہئے۔ اس افہام و تفہیم کی وجہ سے مزدور کونسلوں کے نظام کا خیال پیدا ہوا تھا۔

یہ وہی خیال تھا جس نے انقلاب کے آغاز پر روسی مزدوروں اور کسانوں کے بڑے حصوں کو متاثر کیا ، یہاں تک کہ اگر اس نظریے کو روس میں اتنے واضح اور منظم انداز میں پہلے بین الاقوامی کے حص مینکبھی نہیں سوچا تھا۔ جارحیت کے تحت روسی کارکنوں کو اس کے لئے مطلوبہ فکری تیاری کا فقدان تھا۔ لیکن بالشویزم نے اس نتیجہ خیز خیال کو اچانک ختم کردیا۔ کیونکہ آمریت کی استبدادی نظام کونسل کے تعمیری نظریے کے متضاد تضاد کی حیثیت رکھتی ہے یعنیخود صنعت کاروں کے ذریعہ معاشرے کی ایک سوشلسٹ تعمیر نو سے۔ دونوں کو طاقت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش صرف اس بے روح **افسر شاہی** کاباعث بنی جو روسی انقلاب کیلئے اتنی تباہ کن رہی ہے۔ کونسل سسٹم میں کوئی آمریت نہیں ہے کیونکہ یہ بالکل مختلف مفروضوں سے آگے بڑھتی ہے۔ اس میں نیچے سے وصیت کی مجسم ہے محنتکش عوام کی تخلیقی توانائی۔ تاہم آمریتمیں صرفاوپر سے بنجر مجبوری بسر کرتی ہے ، جو کسی تخلیقی سرگرمی کا شکار نہیں ہوگی اور سب کے لئے اعلی ترین قوانین کے طور پر اندھی تقلید کا اعلان کرتی ہے۔ دونوں ایک ساتھ نہیں ہوسکتے ہیں۔ روس میں آمریت فاتح ثابت ہوئی۔ لہٰذا وہاں مزید **سوویت** نہیں ہیں۔ ان میں سے جو کچھ بچ گیا ہے وہی اس کا اصل معنی ہے اور نام اور ایک لرزہ خیز کاریکیٹ ہے۔

مزدوری کے لئے کونسل کا نظام معاشی شکلوں کے بڑے حصے کو ایک تعمیری سوشلزم کے ذریعہ ملا ہوا ہے جو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے اور تمام قدرتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔ یہ سوشلسٹ مزدور تحریک سے نکلتے ہوئے خیالات کی نتیجہ خیز ترقی کا براہ راست نتیجہ تھا۔ یہ خاص خیال سوشلزم کے ادراک کے لئے ٹھوس بنیاد فراہم کرنے کی کوشش سے اٹھا ہے۔ اس بنیاد کو ہر موثر انسان کی تعمیری ملازمت میں جھوٹ بولا گیا۔ لیکن بورژوا معاشرے سے وراثت میں آمریت ، فرانسیسی جیکبونیت کا روایتی دائرہ جسے نام نہاد بابوسٹوں نے پرولتاری تحریک میں گھسیٹا اور بعد میں مارکس اور اس کے پیروکاروں نے ان کا اقتدار سنبھال لیا۔ کونسل سسٹم کا نظریہ سوشلائزم کے ساتھ گہرا پیچیدہ ہے اور اس کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تاہم آمریتکے پاس سوشلزم کے ساتھ جو کچھ مشترک نہیں ہے اورریاست ہائے سرمائے کی سب سے زیادہ بانجھ کا سبب بن سکتا ہے۔

آمریت ریاستی طاقت کی ایک واضح شکل ہے۔ محاصرے کی حالت میں ریاست۔ ریاستی خیال کے دوسرے تمام حامیوں کی طرح اسیطرح بھی آمریت کے حامی اس مفروضے سے آگے بڑھتے ہیں کہ کسی بھی مبینہ پیش قدمی اور ہر وقتی ضرورت کو لوگوں کو اوپر سے مجبور کرنا ہوگا۔ یہ مفروضہ ہی آمریت کو کسی بھی معاشرتی انقلاب کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا دیتا ہے جسکا صحیح عنصر عوام کی آزادانہ اقدام اور تعمیری سرگرمی ہے۔ آمرانہ ترقی نامیاتی ترقی کی نفی ہے نیچےسے اوپر کی طرف سے قدرتی عمارت کی یہمحنتی لوگوں کی تقسیم کا اعلان ہے ایکچھوٹی سی اقلیت کے ذریعہ عوام پر مجبور ایک سرپرستی۔ یہاں تک کہ اگر اس کے حامی انتہائی نیک نیت سے متحرک ہیں تو حقائقکی آہنی منطق انہیں ہمیشہ ہی انتہائی انتہا پسندی کے کیمپ میں لے جائے گی۔ روس نے ہمیں اس کی سب سے زیادہ تعلیم دینے والی مثال دی تھی۔ اور یہ دکھاوا ہے کہ پرولتاریہ کی نام نہاد آمریت کچھ الگ ہے کیونکہ ہمارا یہاں طبق کی آمریت سے کرنا ہے افرادکی آمریت نہیں ، کوئی سخاوت کرنے والے کو دھوکہ نہیں دیتا ہے۔ سادہ لوحوں کو بیوقوف بنانا صرف ایک نفیس چال ہے۔ کسی طبقے کی آمریت جیسی بات قطعی ناقابل فہم ہے کیونکہ وہاں ہمیشہ کسی خاص پارٹی کی آمریت شامل ہوگی جو کسی طبقے کے نام پر بات کرنے کے لئے خود اٹھ کھڑی ہوتی ہے بالکلاسی طرح جیسے کہ بورژوازی نے کسی نام نہاد کارروائی کو جواز پیش کیا۔ لوگوں کی

مزدوری کے لئے کونسل سسٹم کا نظریہ مجموعی طور پر ریاستی خیال کی عملی طور پر خاتمہ تھا۔ لہٰذا یہواضح طور پر آمریت کی کسی بھی شکل سے دشمنی میں کھڑا ہے جسمیں ریاست کی طاقت کو ہمیشہ اعلی ترین ترقی کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ پہلی بین الاقوامی سطح پر اس خیال کے علمبرداروں نے یہ تسلیم کیا کہ معاشرتی اور سیاسی آزادی کے بغیر معاشی مساوات ناقابل تصور ہے۔ اسی وجہ سے انہیں اس بات کا پختہ یقین تھا کہ سیاسی طاقت کے تمام اداروں کا استقبال معاشرتی انقلاب کا پہلا کام ہونا چاہئے تاکہاستحصال کی کسی بھی نئی شکل کو ناممکن بنایا جاسکے۔ ان کا ماننا تھا کہ ورکرز انٹرنیشنل کا مقصد آہستہ آہستہ تمام موثر کارکنوں

کو اپنی صفوں میں جمع کرنا تھا اورمناسب وقت پر قبضہ کرنے والے طبقوں کی معاشی استبداد کو ختم کرنا تھا اوراس کے ساتھ ہی سرمایہ دارانہ ریاست کے تمام سیاسی جبردار اداروں کو بھی شامل کرنا تھا۔ چیزوں کے ایک نئے آرڈر کے ذریعے ان کی جگہ. یہ سزا بین الاقوامی کے تمام آزاد خیال طبقوں نے حاصل کی۔ بیکونین نے اس کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا:

بین الاقوامی تنظیم کو اس کا ہدف حاصل ہے نہکہ نئی ریاستوں یا استبداد کا قیام بلکہہر الگ خودمختاری کی بنیاد پرست تباہی اسکا لازمی طور پر ریاست کی تنظیم سے مختلف کردار ہونا چاہئے۔ اس حد تک کہ مؤخر الذکر آمرانہ مصنوعیاور پرتشدد اجنبیاور قدرتی ترقی اور لوگوں کے مفادات کے منافی ہے اسیڈگری کے لئے بین الاقوامی کو ان مفادات اور جبلتوں کے مطابق آزاد ، فطری اور ہر لحاظ سے آزاد ہونا چاہئے۔ . لیکن عوام الناس کی قدرتی تنظیم کیا ہے؟ یہ ان کی اصل روز مرہ زندگی کے مختلف پیشوں انکے مختلف اقسام کے کاموں ، تنظیموں کو اپنے پیشوں کے مطابق ، تجارتی تنظیموں پر مبنی ہے۔ جب تمام صنعتوں بشمول زراعت کی مختلف شاخوں کو بین الاقوامی میں نمائندگی دی جائے گی تو اس عوامکی تنظیم کاکام ختم ہوجائے گا۔

اسی سوچ سے اسی طرح بورژوا پارلیمنٹس کے **چیمبر آف لیبر**کے خلاف مخالفت کرنے کا خیال پیدا ہوا جوبیلجئیم کے بین الاقوامیوں کی صفوں سے آگے بڑھا۔ تھیسز لیبر چیمبرز ہر تجارت اور صنعت کی منظم محنت کی نمائندگی کرتے تھے اورخود کو سوشلسٹ بنیادوں پر معاشرتی معیشت اور معاشی تنظیم کے تمام سوالات کے ساتھ تشویش میں مبتلا تھے تاکہ وسائل کے منظم کارکنوں کے اقتدار سنبھالنے کے لئے عملی طور پر تیار ہوں۔ پیداوار کی اوراس جذبے سے پروڈیوسروں کی فکری تربیت فراہم کریں گے۔ اس کے علاوہ ان اداروں کو بورژوا پارلیمنٹ میں پیش کردہ تمام سوالات پر مزدوروں کے نقطہ نظر سے فیصلہ دینا تھا جو مزدوروں کے لئے دلچسپی کا حامل تھا تاکہبورژوا معاشرے کی پالیسیوں کو کارکنوں کے نظریات سے متصادم کیا جاسکے۔ میکس نیتلاؤ نے اپنی کتاب ڈیر انارکیسمس وون پریڈوون زو کرپوتکن میں عوام کو دیا ہے جوبیکونین کے ایک نسخے کا اب تک نامعلوم عبارت ہے جو اس سوال پر باکونین کے خیالات کی انتہائی نشاندہی کرتا ہے۔

مزدورونکی طرف سے خود ان کے تجارتی حصوں اور ان ایوانوں میں سماجی سائنس کے اس سارے عملی اور حیاتیاتی مطالعے کو اوران میں متفقہ ، قابل لحاظ ، نظریاتی اور عملی طور پر قابل اعتقاد اعتقاد کو ابھارا گیا ہے جوسنگین مزدورونکی حتمی ، مکمل آزادی صرف ایک شرط پر ہی ممکن ہے سرمائےکے مختص یعنیخام مال اور مزدور کے تمام اوزار بشمولپورے جسم کے کارکنوں کی زمین۔ تجارتی حصوں کی تنظیم انٹرنیشنلمیں ان کی فیڈریشن اورچیمبر آف لیبر کی طرف سے ان کی نمائندگی نہصرف ایک عظیم اکیڈمی تشکیل دے سکتی ہے ، جس میں نظریہ اور عمل کو ملا کر بین الاقوامی کے کارکن معاشی مطالعہ کرسکتے ہیں اور ضروری ہیں سائنس وہبھی اپنے اندر نئے معاشرتی نظام کے جاندار جراثیم برداشت کرتے ہیں جوبورژوا دنیا کو تبدیل کرنا ہے۔ وہ نہ صرف نظریات بلکہ مستقبل کے حقائق خود بھی پیدا کررہے ہیں۔

یہ خیالات اس وقت عام طور پر **بیلجیم** ، **ہالینڈ** ، **سو س جورا** ،**فرانس** اور **اسپین** میں بین الاقوامی کے حصوں میں پھیلائے گئے تھے اورعظیم مزدور اتحاد کی **سوشلزم** کو ایک مخصوص معاشرتی کردار دیا ، جس نے سیاسی مزدوروں کی ترقی کے ساتھ یورپ کی پارٹیوں کو کافی وقت کے لئے تقریبا مکمل طور پر فراموش کردیا گیا تھا اورصرف اسپین میں مذہبی جماعتوں کو جیتنے کے لئے اپنی طاقت کبھی ختم نہیں کی تھی ، جیسا کہ اس ملک میں حالیہ واقعات نے واضح طور پر دکھایا ہے۔ انھیں مردوں میں **جیمز گیلوم**، **اڈامرشوٹزگوگل** ، **یوگینورلن** ، **لو سپنڈی** ، **کیسارڈی پاپے** ،**یوگین ہنس** ،**ہیکٹر ڈینس** ،**گیلومے ڈی گریف**، **وکٹر آرنولڈ** ، **آرفرگا پیلیکر**، **جی سینٹیون** ، **اینسیلمو لورینزو**، جیسے مردوں میں سرگرم وکالت ملی۔ یہاں صرف بہترین مشہور نام ، انٹرنیشنل میں بہترین شہرت کے تمام مرد۔ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی کی پوری فکری پیشرفت کو ان میں آزادی پسند

عناصر کے جوش و خروش کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے اوراسے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں ریاستی سوشلسٹ دھڑوں یا انگلینڈ میں خالص ٹریڈس یونین ازم کی طرف سے کوئی محرک حاصل نہیں ہوا۔

جب تک کہ بین الاقوامی سطح پر ان عام خطوط پر عمل پیرا تھا ، اور الگ الگ فیڈریشنوں کے فیصلے کے حق کے احترام کے لئے جیساکہ اس کے آئین میں فراہم کیا گیا ہے اسنے منظم کارکنوں پر غیر متزلزل اثر و رسوخ استعمال کیا۔ لیکن یہ ایک ہی وقت میں اس وقت بدل گیا جب مارکس اور اینگلز نے علیحدہ قومی فیڈریشنوں کو پارلیمنٹ میں کام کرنے کے عزم کے لئے لندن جنرل کونسل میں اپنے عہدے کا استعمال شروع کیا۔ یہ سب سے پہلے 1871 میں ناخوش لندن کانفرنس میں ہوا۔ یہ سلوک نہ صرف روح کی بلکہ بین الاقوامی قوانین کی بھی سخت خلاف ورزی ہے۔ اس کا مقابلہ بین الاقوامی سطح پر تمام آزاد خیال عناصر کی متحدہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے اسلئے کہ سوال کو پہلے کبھی بھی کانگریس کے سامنے زیر غور نہیں لایا گیا تھا۔

لندن کانفرنس کےفورا بعد ہی جورا فیڈریشن نے **سون ویلیئر**کے بارے میں تاریخی سرکلر شائع کیا جسمیں لندن جنرل کونسل کے متکبرانہ مغالطے کے خلاف پرعزم اور غیر واضح الفاظ میں احتجاج کیا گیا تھا۔ لیکن 1872 میں دی ہیگ میں ہونے والی کانگریس ، جس میں اکثریت مصنوعی طور پر انتہائی گستاخانہ اور انتہائی قابل مذمت طریقوں کی ملازمت سے تشکیل دی گئی تھی نےلندن کانفرنس کے ذریعہ بین الاقوامی کو انتخابی مشین میں تبدیل کرنے کے کام کا آغاز کیا۔ کسی بھی غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے ایڈورڈویلنٹ نے جنرلکونسل کی جانب سے مزدور طبقے کے ذریعہ سیاسی اقتدار پر فتح کی وکالت کی تجویز کردہ قرارداد کے لئے اپنی دلیل میں واضحکیا کہ "جیسے ہیاس قرار داد کو کانگریس نے منظور کیا ہے اور اسی طرح بائبل آف انٹرنیشنل میں شامل یہہر ممبر کا فرض ہوگا کہ وہ ملک بدر کی سزا کے تحت اس کی پیروی کرے۔ اس کے ذریعہ مارکس اور ان کے حواریوں نے مزدور تحریک کی ترقی کے لئے اپنے تمام تباہ کن نتائج کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر کھلی پھوٹ کو اکسایا اورپارلیمانی سیاست کے اس دور کا افتتاح کیا جس قدرتی ضرورت کی وجہ سے سوشلسٹ تحریک کی فکری جمود اور اخلاقی انحطاط پیدا ہوا۔ جس کا مشاہدہ ہم آج کے بیشتر ممالک میں کر سکتے ہیں۔

ہیگ کانگریس کے فورا بعد ہی انٹرنیشنل کی انتہائی اہم توانائی مند فیڈریشنوں کے مندوبین نے **سینٹ امیئر** میناانسداد آمرانہ کانگریس میں ملاقات کی جسنے ہیگ میں منظور کی جانے والی تمام قراردادوں کو کالعدم قرار دیا۔ اس کے بعد سے اب تک براہ راست انقلابی عمل کے حامیوں اور پارلیمانی سیاست کے ترجمانوں کے مابین سوشلسٹ کیمپ میں پھوٹ پڑ گئی ، جو وقت کے وقفے کے ساتھ مستقل وسیع تر اور غیر سنجیدہ ہے۔ مارکس اور **بیکونین سوشلزم**کے بنیادی اصولوں کے دو مختلف تصورات کے مابین اس جدوجہد میں محض مخالف دھڑوں کے نمایاں نمائندے تھے۔ لیکن اس جدوجہد کو محض دو شخصیات کے مابین تصادم کی طرح سمجھانے کی کوشش کرنا ایک بڑی غلطی ہوگی۔ یہ خیالات کے دو سیٹوں کے مابین دشمنی تھی جس نے اس جدوجہد کو اپنی اصل اہمیت دی تھی اور آج بھی وہ اسے دیتی ہے۔ یہ کہ مارکس اور اینگلز نے اس طرح کے مکروہ اور ذاتی کردار کو تفرقے سے دوچار کردیا۔ بین الاقوامی سطح پر ہر گروہ کیلئے گنجائش موجود ہے اورمختلف خیالات پر مستقل بحث و مباحثہ ہی ان کی وضاحت میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن ، تمام مکاتب فکر کو ایک خاص اسکول کے ماتحت بنانے کی کوشش ، جو ایک ، اس کے علاوہ ، بین الاقوامی سطح پر صرف ایک اقلیت کی نمائندگی کرتا تھا ، لیکن اس سے فراوانی اور کارکنوں کے عظیم اتحاد کے خاتمے کا سبب بن سکتا ہے لیکنان لوگوں کو تباہ کر سکتا ہے جراثیم جو ہر زمین میں مزدور تحریک کیلئےاتنی اہمیت رکھتے تھے۔

فرانکو پرسین جنگ جسکے ذریعہ سوشلسٹ تحریک کا مرکزی نقطہ جرمنی منتقل ہو گیا جسکے کارکنان کے پاس نہ تو کوئی انقلابی روایات تھیں کہ نہ مغرب کے ممالک میں سوشلسٹوں کے پاس اس زبردست تجربے نے اس زوال میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ پیرس کمیون کی شکست اور فرانس میں غیر فعال رد عمل جسنے کچھ ہی سالوں میں اسپین اور اٹلی میں بھی پھیل گیا لیبرکے لئے ایک کونسل سسٹم کے نتیجہ خیز خیال کو پس منظر میں دھکیل دیا۔ ان ممالک میں انٹرنیشنل کے حصے ایک طویل عرصے سے صرف زیر زمین وجود کو برقرار رکھنے کے قابل تھے اور وہ اپنی تمام طاقت کو رد عمل کو پسپا کرنے پر مرکوز کرنے کے پابند تھے۔ صرف فرانس میں انقلابی سنڈھیزم کی بیداری کے ساتھ ہی سوشلسٹ مزدور تحریک کو مزید تقویت دینے کے لئے فرسٹ انٹرنیشنل کے تخلیقی نظریات کو گمراہی سے بچایا گیا۔

باب 4. انارکو-سا□نڈیکلزمکے مقاصد

سیاسی سوشلزمکے □لاف انارکو - سنڈیکلزمسیاسی جماعتیناور مزدوریونینیں۔ فیڈرلازم بمقابلہمرکزیت جرمنیاور اسپینانارکو-سنڈیکلزمکی تنظیممعاشرتی تعمیرنو کے لئےسیاسی جماعتونکی نامزدگ اسپینمیں اسکے مقاصداور طریقےاسپین میں مزدوروں کی تعداداور کسانونکے اجتماعاتکا تعمیریکام۔ انارکوسنڈیکلزم اور قومیسیاست ہمارےوقت کی پریشانیاں۔

جدید انارکو- سنڈیکلزم ان سماجی امنگوں کا براہ راست تسلسل ہے جو پہلے بین الاقوامی سطح پر تشکیل پائے تھے اور جنہیں عظیم کارکنوں کے اتحاد کے آزاد خیال ونگ نے سمجھا اور سب سے مضبوطی سے سمجھا۔ اس کے موجودہ نمائندے 1922 کی بحالی شدہ بین الاقوامی ورکنگ مین ایسوسی ایشن کے مختلف ممالک میں فیڈریشن ہیں ، جن میں سب سے اہم اسپین میں مزدور کی طاقتور **فیڈریشنکنفیڈیرسیئن نیشنلڈی ٹراجو** ہے۔اس کی نظریاتی مفروضات **لبرٹیرین** یا انارکیسٹ سوشلزم کی تعلیمات پر مبنی ہیں جبکہاس کی تنظیم کی شکل بڑے پیمانے پر انقلابی سنڈیکلزم سے لیا گیا ہے جسنے سن 1900 سے 1910 کے دوران خاص طور پر فرانس میں نمایاں اضافہ کا سامنا کیا۔ یہ ہمارے دور کے سیاسی سوشلزم کی براہ راست مخالفت میں کھڑا ہے جسکی نمائندگی مختلف ممالک میں پارلیمانی مزدور جماعتوں نے کی ہے۔ جب کہ **جرمنی فرانس**اور **سو□ٹزرلینڈ** میں اس جماعتوں کی بمشکل پہلی شروعات ہی موجود تھی آجہم اس پوزیشن میں ہیں کہ ساٹھ سال سے زیادہ کی سرگرمی کے بعد سوشلزم اور مزدور تحریک کے لئے ان کے حربوں کے نتائج کا اندازہ لگائیں۔ تمام ممالک.

بورژوا ریاستوں کی سیاست میں حصہ لینے نے مزدوروں کی تحریک کو سوشلزم کے بال و بالا تک نہیں پہنچایا لیکن اسطریق کار کی بدولت ، سوشلزم کو تقریبا مکمل کچل دیا گیا ہے اور اس کی اہمیت نہیں ہے۔

قدیم کہاوت "**جو پوپکھاتا ہے اسسے مر جاتاہے** " اسمضمون میں بھی سچ ہے۔ ریاست کا _جو کھاتا ہے اس سے برباد ہوجاتا ہے۔ پارلیمانی سیاست میں حصہ لینے نے سوشلسٹ مزدور تحریک کو ایک کپٹی زہر کی طرح متاثر کیا ہے۔ اس نے تعمیری سوشلسٹ سرگرمی کی ضرورت پر اعتقاد کو ختم کردیا اور سب سے بدترین بات یہ کہ لوگوں کو اس فریب دھوکے سے بچانے کے لئے کہ خود کو نجات ہمیشہ سے ہی ملتی ہے۔

اس طرح پرانےبین الاقوامی کی تخلیقی سوشلزم کی جگہ ایکمتبادل متبادل مصنوعات تیار ہوا جس کا نام سوسائزم کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سوشلزم اپنا ایک ثقافتی آئیڈیل مستقل طور پر کھو بیٹھا جولوگوں کو سرمایہ دارانہ معاشرے کے تحلیل کیلئے تیار کرنا تھا لہذا قومیریاستوں کے مصنوعی محاذوں کے ذریعہ اپنے آپ کو روک نہیں سکتا تھا۔ سوشلسٹ تحریک کے اس نئے مرحلے کے رہنماؤں کے ذہنوں میں ان کی پارٹی کے مبینہ مقاصد کے ساتھ قومی ریاست کے مفادات زیادہ سے زیادہ گھل مل رہے تھے آخرتک وہ ان کے مابین کسی بھی حد کو تمیز کرنے میں ناکام رہے۔ لہذا لامحالہ مزدور تحریک کو آہستہ آہستہ قومی ریاست کے سازوسامان میں شامل کرلیا گیا اور اس توازن کو بحال کردیا گیا جو واقعتا اس سے پہلے کھو چکا تھا۔

اس عجیب و غریب چہرے کو **قا□دین** کے ذریعہ بین الاقوامی دھوکہ دہی میں ڈھونڈنا غلطی ہوگی جیساکہ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمیں یہاں سرمایہ دارانہ معاشرے کی سوچ کے طریقوں کے ساتھ آہستہ آہستہ ملحق ہونا ہے جوآج کی مزدور جماعتوں کی عملی سرگرمیوں کی ایک حالت ہے اورجو ان کے سیاسی رہنماؤں کے فکری روئیے کو لازمی طور پر متاثر کرتی ہے۔ یہ وہ جماعتیں جو ایک بار سوشلزم کو فتح کرنے کے لئے نکلی تھیں ، خود کو حالات کی آہنی منطق سے مجبور ہو کر ریاست کی قومی پالیسیوں کے مطابق اپنی سوشلسٹ اعتقادات کو قربان کرنے کے لئے مجبور ہوگئیں۔ سرمایہ دارانہ معاشرتی نظام کی سلامتی کیلئے انکی اکثریت کے پیروکاروں کی اکثریت اس سے واقف نہیں ہوئے سیاسیبجلی کی سلاخیں بن گئیں۔ جس سیاسی طاقت

کو وہ فتح کرنا چاہتے تھے اس نے آہستہ آہستہ ان کی سوشلزم پر فتح حاصل کرلی جب تک کہ اس میں بہت کم چیز باقی رہ گئی۔

پارلیمنٹریزم جسنے مختلف ممالک کی مزدور جماعتوں میں تیزی سے غلبہ حاصل کرلیا نےبہت سے بورژوا ذہنوں اور کیریئر سے بھوکے سیاستدانوں کو سوشلسٹ کیمپ میں راغب کیا اوراس نے سوشلسٹ اصولوں کے اندرونی خاتمے کو تیز کرنے میں مدد فراہم کی۔ یوں وقت کے ساتھ ساتھ سوشلزم اپنا تخلیقی اقدام کھو گیا اور ایک عام اصلاحی تحریک بن گیا جس میں عظمت کے کسی عنصر کی کمی تھی۔ انتخابات میں لوگ کامیابیوں پر راضی تھے اوراس مقصد کے لئے کارکنوں کی معاشرتی تعمیر اور تعمیری تعلیم کو اب کوئی اہمیت نہیں دی۔ سب سے وزن والے مسائل میں سے ایک جوسوشلزم کے ادراک کے لئے فیصلہ کن اہمیت کا حامل ہے کیاس تباہ کن نظرانداز کے نتائج ان کے پورے دائرہ کار میں اس وقت ظاہر ہوئے جب یورپ کے بہت سارے ممالک میں انقلابی صورتحال پیدا ہوئی۔ پرانے نظام کے خاتمے نے بہتساری ریاستوں میں سوشلسٹونکے ہاتھ میں ڈال دی تھی جس کی انہوں نے اتنی دیر تک جدوجہد کی تھی اور سوشلسزم کے ادراک کی پہلی شرط قرار دیا تھا۔ روس میں ریاست سوشیلزم کے بائیں بازو کی طرف سے اقتدار پر قبضہ نے سوشلسٹمعاشرے کے لئے نہیں ، بلکہ بیوروکریٹک ریاستی سرمایہ داری کی انتہائی قدیم قسم کی اور سیاسی مطلق العنانی تبدیلی کے لئے راہ ہموار کردی ، جو بہت پہلے سے تھا بورژوا انقلابوں کے ذریعہ بیشتر ممالک میں ختم کردیئے گئے۔ تاہم جرمنیمیں ، جہاں **سوشل ڈیموکریسی**کی شکل میں اعتدال پسند ونگ اقتدار کو حاصل کرلی گئی **سوشیلزم** اپنےطویل سالوں کے پارلیمانی کاموں میں جذب ہونے کے بعد ، اس حد تک دنگل ہوگیا تھا کہ اب وہ کسی بھی تخلیقی عمل کے قابل نہیں رہا تھا۔ یہاں تک کہ فرینکفرٹر زیٹنگ جیسے بورژوا جمہوری شیٹ نے بھی اس بات کی تصدیق کرنے پر پابند محسوس کیا کہ **"یوروپیعوام کی تاریخنے اس سےقبل ایسا انقلاب پیدا نہینکیا جو تخلیقی نظریاتمیں اتنا ناقصاور انقلابیتوانا ی میں بہتکمزور رہا ہے۔**

لیکن یہ سب کچھ نہیں تھا نہصرف سیاسی سوشلزم سوشلزم کی سمت میں کسی بھی طرح کی تعمیری کوشش کرنے کی پوزیشن میں تھا **بورژواڈیموکریسی** اور لبرل ازم کی کامیابیوں کو تھامنے کی اخلاقی طاقت بھی اس کے پاس نہیں تھی اورانہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ فاشزم کے خلاف مزاحمت کے بغیر ملک ، جس نے ایک دھچکے سے پوری مزدور تحریک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہ بورژوا ریاست میں اس قدر ڈوب گیا تھا کہ اس نے تعمیری سوشلسٹ عمل کا تمام احساس کھو دیا ہے اور خود کو روزمرہ کی عملی سیاست کے بنجر معمول سے جڑا ہوا محسوس کیا ہے کیونکہ ایک گولی غلام اس کے بنچ میں جکڑا ہوا تھا۔

جدید **انارکو-سنڈیکلزم**سیاسی سوشلزم کے تصورات اور طریقوں کے خلاف براہ راست رد عمل ہے یہایسا رد عمل ہے جو جنگ سے پہلے ہی فرانس اٹلیاور دیگر ممالک میں سنڈیکلسٹ مزدور تحریک کی زبردست بغاوت میں خود ہی ظاہر ہوچکا ہے بولنےکے لئے نہیں۔ اسپین کی جہاںمنظم کارکنوں کی اکثریت پہلے انٹرنیشنل کے اصولوں پر ہمیشہ وفادار رہی۔**"مزدوروں"** سنڈیکیٹکی اصطلاح فرانس سے صرف ان کی معاشی اور معاشرتی حیثیت کی فوری بہتری کے لئے صرف پروڈیوسروں کی ایک ٹریڈ یونین تنظیم ہے۔ لیکن انقلابی سنڈیکلزم کے عروج نے اس اصل معنی کو بہت وسیع اور گہرا درآمد دیا۔ بالکل اسی طرح باتکرنے کے لئے جدیدآئینی ریاست کے اندر قطعی سیاسی کاوشوں کے لئے متحد تنظیم ، اور بورژوازی نظم کو کسی نہ کسی شکل میں برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہے لہذا **سنڈیکلسٹ**نظریہ کے مطابق **ٹریڈیونین ، سنڈیکیٹ** مزدورکی متفقہ تنظیم ہے اور اس مقصد کے لئے موجودہ معاشرے کے اندر پروڈیوسروں کے مفادات کا دفاع ہے اور سوشلسزم کے طرز کے بعد معاشرتی زندگی کی تعمیر نو سے متعلق عملی تیاریوں اور عملی تیاریوں کے لئے ہے۔ لہذا اسکا دوہرا مقصد ہے۔ مالکان کیخلاف مزدوروں کی لڑائی تنظیم کے طور پر انکے معیار زندگی کی حفاظت اور ان کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مزدوروں کے مطالبات کو نافذ کرنا۔مزدوروں کی فکری تربیت کے لئے اسکول کی حیثیت سے جب وہ عام طور پر پیداوار اور معاشی زندگی کے تکنیکی انتظام سے واقف ہوں تاکہ جب کوئی انقلابی صورتحال پیدا ہوجائے تو وہ معاشرتی اور معاشی حیات کو اپنے ہاتھ میں لینے کے قابل ہوں گے اور سوشلسٹ اصولوں کے مطابق اس پر تبصرہ کرنا۔

انارکو - سنڈیکلسٹوںکی رائے ہے کہ سیاسی جماعتیں یہانتک کہ جب وہ سوشلسٹ کا نام رکھتے ہیں اندونوں کاموں میں سے کسی ایک کو انجام دینے کے قابل نہیں ہیں۔ محض حقیقت یہ ہے کہ یہانتک کہ ان ممالک میں

جہاں سیاسی سوشلزم طاقتور تنظیموں کا حکم دیتا ہے اور اس کے پیچھے لاکھوں ووٹرز موجود ہیں کارکنکبھی بھی ٹریڈ یونینوں کے ساتھ معاملات نہیں کر سکے تھے کیونکہ قانون سازی نے انہیں روزمرہ کی روٹی کی جدوجہد میں کوئی تحفظ فراہم نہیں کیا تھا اسکی گواہی دیتا ہے۔ . ایسا اکثر ہوا کہ ملک کے صرف ان حصوں میں جہاں سوشلسٹ جماعتیں مزدوروں کی اجرت سب سے مضبوط تھیں سب سے کم تھیں اور مزدور کے حالات بدترین تھے۔ یہی معاملہ تھا مثالکے طور پر فرانسکے شمالی صنعتی اضلاع میں جہانمتعدد شہروں کی انتظامیہ میں سوشلسٹ اکثریت میں تھے اور**سیکسیونی** اور **سیلیسیہ** میں ، جہاں اپنے وجود میں جرمنی کی سوشل ڈیموکریسی ایک بڑی پیروی کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

حکومتیں اور پارلیمنٹ شاذ و نادر ہی اپنے اقدام پر معاشی یا معاشرتی اصلاحات کا فیصلہ کرتے ہیں اورجہاں اب تک ایسا ہوا ہے اس میں مبینہ بہتری ہمیشہ قوانین کے وسیع و عریض ریزی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح بڑی صنعت کے ابتدائی دور میں انگریزی پارلیمنٹ کی معمولی کوششوں کا ، جب بچوں کے استحصال کے خوفناک اثرات سے گھبرائے ہوئے اراکین پارلیمنٹ نے آخر کار کسی حد تک افزائش آمیز معاملے پر طے کیا اسکا تقریبا کوئی اثر نہیں ہوا۔ ایک طرف وہ خود مزدوروں کی سمجھ بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے بھاگ رہے تھے دوسریطرف آجروں نے انہیں توڑ پھوڑ کی۔ اطالوی حکومت نے وسط **90** میں قانوننافذ کرنے والے قانون کے ساتھ بھی ایسا ہی کچھ کیا تھا جو سسلی میں گندھک کی کانوں میں محنت کرنے پر مجبور ہونے والی خواتین کو اپنے بچوں کو اپنے ساتھ بارودی سرنگوں میں لے جانے سے منع کرتی تھی۔ یہ قانون بھی ایک مراسلہ خط ہی رہا کیونبدقسمت خواتین کو اتنی کم معاوضہ ادا کیا گیا تھا کہ وہ اس قانون کو نظرانداز کرنے پر مجبور تھیں۔ صرف ایک خاص وقت کے بعد جببہ محنت کش خواتین منظم کرنے میں کامیاب ہوگئیں اوراس طرح اپنے معیار زندگی کو برقرار رکھنے پر مجبور ہوئیں توبرائی خود ہی غائب ہوگئی۔ ہر ملک کی تاریخ میں بہت سی ایسی ہی مثالیں ملتی ہیں۔۔

لیکن یہاں تک کہ کسی اصلاح کی قانونی اجازت اس کے مستقل ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ہے جب تک کہ پارلیمنٹ کے باہر عسکریت پسند عوام موجود نہ ہو جو ہر حملے کے خلاف اس کا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو۔ اس طرح انگریزی فیکٹری مالکان نے 1848 میں دس گھنٹے کے قانون کے نفاذ کے باوجود فوراًہی بعد میں صنعتی بحران سے فائدہ اٹھایا تاکہ مزدوروں کو گیارہ یا اس سے بھی بارہ گھنٹوں تک محنت کرنے پر مجبور کیا جائے۔ جب فیکٹری انسپکٹرز نے اس اکاؤنٹ پر انفرادی آجروں کے خلاف قانونی کارروائی کی تو ملزمانکو نہ صرف بری کردیا گیا حکومتنے انسپکٹرز کو اشارہ کیا کہ وہ قانون کے خط پر اصرار نہیں کریں گے تاکہمعاشی حالات کے بعد مزدور پابند ہوں۔ اپنے وسائل پر ایک بار پھر دس گھنٹے تک لڑائی لڑنے کیلئے ، کسی حد تک زندہ ہو گیا تھا۔ ان چند اقتصادی بہتریوں میں جو 1918 کے نومبر انقلاب نے جرمن کارکنوں کیلئے لایا تھا آٹھگھنٹے کا دن سب سے اہم تھا۔ لیکن بیشتر صنعتوں میں آجروں نے اسے مزدوروں سے چھین لیا تھا اسحقیقت کے باوجود کہ یہ قوانین میں تھا ، حقیقت میں ویمر آئین ہی میں قانونی طور پر لنگر انداز کیا گیا تھا۔

لیکن اگر سیاسی جماعتیں آج کے معاشرے میں مزدوروں کے معیار زندگی کی بہتری کے لئے معمولی سی شراکت کرنے میں بالکل ناکام ہیں تووہ سوشلسٹ برادری کی نامیاتی تعمیر یا اس کے لئے بھی راہ ہموار کرنے میں بہت کم صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ چونکہان کے پاس اس طرح کے کارنامے کیلئے ہر عملی ضرورت کی کمی ہے۔ روس اور **جرمنی** نے اس کا کافی ثبوت دیا ہے۔

لہذا مزدورتحریک کا مرکزی کردار سیاسی پارٹی نہیں بلکہ تاجر یونین ہے۔ جو روزانہ کی لڑائی میں سخت ہے اور سوشلسٹ جذبے سے دوچار ہے۔ صرف معیشت کے دائرے میں ہی کارکن اپنی پوری معاشرتی طاقت کا مظاہرہ کرسکتے ہیں کیونکہ یہ ان کی سرگرمی ہے جو بطور پروڈیوسر پورے معاشرتی ڈھانچے کو یکجا رکھتا ہے اورمعاشرے کے وجود کی ضمانت دیتا ہے۔ کسی بھی دوسرے میدان میں وہ اجنبی سرزمین پر لڑ رہے ہیں اور ناامید جدوجہد میں اپنی طاقت ضائع کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان کی خواہشات کے ہدف کے قریب تر نہیں آسکتے ہیں۔ پارلیمانی سیاست کے میدان میں کارکن یونانی لیجنڈ کے دیو انٹئیس کی طرح ہے جسےہرکیولس نے زمین سے پاؤں اتارنے کے بعد گلا گھونٹنے میں کامیاب کیا تھا جو اس کی ماں تھی۔ صرف سماجی دولت کے تخلیق کار اور تخلیق کار کی حیثیت سے وہ اپنی طاقت سے آگاہ ہوتا ہے۔ یکجہتی کے

ساتھ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹریڈ یونین میں وہ ناقابل تسخیر پہاڑی پیدا کرتا ہے جو کسی بھی حملے کا مقابلہ کرسکتا ہے اگریہ آزادی کی روح سے بھڑک اٹھے اور معاشرتی انصاف کے آئیڈیل کے ذریعہ متحرک ہو۔

انارکو - سنڈلسٹسٹوں کے لئے ٹریڈ یونین کسی بھی طرح سرمایہ دارانہ معاشرے کی مدت سے منسلک محض عبوری رجحان نہیں ہے یہمستقبل کے سوشلسٹ معاشرے کا جراثیم ہے جوعام طور پر سوشلزم کا ابتدائی اسکول ہے۔ ہر نیا معاشرتی ڈھانچہ پرانے حیاتیات کے جسم میں اپنے لئے اعضاء بناتا ہے۔ اس ابتدائی کے بغیر کوئی بھی معاشرتی ارتقا ناقابل تصور ہے۔ یہاں تک کہ انقلابات صرف ان جراثیم کی نشوونما اور مقدار غالب کرسکتے ہیں جو پہلے سے موجود ہیں اور مردوں کے ہوش میں داخل ہوگئے ہیں۔ وہ خود کو یہ جراثیم پیدا نہیں کرسکتے ہیں یا کسی چیز سے ہٹ کر نئی دنیایں نہیں بنا سکتے ہیں۔ لہذا ہمارے لئے یہ جراثیم لگانے کا خدشہ ہے جبکہ ابھی ابھی وقت باقی ہے اور انھیں مضبوط ترین ترقی کی طرف گامزن کریں تاکہآنے والے معاشرتی انقلاب کے کام کو آسان تر بنایا جا. اور اس کے استحکام کو یقینی بنایا جاسکے۔

انارکو-سنڈیکلسٹکے تمام تعلیمی کام اسی مقصد کے تحت ہیں۔ تعلیم برائے سوشلزم کا مطلب ان کے لئے معمولی مہم پروپیگنڈہ اور نام نہاد سیاست کا دن نہینہے بلکہ تکنیکی رہنمائی اور ان کی انتظامی صلاحیتوں کی ترقی کے ذریعہ کارکنوں کو معاشرتی مسائل کے اندرونی رابطوں کو واضح کرنے کی کوشش معاشیزندگی کے دوبارہ حصہ دارونکے لئے ان کو تیار کرنے کے لئے اوراس کام کی کارکردگی کے لئے درکار اخلاقی یقین دہانی کرانا۔ اس مقصد کے لئے کارکنوں کی معاشی لڑائی کرنے والی تنظیموں سے بہتر کوئی سماجی ادارہ نہیں لگایا گیا ہے۔ یہ ان کی معاشرتی سرگرمیوں کو ایک یقینی سمت فراہم کرتا ہے اور زندگی کی ضروریات اور انسانی حقوق کے دفاع کے لئے فوری جدوجہد میں ان کی مزاحمت کو سخت کرتا ہے۔ موجودہ نظام کے حامیوں کے ساتھ یہ براہ راست اور غیر یقینی جنگ ایک ہی وقت میں اخلاقی تصورات کی نشوونما کرتی ہے جس کے بغیر کوئی معاشرتی تغیر ناممکن نہیں ہے اپنے اعمال کے لئے ان کے ساتھیوں میں مقدر اور اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ اہم یکجہتی۔

محض اس لئے کہ انارکو - **سنڈیکلسٹوں** کا تعلیمی کام آزادانہ فکر اور عمل کی نشوونما کی طرف ہے وہاں تمام مرکزی رجحانات کے واضح الفاظ کے مخالف ہیں جو تمام سیاسی مزدور جماعتوں کی خصوصیت ہیں۔ لیکن مرکزیت وہمصنوعی تنظیم جو اوپر سے ہر ایک کے گانٹھ کے معاملات کو ایک **چھوٹی اقلیت**کی طرف موڑ دیتی ہے ، ہمیشہ ہی بنجر سرکاری معمول کے مطابق حاضر رہتا ہے۔ اور یہ انفرادی اعتقاد کو کچل دیتا ہے ، بے جان نظم و ضبط اور افسر شاہی کے ذریعہ تمام ذاتی اقدام کو ہلاک کرتا ہے ، اور کسی بھی آزادانہ اقدام کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ انارکو - سنڈیکلزم کی تنظیم وفاق کے اصولوں پر مبنی ہے ، نیچے سے اوپر کی طرف سے آزادانہ امتزاج پر ، ہر ممبر کے حق خودارادیت کو ہر چیز سے بالاتر رکھنا اور صرف مفاداتی اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر سب کے نامیاتی معاہدے کو تسلیم کرنا۔ یقین

فیڈرل ازم کے خلاف یہ الزام اکثر لگایا جاتا رہا ہے کہ وہ قوتوں کو تقسیم کرتی ہے اور منظم مزاحمت کی طاقت کو اپاہج بنا دیتی ہے ، اور بہت اہم بات یہ ہے کہ یہ صرف سیاسی مزدور جماعتوں اور ان کے زیر اثر ٹریڈ یونینوں کے نمائندے رہے ہیں جو اس الزام کو دہراتے رہے ہیں۔ متلی کی بات کرنے کے لئے۔ لیکن یہاں بھی زندگیکے حقائق کسی بھی نظریہ سے زیادہ واضح طور پر بولے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں تھا جہاں پوری مزدور تحریک اتنی مکمل طور پر مرکزیت اختیار کرلی ہو اور تنظیم کی تکنیک اس حد تک کمال کی طرف تیار ہو گئی جیسے جرمنی میں ہٹلر کے اقتدار میں شامل ہونے سے پہلے۔ ایک طاقتور بیوروکریٹک آلات نے پورے ملک کا احاطہ کیا اور منظم کارکنوں کے ہر سیاسی اور معاشی اظہار کا عزم کیا۔ پچھلے انتخابات میں سوشل ڈیموکریٹک اور کمیونسٹ پارٹیوں نے اپنے امیدواروں کے لئے بارہ ملین سے زیادہ ووٹروں کو متحد کیا۔ لیکن ہٹلر کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد چھ لاکھ منظم کارکنوں نے اس تباہی کو روکنے کے لئے کوئی انگلی نہیں اٹھائی جس نے جرمنی کو گھاٹی میں ڈوبا تھا ، اور جس نے چند ہی مہینوں میں ان کی تنظیم کو مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

لیکن اسپین میں ، جہاں انارکو - سنڈیکلزم نے پہلے بین الاقوامی دن سے منظم مزدوری پر اپنی گرفت برقرار رکھی تھی اورآزادانہ پروپیگنڈا اور تیز لڑائی کے ذریعہ مزاحمت کی تربیت حاصل کی تھی ، وہ طاقتور سی این ٹی تھا۔ جس نے اپنی کارروائی کی دلیری کے ساتھ ہی اندرون اور بیرون ملک فرانکو اور اس کے متعدد

مددگاروں کے مجرمانہ منصوبوں کو مایوس کیا اور ان کی بہادری کی مثال سے ہسپانوی مزدوروں اور کسانوں کو فاشزم کے خلاف جنگ میں حوصلہ ملا - یہ حقیقت جس کو خود تسلیم کرنے پر فرانسکو مجبور کیا گیا ہے۔ انارکو-سنڈیکلسٹ مزدور یونینوں کی بہادری مزاحمت کے بغیر فاشسٹ رد عمل نے چند ہفتوں میں ہی پورے ملک پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔

جب کوئی **C.N.T** کیوفاقی تنظیم کی تکنیک کا موازنہ کرتا ہے۔ **جرمن** کارکنوں نے اپنے لئے جو مرکزیت کی مشین بنائی تھی اس سے ، سابقہ کی سادگی سے حیرت ہوتی ہے۔ چھوٹے سنڈیکیٹس میں تنظیم کے لئے ہر کام رضاکارانہ طور پر انجام دیا گیا تھا۔ بڑے اتحادوں میں ، جہاں فطری طور پر قائم سرکاری نمائندے ضروری تھے وبصرف ایک سال کے لئے منتخب ہوئے تھے اور انہیں ان کی تجارت میں مزدوروں کی طرح تنخواہ ملتی تھی۔ یہاں تک کہ **C.N.T.** کےجنرل سکریٹری اس اصول سے کوئی رعایت نہیں تھی۔ یہ ایک پرانی روایت ہے جو انٹرنیشنل کے دنوں سے ہی اسپین میں برقرار ہے۔ تنظیم کی اس سادہ سی شکل نے نہ صرف ہسپانوی کارکنوں کو **C.N.T.** پہلےدرجے کے لڑائی یونٹ میں اسنے ان کو اپنی صفوں میں کسی بھی بیوروکریٹک حکومت کے خلاف بھی حفاظت فراہم کی اور ان کی اس یکجہتی اور پختہ جذبے کو ظاہر کرنے میں مدد کی جو اس تنظیم کی خصوصیت ہے اورجس کا مقابلہ کسی دوسرے ملک میں نہیں ہوتا ہے۔

ریاست کے لئے مرکزیت تنظیم کی مناسب شکل ہے کیونکہ اس کا مقصد سیاسی اور سماجی توازن کی بحالی کے لئے معاشرتی زندگی میں سب سے زیادہ ممکنہ یکسانیت ہے۔ لیکن ایک ایسی تحریک کے لئے جس کا وجود کسی بھی سازگار لمحے اور فوری طور پر اپنے حامیوں کی آزادانہ سوچ اور عمل پر منحصر ہوتا ہے مرکزیتاس کے فیصلے کی طاقت کو کمزور کرکے اور فوری طور پر فوری طور پر تمام کارروائیوں کو دبانے سے ایک لعنت ہوسکتی ہے۔ اگر مثالکے طور پر جیساکہ جرمنی میں ہوا تھا ہرمقامی ہڑتال کو سب سے پہلے سینٹرل نے منظوری دینی تھی جواکثر سیکڑوں میل دور رہتا تھا اور عام طور پر اس موقع پر نہیں ہوتا تھا کہ وہ مقامی حالات پر صحیح فیصلہ سنائے۔ حیرت نہیں کی جاسکتی ہے کہ تنظیم کے آلہ کار کی جڑنا فوری طور پر ایک حملے کو بہت ہی ناممکن بنا دیتا ہے اوراس طرح ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جہاں پر متحرک اور فکری طور پر چوکس رہنے والے گروہ اب کم سرگرم لوگوں کے نمونوں کے طور پر کام نہیں کرتے ہیں بلکہان کی طرف سے ان کو غیر فعال ہونے کی مذمت کی جاتی ہے لامحالہپوری تحریک جمود پر لانا۔ تنظیم آخرکار صرفخاتمے کا ایک ذریعہ ہے۔ جب یہ اپنے آپ کا خاتمہ ہوجاتا ہے تو یہاپنے ممبروں کی روح اور اہم اقدام کو مار ڈالتا ہے اور اعتدال پسندی کے ذریعہ اس تسلط کو قائم کرتا ہے جو تمام بیوروکریسیوں کی خصوصیت ہے۔

لہذا **انارکو - سنڈیکلسٹ**کی رائے ہے کہ ٹریڈ یونین تنظیم ایسے کردار کا ہونا چاہئے جو کارکنوں کو آجروں کے خلاف اپنی جدوجہد میں انتہائی حد تک حصول کا امکان فراہم کرے ، اور ساتھ ہی انہیں ایک ایسی بنیاد فراہم کرے جس سے وہ معاشی اور معاشرتی زندگی کو نئی شکل دینے کے ساتھ ایک انقلابی پوزیشن میں آگے بڑھیں گے۔

ان کی تنظیم اسی مناسبت سے مندرجہ ذیل اصولوں پر استوار ہے: ہر علاقے کے کارکنان اپنے اپنے کاروباروں کے لئے یونینوں میں شامل ہوجاتے ہیں اوریہ کسی سینٹرل کے ویٹو سے مشروط ہیں لیکن وہ خود ارادیت کے پورے حق سے لطف اٹھاتے ہیں۔ کسی شہر یا دیہی ضلع کی ٹریڈ یونینیں نام نہاد لیبر کارٹیل میں مل جاتی ہیں۔ لیبر کارٹلز مقامی پروپیگنڈا اور تعلیم کے مراکز تشکیل دیتے ہیں۔ وہ ایک طبقے کی حیثیت سے مزدوروں کو ایک ساتھ جوڑتے ہیں اور کسی تنگ نظری والے گروہی جذبے کے اضافے کو روکتے ہیں۔ مقامی مزدوری کی پریشانی کے وقت وبحالات میں دستیاب ہر ایجنسی کے استعمال میں منظم لیبر کے پورے جسم کے ٹھوس تعاون کا بندوبست کرتے ہیں۔ تمام لیبر کارٹلوں کو ضلعی علاقوں اور علاقوں کے مطابق گروہ بنا کر نیشنل فیڈریشن آف لیبر کارٹیل تشکیل دیا گیا ہے جوبلدیاتی اداروں کے مابین مستقل رابطے کو برقرار رکھتا ہے مختلفتنظیموں کے ممبروں کی پیداواری مزدوروں کو کوآپریٹو لائنوں پر مفت ایڈجسٹ کرنے کا انتظام کرتا ہے۔ تعلیمکے شعبے میں ضروری تعاون کی فراہمی کریں جسمیں مضبوط کارٹلوں کو کمزوروں کی مدد کرنے کی ضرورت ہوگی اورعام طور پر مقامی گروپوں کو کونسل اور رہنمائی کے ساتھ مدد فراہم کریں گے۔

مزید یہ کہ ہر ٹریڈ یونین وفاق کے ساتھ پورے ملک میں ایک ہی تجارت میں تمام ایک ہی تنظیموں سے وابستہ ہے اور یہ تمام متعلقہ تجارتوں کے ساتھ بدلے میں ملتا ہے تاکہسب کو عمومی صنعتی اتحاد میں جوڑ دیا جائے۔ ان اتحادوں کا کام یہ ہے کہ وہ مقامی گروہوں کی باہمی تعاون کے ساتھ کام کرنے کا اہتمام کریں ، جہاں ضرورت پڑتی ہے وہاں یک جہتی ہڑتال کریں اور سرمائے اور مزدور کے مابین یومیہ جدوجہد کے تمام مطالبات کو پورا کریں۔ اس طرح فیڈریشن آف لیبر کارٹیلس اور فیڈریشن آف انڈسٹریل الائنسس ان دو قطبوں پر مشتمل ہیں جن کے بارے میں ٹریڈ یونینوں کی پوری زندگی گھومتی ہے۔

اس طرح کی تنظیم نہ صرف مزدوروں کو روزمرہ کی روٹی کے لئے اپنی جدوجہد میں براہ راست عمل کرنے کا ہر موقع فراہم کرتی ہے بلکہیہ ان کو اپنی طاقت کے ذریعہ اور کسی اجنبی مداخلت کے بغیر سوشلسٹ منصوبے پر معاشرتی زندگی کی تنظیم نو کو انجام دینے کے لئے ضروری ابتدائیاں فراہم کرتی ہے۔ انقلابیبحران کی صورت میں۔ **انارکو-سنڈیکلسٹ**اس بات پر قائل ہیں کہ سوشلسٹ معاشی نظام حکومت کے احکامات اور احکامات کے ذریعہ نہیں تشکیل پایا جاسکتا لیکنصرف پیداوار کے ہر خاص شاخ میں ہاتھ یا دماغ کے ساتھ مزدوروں کے یکجہتی کے ساتھ یہ یہ ہے کہ پروڈیوسروں نے خود ہی اس طرح کے تحت تمام پودوں کے انتظام کو سنبھالنے کے ذریعے کہ الگ الگ گروہ پودوناور صنعتوں کی شاخیں عام معاشی حیاتیات کے آزاد ممبر ہیں اور منظم طریقے سے پیداوار اور مصنوعات کی تقسیم کو منظم انداز میں جاری رکھتے ہیں۔ آزاد باہمی معاہدوں کی بنیاد پر معاشرے کا مفاد۔

ایسے میں لیبر کارٹلس ہر معاشرے میں موجودہ معاشی سرمائے پر قبضہ کریں گے اپنےاضلاع کے باشندوں کی ضروریات کا تعین کریں گے اور مقامی کھپت کا انتظام کریں گے۔ قومی فیڈریشن آف لیبر کارٹیلس کی ایجنسی کے ذریعہ یہ ممکن ہوگا کہ وہ ملک کی کل ضروریات کا حساب لگائے اور اس کے مطابق پیداوار کے کام کو ایڈجسٹ کرے۔ دوسری طرف ، یہ صنعتی اتحاد کا کام ہوگا کہ وہ **پیداوار**، **مشینیں**، **اممال** ، **نقل و حمل**کے ذرائع اور اس طرح کے سبھی آلات پر قابو پالیں اور الگ الگ پیداواری گروہوں کو اپنی ضرورت کے مطابق فراہم کرے۔

ود پروڈیوسرونکے ذریعہپودوں کی تنظیماور ان کےذریعہ منتخبکردہ مزدورکونسلوں کے ذریعہکام کی سمت۔

صنعتی اور زرعیاتحاد سے ملککی کل پیداوار کی تنظیم۔

لیبر کارٹیلزکے ذریعہکھپت کی تنظیم۔

اس سلسلے میں عملیتجربے نے بھی بہترین ہدایت دی ہے۔ اس نے ہمیں دکھایا ہے کہ سوشلسٹ معنی میں معاشی سوالات حکومت کے ذریعہ حل نہیں ہوسکتے ہیں یہانتک کہ جب اس کا مطلب **پرولتاریہ** کی مشہور آمریت ہے۔ روس میں **بولشیوک** آمریت اپنے معاشی مسائل سے پہلے تقریبا دو سال بے بس رہی اور اس نے عہدوں اور احکامات کے سیلاب کے پیچھے اپنی نااہلی کو چھپانے کی کوشش کی ، جن میں سے نوے فیصد کو مختلف بیورو میں ایک بار دفن کردیا گیا تھا۔ اگر حکم ناموں کے ذریعہ دنیا کو آزاد کیا جاسکتا ہے تو بہتپہلے روس میں کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی تھی۔ حکومت کے لئے اپنے جنونی جوش میں **بالشیوزم**نے **سوشلسٹ** معاشرتی نظام کی سب سے قیمتی شروعات کو مٹانے ٹریڈیونینوں کو ریاستی کنٹرول میں لانے اور**سوویتوں** کو تقریبا ابتدا ہی میں آزادی سے محروم رکھنے کے ذریعہ متشدد طور پر تباہ کردیا ہے۔ **کرپوٹکن** نے انصاف کے ساتھ اپنے "مغربی یورپیممالک کے کارکنوں کے لئے پیغام میں کہا۔

“

انہوں نے کہاکہ روس نےہمیں وہ راستہدکھایا ہے جسمیں سوشلزمکا ادراکنہیں کیا جاسکتا ، حالانکہ اس آبادینے پرانیحکومت کے ساتھناکارہ ہوکر نئیحکومت کے تجربات کے□لافکسی بھی سرگرممزاحمت کی مخالفت نہیں کی۔سیاسی اور معاشیزندگی پر قابوپانے کے لئےمزدوروں کی کونسلوں کا□یالخود ہی غیرمعمولی اہمیتکا حامل ہے لیکناس وقت تکجب تک کہملک میں کسیپارٹی کی آمریت مزدوروں اور کسانوں کی کونسلوں کا غلبہہے۔ اپنی اہمیتکھو اس طرحوہ اسی غیرفعال کردارکی طرف ما□لہو رہے ہینجو ریاستونکے نما□ندےمطلق بادشاہتکے زمانےمیں کھیلتےتھے۔ جب کارکنان کونسلایک آزاد اورقابل قدر مشیربننا چھوڑتیہے جب ملکمیں کو□ی پریسموجود نہیں ہے جیساکہ ہمارےساتھ دو سالونسے ایسا ہیہے۔ اس سےبھی بدتر باتیہ ہے کہکارکنوں اور کسانوں کی کونسلیں اس وقتاپنے تمام معنیکھو جاتی ہینجب ان کےانتخابات سے قبلکو□ی عوامیپروپیگنڈا نہیں ہوتاہے اور انتخابات □ود پارٹیآمریت کے دباؤمیں آتے ہیں۔کونسلوں کے ذریعہایسی حکومتسوویت حکومتایک □اص اقدامکے مترادفہے جیسے ہیانقلاب نئی معاشیبنیادوں پر نئےمعاشرے کے قیامکے لئے آگےبڑھتا ہے یہایک مردہ بنیادپر صرف ایکمردہ اصول بنجاتا ہے۔

واقعات کے دوران ہر نقطہ پر کرپوٹکن صحیح ثابت ہوا ہے۔ روس ء کسیبھی دوسرے ملک کے مقابلے میں سوشلزم سے دور ہے۔ آمرانہ جدوجہد محنت کش عوام کی معاشی اور معاشرتی آزادی کا باعث نہیں ہے بلکہانتہائی معمولی آزادی کو بھی دبانے اور ایک لامحدود آمریت کی نشوونما کا باعث ہے جو کسی بھی حقوق کا احترام نہیں کرتی ہے اور انسانی وقار کے ہر احساس کو پاؤں تلے رکھے ہوئے ہے۔ روسی کارکن نے اس حکومت کے تحت معاشی طور پر جو کچھ حاصل کیا ہے وہ انسانی استحصال کی ایک انتہائی بربادی صورت ہے جواسٹیکانوف سسٹم کی شکل میں سرمایہداری کے انتہائی مرحلے سے لیا گیا ہے ، جو اس کی پیداواری صلاحیت کو اپنی بلند ترین حد تک پہنچا دیتا ہے اور اسے گالی سے محروم کرتا ہے۔ غلام جسکو اپنی ذاتی مشقت کے تمام تر انکار سے انکار کیا گیا ہے ، اور اگر وہ اپنے آپ کو مجرموں کی زندگی اور آزادی کے سامنے بے نقاب نہیں کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنے اعلی افسران کے ہر حکم کو پیش کرنا ہوگا۔ لیکن لازمی مزدوری ہی آخری سڑک ہے جو سوشلزم کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ انسان کو معاشرے سے الگ کرتا ہے اپنےروز مرہ کے کاموں میں اس کی خوشی کو ختم کردیتا ہے ، اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس ذاتی ذمہ داری کا احساس دباتا ہے جس کے بغیر سوشلزم کی کوئی بات نہیں ہوسکتی ہے۔

یہاں تک کہ ہم یہاں جرمنی کی بات نہیں کریں گے۔ سوشیل ڈیموکریٹس جیسی پارٹی سے کسی کی معقول توقع نہیں کی جاسکتی ہے - جس کے مرکزی عضو وورورٹس نے 1918 کے نومبر انقلاب سے ٹھیک شام کو کارکنوں کو تخریب کاری کے خلاف متنبہ کیا تھا **"چونکہجرمن عوام جمہوریہ کیلئےتیار نہیں ہیں"**۔سوشلزم کے ساتھ تجربہ کریں۔ شاید ہمکہہ سکتے ہیں ، بجلی راتوں رات اس کی گود میں پڑ گئی ، اور حقیقت میں یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا کیا کرنا ہے۔ اس کے مطلق نامردی نے آج جرمنی کو تیسری ریخ کے سورج میں بسنے کے قابل بنانے میں کچھ زیادہ تعاون نہیں کیا۔

اسپین اورخاص طور پر **کاتالونیا** کی **انارکو-سنڈیکلسٹ**مزدور یونینوں نے جہانان کا اثر و رسوخ سب سے زیادہ ہے نےہمیں اس سلسلے میں ایک مثال دکھائی ہے جو سوشلسٹ مزدور تحریک کی تاریخ میں منفرد ہے۔ اس میں انہوں نے اس بات کی صرف تصدیق کی ہے کہ **انارکو سنڈیکلسٹوں** نے ہمیشہ اس بات پر اصرار کیا ہے کہ سوشلسزم تک نقطہ نظر اسی وقت ممکن ہے جب کارکنان نے اس کے لئے ضروری حیاتیات کو تشکیل دیا ہو اورجب سب سے بڑھ کر وہ اس سے پہلے ایک حقیقی سوشلسٹ تعلیم کے ذریعہ تیار ہوچکے ہوں۔ اور براہ راست کارروائی لیکن اسپین کا یہ معاملہ تھا جہانبین الاقوامی دن سے مزدور تحریک کا وزن سیاسی جماعتوں میں نہیں بلکہانقلابی مزدور انجمنوں میں پڑا تھا۔

جب 19 جولائی 1936 کو فاشسٹجرنیلوں کی سازش کھلی کھلی بغاوت ہوئی اور کچھ دن میں **سی این ٹی ، نیشنلفیڈریشن آف لیبراور ایف اے□ی انارجسٹفیڈریشن آف ایبیریا**کی بہادری سے مزاحمت کی گئی دشمن نے **کاتالونیا** اور سازشیوں کے منصوبے کو مایوس کررہا ہے جسکی بنیاد پر اچانک حیرت ہوئی ، یہ واضح تھا کہ **کاتالونیا** کے کارکن آدھے راستے پر نہیں رکیں گے۔ تو اس کے بعد مزدوریوںاور کسانوں کے ذریعہ زمین کو اکٹھا کرنے اور پودوں پر قبضہ کرنے کے بعد۔ اور یہ تحریک ، جو **C.N.T** کےاقدام سے جاری کی گئی تھی۔

اور **ایف.اے.ای.** غیر متزلزل طاقت کے ساتھ اراگون ، لیونٹے اور ملک کے دیگر حصوں پر قابو پالیا اوریہاں تک کہ اس نے سوشلسٹ پارٹی کی ٹریڈ یونینوں کا ایک بہت بڑا حصہ ، جو **U.G.T** میںمنظم کیا کےساتھ پھیل گیا۔ جنرل لیبر یونین **فاشسٹوں** کی بغاوت نے **اسپین** کو ایک سماجی انقلاب کی راہ پر گامزن کردیا تھا۔

اس ہی واقعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسپین کے انارکو-سنڈیکلسٹ کارکن نہ صرف لڑنا جانتے ہیں بلکہیہ کہ وہ ان کی تعمیراتی روح سے بھر پور ہیں جو ان کی کئی سالوں کی سوشلسٹ تعلیم سے حاصل ہوئی ہیں۔ یہ اسپین میں لبرٹیرین سوشلزم کی بہت بڑی خوبی ہے جواب **C.N.T** میںاظہار خیال کرتی ہے۔ اور **ایف.اے.آئ** کیپہلی بین الاقوامی دن سے اس نے کارکنوں کو اس جذبے سے تربیت دی ہے جو آزادی کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے اور اپنے پیروکاروں کی فکری آزادی کو اپنے وجود کی بنیاد کے طور پر دیکھتی ہے۔ اسپین میں آزاد خیال مزدور تحریک کبھی بھی معاشی استعارے کی بھولبلیا میں اپنے آپ کو نہیں کھو چکی ہے جس نے مہلک تصورات کے ذریعہ اس کے فکری فروغ کو معطر کردیا جیساکہ جرمنی کا معاملہ تھا۔ نہ ہی اس نے بورژوا پارلیمنٹس کے بنجر معمولات کے کاموں میں اپنی توانائی کو بلاجواز ضائع کیا ہے۔ سوشلزم اس کے لئے لوگوں کی فکرمند تھا ایکنامیاتی نمو خود عوام کی سرگرمی سے آگے بڑھ رہی ہے اور اپنی معاشی تنظیموں میں اس کی اساس ہے۔

لہٰذا **سی این ٹی** . صرفدوسرے ممالک میں ٹریڈ یونینوں جیسے صنعتی کارکنوں کا اتحاد نہیں ہے۔ یہ اپنی صفوں میں شامل ہے ، کسانوں اور کھیت مزدوروں کے ساتھ ساتھ دماغی کارکنوں اور دانشوروں کے بھی۔ اگر اب ہسپانوی کسان فاشزم کے خلاف شہر کارکنوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر لڑ رہے ہیں تو یہسوشلسٹ تعلیم کے عظیم کام کا نتیجہ ہے جو سی این ٹی نے انجام دیا ہے۔ اور اس کے پیش رو۔ تمام اسکولوں کے سوشلسٹ ، حقیقی لبرلز اور بورژوا انسداد فاشسٹ جن کو موقع پر مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے ، اب تک انہوں نے سی این ٹی کی تخلیقی صلاحیت کے بارے میں صرف ایک فیصلہ پاس کیا ہے۔ اور اس کے تعمیری مزدوروں کے ساتھ سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی قدرتی ذہانت فہمو فراست اور تدبر اور اس بے مثال رواداری کو جس میں**سی این ٹی کے** مزدوروں اور کسانوں نے سراہا ہے اس کی مدد نہیں کرسکا۔ اپنے مشکل کام سے گزر چکے ہیں۔ **مزدور ، کسان ، ٹیکنیشن** اور **سا نس** کے مرد ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پر مبنی کام کے لئے اکٹھے ہوئے تھے اورتین مہینوں میں کاتالونیا کی پوری معاشی زندگی کو مکمل طور پر ایک نیا کردار دیا۔

کاتالونیا میں آج تین چوتھائی اراضی اجتماعی اور باہمی تعاون کے ساتھ محنت کشوں کے **سنڈیکیٹس** کے ذریعہ کاشت کی گئی ہے۔ اس میں ہر برادری اپنے آپ کو ایک قسم پیش کرتی ہے اور اپنے اندرونی معاملات کو اپنے انداز میں ایڈجسٹ کرتی ہے لیکناپنے معاشی سوالات کو اپنے فیڈریشن کی ایجنسی کے ذریعے حل کرتی ہے۔ اس طرح آزاد خیالات کا امکان محفوظ ہے نئےخیالات اور باہمی محرک کو اکساتے ہیں۔ ملک کا ایک چوتھائی حصہ چھوٹے کسان مالداروں کے قبضہ میں ہے ، جن کے پاس اجتماعات میں شامل ہونے یا اپنے خاندانی پالنے کو جاری رکھنے کے درمیان آزادانہ انتخاب چھوڑ دیا گیا ہے۔ بہت سے واقعات میں ان کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں ان کے کنبہ کے سائز کے تناسب میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اراگون میں کسانوں کی بھاری اکثریت نے اجتماعی کاشت کا اعلان کیا۔ اس صوبے میں چار سو سے زیادہ اجتماعی فارم ہیں جنمیں سے تقریبا دس سوشلسٹ امریکی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں ، جبکہ باقی سب سی این ٹی کے سنڈیکیٹ کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔ زراعت نے وہاں ایسی ترقی کی ہے کہ ایک سال کے دوران چالیس فیصد سابقہ غیر منقولہ زمین کاشت کی گئی ہے۔ **لیونٹے** میں **اندلس**اور **کیسٹل** میں بھی سنڈیکیٹسکے انتظام کے تحت اجتماعی زراعت مسلسل زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ متعدد چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں ایک سوشلسٹ طرز زندگی پہلے ہی فطرت بن چکی ہے باشندےاب پیسوں کے ذریعہ تبادلہ نہیں کرتے بلکہاپنی اجتماعی صنعت کی پیداوار سے اپنی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور ایمانداری کے ساتھ محاذ پر لڑنے والے اپنے ساتھیوں کے لئے سرپلس کو مختص کرتے ہیں .بیشتر دیہیاجتماعی کاموں کے لئے انفرادی معاوضے کو برقرار رکھا گیا ہے اورنئے نظام کی مزید تعمیر جنگ کے خاتمے تک ملتوی کردی گئی ہے جواس وقت لوگوں کی پوری طاقت کا دعویدار ہے۔ ان میں اجرت کی رقم خاندانوں کے سائز سے طے ہوتی ہے۔ **سی این ٹی.** کےروزانہ بلیٹن میں ہونے والی معاشی رپورٹس مشینوں اور کیمیائی کھادوں کے تعارف کے ذریعہ اجتماعات کی تعمیر اور ان کی تکنیکی ترقی کے بارے میں ان کے اکاؤنٹس کے ساتھ یہانتہائی دلچسپ ہیں جواس سے پہلے تقریبا نامعلوم تھا۔ صرف کاسٹائل میں زرعی اجتماع نے گذشتہ

سال کے دوران اس مقصد کے لئے 20 لاکھ سے زائد پاسیٹا خرچ کیے ہیں۔ زمین جمع کرنے کا عظیم کام امریکی جی ٹی کے دیہی فیڈریشنوں کے بعد بہت آسان بنا دیا گیا تھا۔ عام تحریک میں شامل ہوئے۔ بہت سی جماعتوں میں تمام امور کا اہتمام سی این ٹی کےمندوبین کرتے ہیں۔ اور امریکہ اندونوں تنظیموں کی طرف سے اظہار خیال کیا گیا جس کا نتیجہ دونوں تنظیموں میں کارکنوں کے اتحاد کے نتیجے میں نکلا۔

لیکن محنت کشوں کے سنڈیکیٹس نے صنعت کے میدان میں اپنی حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے ہیں چونکہانہوں نے مجموعی طور پر صنعتی زندگی کی انتظامیہ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ ایک سال کے دوران **کاتالونیا** میں ایک مکمل جدید سازوسامان کے ساتھ ریلوے پٹیاں تیار کی گئیں اور وقت کی پابندی کے ساتھ یہ خدمت اس مقام تک پہنچی جو اب تک نامعلوم تھا۔ **ٹیکسٹا□ل کی صنعت، مشینریتعمیر ، تعمیراتی اورچھوٹی صنعتوں**میں پورے ٹرانسپورٹ سسٹم میں یہی پیشرفت ہوئی۔ لیکن جنگی صنعتوں میں سنڈیکیٹس نے ایک حقیقی معجزہ کیا ہے۔ نام نہاد غیرجانبداری معاہدے کے ذریعہ ہسپانوی حکومت کو کسی بھی طرح کی جنگی مواد کی بیرون ملک سے درآمد سے روک دیا گیا۔ لیکن فاشسٹ بغاوت سے پہلے کاتالونیا فوج کے سازوسامان کی تیاری کے لئے ایک بھی پلانٹ نہیں۔ پہلی تشویش لہذا جنگکے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے پوری صنعتوں کا دوبارہ بنانے کی تھی۔ سنڈیکیٹس کے لئے ایک مشکل کام جسکے ہاتھوں میں پہلے سے ہی ایک نیا معاشرتی نظام ترتیب دیا گیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس کو ایک ایسی توانائی اور تکنیکی استعداد سے خوشبو دیا جس کی وضاحت صرف کارکنان ہی کرسکتے ہیں اور ان کے مقصد کے لئے قربانیاں دینے کی ان کی بے حد تیاری ہے۔ مردوں نے فیکٹریوں میں دن میں بارہ چودہ گھنٹے کام کیا تاکہ اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ آج **کاتالونیا** کے پاس **283** بڑےپودے ہیں جو دن رات جنگی مواد کی تیاری میں کام کر رہے ہیں تاکہمحاذوں کو سپلائی کی جاسکے۔ اس وقت کٹالونیا جنگ کے تمام مطالبات کے زیادہ تر حصے کی فراہمی کر رہا ہے۔ پروفیسر آندرس اولٹمیرس نے ایک مضمون کے دوران اعلان کیا کہ اس میدان میں مزدوروں کی کٹالونیا کے سنڈیکیٹس نے **"سات ہفتونمیں کامیابیحاصل کی تھیجیسا کہ فرانسنے عالمیجنگ کے آغازکے بعد چودہماہ میں کیاتھا"**

لیکن یہ سب ایک بہت بڑا سودا نہیں ہے۔ ناخوش جنگ نے کاتالونیا میں سپین کے تمام جنگ زدہ اضلاع سے مفرور افراد کا ایک زبردست سیلاب لایا۔ آج ان کی تعداد ایک ملین ہوگئی ہے۔ کاتالونیا کے اسپتالوں میں پچاس فیصد سے زیادہ بیمار اور زخمی کاتالونیان نہیں ہیں۔ لہذا ایکشخص سمجھتا ہے کہ ان تمام مطالبات کی میٹنگ میں مزدوروں کے سنڈیکیٹس کو کس کام کا سامنا کرنا پڑا۔ اساتذہ کے گروپوں کے ذریعہ پورے تعلیمی نظام کی دوبارہ تنظیم میں سے **آرٹ**کے کاموں کے تحفظ کے لئے انجمنیں اورایک سو دیگر معاملات جو ہم یہاں ذکر نہیں کرسکتے ہیں۔

اسی وقت کے دوران**سی این ٹ** اپنی ملیشیا میں سے ایک لاکھ چالیس کو برقرار رکھے ہوئے تھے جوتمام محاذوں پر لڑ رہے تھے۔ ابھی تک کسی اور تنظیم نے جان اور اعضا کی قربانیاں نہیں دی ہیں جیسا کہ**سی این ٹی،ایف اے □ی**فاشزمکے خلاف اپنے بہادر موقف میں اس نے اپنے بہت سے معروف جنگجوؤں کو کھو دیا ہے انمیں **فرانسسکو آسکو** اور**بوناونتورا دروتی** جنکی مہاکاوی عظمت نے انہیں ہسپانوی عوام کا ہیرو بنا دیا تھا۔

ان حالات میں شایدیہ بات قابل فہم ہے کہ سنڈیکیٹس اب تک معاشرتی تعمیر نو کے اپنے عظیم کام کو مکمل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے ہیں اوروقتی طور پر کھپت کی تنظیم کو اپنی پوری توجہ دینے میں ناکام رہے تھے۔ جنگ خاممال کے اہم وسائل کی فاسسٹ فوجوں کے قبضے جرمناور اطالوی یلغار غیرملکی سرمائے کا معاندانہ رویہ خودہی ملک میں انسداد انقلاب کے حملوں ، جس کی وجہ سے اس بار دوستی ہوئی تھی روس اور اسپین کی کمیونسٹ پارٹی۔ یہ سب اور بہت ساری چیزوں نے سنڈیکیٹس کو بہت سارے عظیم اور اہم کاموں کو ملتوی کرنے پر مجبور کردیا جب تک کہ جنگ کو کسی حتمی نتیجے پر نہ لائیں۔ لیکن اراضی اور صنعتی پلانٹوں کو ان کے اپنے انتظام میں لے کر انہوں نے سوشلزم کی راہ پر پہلا اور سب سے اہم قدم اٹھایا ہے۔ سب سے بڑھ کر انہوںنے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مزدور یہاں تک کہ سرمایہ کے بغیر بھی پیداوار میں بہتری لیتے ہیں اور بہت سارے منافع بخش کاروباری افراد کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسپین میں خونی جنگ کا

نتیجہ جو بھی ہوسکتا ہے اسعظیم مظاہرے کو ہسپانوی **انارکو - سنڈیکلسٹ**کی ناقابل تردید خدمت بنی ہوئی ہے جسکی بہادری مثال نے سوشلسٹ تحریک کے لئے مستقبل کے لئے نئے مظاہرے کا آغاز کردیا ہے۔

اگر **انارکو - سنڈیکللسٹ**ہر ملک میں محنت کش طبقوں میں تعمیری سوشلزم کی اس نئی شکل کو سمجھنے کے لئے کوشاں ہیں اورانہیں یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انھیں لازمی طور پر اپنی معاشی لڑائی تنظیموں کو ایک جنرل کے دوران ان کے اہل بنانے کے لئے فارم دینا چاہ رہے تھے معاشرتی بحران کا سوشلسٹ تعمیراتی کام کو انجام دینے کے لئے ، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان شکلوں کو ہر جگہ اسی طرز پر کاٹنا ہوگا۔ ہر ملک میں خصوصی حالات موجود ہیں جو اس کی تاریخی نشوونما اسکی روایات ، اور اس کی عجیب نفسیاتی مفروضوں کے ساتھ گہرا گہرا ہے۔ فیڈرل ازم کی سب سے بڑی برتری ، واقعتا، صرف اتنا ہے کہ وہ ان اہم معاملات کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ یکسانیت پر اصرار نہیں کرتا ہے جو آزادانہ فکر کیلئے تشدد کرتا ہے اورمردوں کو اپنے اندرونی مائل رجحانات کے برخلاف چیزوں پر مجبور کرتا ہے۔

کرپوٹکن نے ایک بار کہا تھا کہ **انگلینڈ** کو بطور مثال دیکھتے ہوئے یہاںتین بڑی تحریکیں وجود میں آئیں جو انقلابی بحران کے وقت مزدوروں کو معاشرتی معیشت کو مکمل طور پر ختم کرنے کے قابل بنائے گی: تجارت یونین ازم کوآپریٹوآرگنائزیشنز اورمیونسپل سوشلزم کے لئے تحریک؛ بشرطیکہ وہ ایک مقررہ مقصد کے پیش نظر ہوں اور ایک مقررہ منصوبے کے مطابق مل کر کام کریں۔ کارکنوں کو یہ سیکھنا چاہئے کہ ، نہ صرف ان کی معاشرتی آزادی ان کا اپنا کام ہونا چاہئے لیکنیہ آزادی صرف اسی صورت میں ممکن تھی جب وہ خود سیاستدانوں پر یہ کام چھوڑنے کے بجائے تعمیری امور میں شریک ہوجائیں جوکسی بھی طرح سے اس کے قابل نہیں تھے۔ اور سب سے بڑھ کر انھیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کی آزادی کے لئے فوری طور پر ابتدائی ابتدائیاں مختلف ممالک میں مختلف ہوسکتی ہیں سرمایہدارانہ استحصال کا اثر ہر جگہ ایک جیسا ہوتا ہے اور اس لئے انھیں اپنی کوششوں کو ضروری بین الاقوامی کردار دینا چاہئے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کوششوں کو قومی ریاستوں کے مفادات سے جوڑنا نہیں چاہئے جیساکہ بدقسمتی سے ، اب تک زیادہ تر ممالک میں ہوا ہے۔ منظم مزدوروں کی دنیا کو اپنے اختتامات کا پیچھا کرنا چاہئے ، کیوں کہ اس کے دفاع کے اپنے مفادات ہیں اوریہ ریاست یا اپنے پاس موجود طبقات سے مماثلت نہیں رکھتے ہیں۔ مزدوروں اور ملازمین کی ملی بھگت جیسے سوشلسٹ پارٹی اور ٹریڈ یونینوں کی طرف سے جرمنی میں عالمی جنگ کے بعد اس کی حمایت کی جاسکتی ہے اسکے نتیجے میں ہی مزدوروں کو غریب لازر کے کردار کی مذمت کی جاسکتی ہے جوگرنے والے پھوڑوں کو کھا کر مطمئن رہنا چاہئے۔ امیر آدمی کی میز سے تعاون صرف اسی صورت میں ممکن ہے جہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ مفادات یکساں ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کبھی کبھی کچھ چھوٹی چھوٹی راحتیں مزدوروں کے حصہ میں پڑسکتی ہیں جب ان کے ملک کا سرمایہ دار کسی دوسرے ملک سے کچھ فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ ان کی اپنی آزادی اور دوسرے لوگوں کے معاشی جبر کی قیمت پر ہوتا ہے۔ انگلینڈ ، فرانس ، ہالینڈ ، اور اسی طرح کا کارکن کچھحد تک اس منافع میں حصہ لیتا ہے ، جو ، بغیر کسی کوشش کے نوآبادیاتیعوام کے بے دریغ **استحصال** سے اپنے ملک کے بورژوازی کی گود میں گر جاتا ہے۔ لیکن جلد یا بدیر وہ وقت آجاتا ہے جب یہ لوگ بھی بیدار ہوجاتے ہیں ، اور اس کو چھوٹی چھوٹی نفعوں کیلئے اسےبہت زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ ایشیاء کے واقعات مستقبل قریب میں اس کو مزید واضح طور پر دکھائیں گے۔ روزگار اور زیادہ اجرت میں اضافے کے مواقع کیلئے ہونے والے چھوٹے فوائد دوسروں کی قیمت پر نئی مارکیٹوں کی نقش و نگار سے کامیاب ریاست میں مزدور کو حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اسی وقت سرحد کے دوسری طرف ان کے بھائیوں کو بے روزگاری اور ان کے معیار زندگی کو کم کرنے کی وجہ سے ان کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔ اس کا نتیجہ بین الاقوامی مزدور تحریک میں اب بھی پھیلتا ہوا تنازعہ ہے جوبین الاقوامی کانگریس کی خوبصورت ترین قراردادیں بھی اپنے وجود کو ختم نہیں کرسکتی ہیں۔ اس تنازعہ سے مزدوریوں کو اجرت غلامی کے جوئے سے آزادی سے آگے اور آگے دوری کی طرف دھکیل دیا گیا ہے۔ جب تک کہ مزدور اپنے مفادات کو اپنے ملک کے بورژوازی کے ساتھ اپنے طبقے کے افراد سے جوڑنے کے بجائے اس کے ساتھ تعلقات قائم رکھے تبتک اسے منطقی طور پر بھی اس تعلقات کے سارے نتائج اخذ کرنے چاہ۔ اسے اپنی منڈیوں کو برقرار رکھنے اور اس میں توسیع کیلئے اپنے پاس موجود طبقات کی جنگوں سے لڑنے کیلئے ، اور دوسرے لوگوں پر کسی بھی طرح کی ناانصافی کا دفاع کرنے کے لئے

تیار رہنا چاہئے۔ جرمنی کا سوشلسٹ پریس محض مستقل مزاج تھا جب دوسری جنگ عظیم کے وقت انہوننے بیرونی علاقے کو الحاق کرنے پر زور دیا تھا۔ یہ محض دانشورانہ رویہ اور ان طریق کار کا ناگزیر نتیجہ تھا جنھیں سیاسی مزدور جماعتوں نے جنگ سے پہلے ایک طویل عرصے تک اپنایا تھا۔ صرف اس صورت میں جب ہر ملک کے مزدور یہ واضح طور پر سمجھیں گے کہ ان کے مفادات ہر جگہ ایک جیسے ہیں اوراس تفہیم سے ہی مل کر کام کرنا سیکھیں گے ، تو کیا مزدور طبقے کی بین الاقوامی آزادی کے لئے موثر بنیاد رکھی جاسکے گی۔

ہر بار اپنے مخصوص مسائل اور ان مسائل کو حل کرنے کے اپنے مخصوص طریقہ کار ہوتے ہیں۔ ہمارے وقت جو مسئلہ طے ہوا ہے وہ ہے انسان کو معاشی استحصال اور سیاسی و معاشرتی غلامی کی لعنت سے آزاد کرنا۔ سیاسی انقلاب کا دور ختم ہوچکا ہے اورجہاں اب بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں وہ سرمایہ دارانہ معاشرتی نظام کے کم سے کم اڈوں میں ردوبدل نہیں کرتے ہیں۔ ایک طرف یہ مستقل طور پر واضح ہوتا جارہا ہے کہ بورژوا جمہوریت اس قدر زوال پذیر ہے کہ اب وہ فاشزم کے خطرے کے خلاف موثر مزاحمت پیش کرنے کے اہل نہیں ہے۔ دوسری طرف سیاسی سوشلزم بورژوا سیاست کے خشک چینلز پر خود کو مکمل طور پر کھو بیٹھا ہے کہ اب اسے عوام کی حقیقی طور پر سوشلسٹ تعلیم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور وہ کبھی بھی چھوٹی چھوٹی اصلاحات کی حمایت سے بلند نہیں ہوتا ہے۔ لیکن سرمایہ داری کی ترقی اور جدید بڑی ریاست نے آج ہمیں ایک ایسی صورتحال میں پہنچا دیا ہے جہاں ہم ایک آفاقی تباہی کی طرف پوری طرح سفر کررہے ہیں۔ آخری عالمی جنگ اور اس کے معاشی اور معاشرتی نتائج ، جو آج زیادہ سے زیادہ تباہ کن طور پر کام کر رہے ہیں اورجو تمام انسانی ثقافت کے وجود کے لئے ایک یقینی خطرہ بن چکے ہیں ، اس دور کی سنگین علامت ہیں جن کا کوئی بصیرت انسان غلط بیانی نہیں کرسکتا۔ . لہذا آج ہم لوگوں کی معاشی زندگی کو زمین سے تعمیر کرنے اور اسے سوشلزم کے جذبے سے نئے سرے سے تعمیر کرنے کا خدشہ ہے۔ لیکن صرف خود پروڈیوسر اس کام کیلئے فٹہیں کیونکہ معاشرے میں وہ واحد قدر پیدا کرنے والے عنصر ہیں جن میں سے ایک نیا مستقبل جنم لے سکتا ہے۔ معاشی استحصال نے اس پر پابندی عائد کرنے والے معاشی استحصال معاشرےکو تمام اداروں اور سیاسی طاقت کے طریقہ کار سے آزاد کرنے اور مرد اور خواتین کے آزاد گروہوں کے اتحاد کی راہ کھولنے کا کام ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان تمام افراتفریوں سے مزدوری آزاد کریں۔ **کوآپریٹو لیبر او**رکمیونٹی کے مفادات میں چیزوں کا منصوبہ بند انتظامیہ۔ شہر اور ملک میں محنت کش عوام کو اس عظیم مقصد کیلئے تیار کرنا اور انہیں ایک عسکریت پسند کی حیثیت سے باندھ دینا جدید انارکو-سنڈیکلزم کا مقصد ہے اور اس میں اس کا پورا مقصد ختم ہوگیا ہے۔

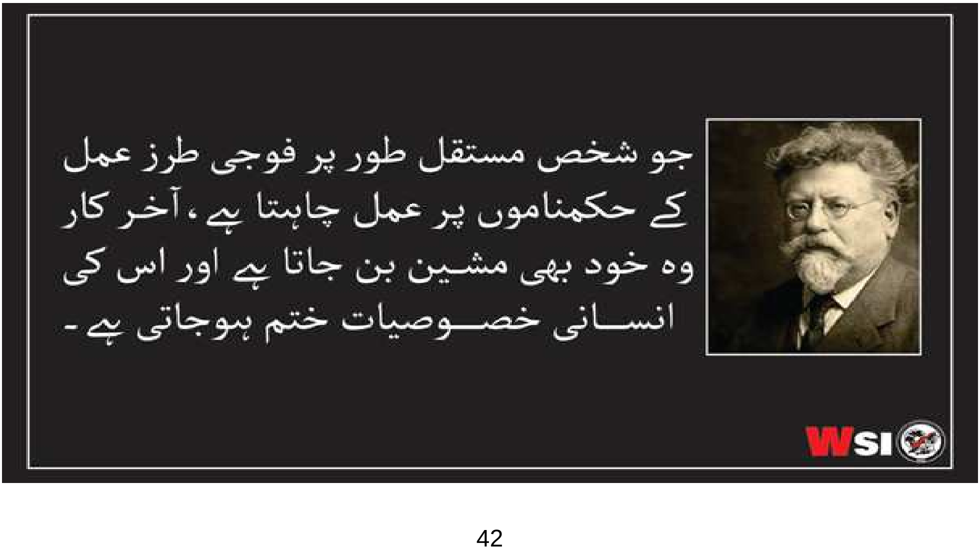

باب 5. انارکو- سنڈیکلزم کے زاویئے۔

انارکو - سنڈیکلزماور سیاسیعمل سیاسیحقوق کی اہمیتپارلیمنٹیریز کے □لافبراہ راست ایکشنکارکنوں کے لئےہڑتال اور اسکے معنی ہمدردہڑتال جنرل ہڑتالبا□یکاٹ کارکنونکے ذریعہتخریب کاری سرمایہ داری کےذریعہ سبوتاژ۔معاشرتی تحفظ کےایک ذریعہکے طور پرمعاشرتی ہڑتالعسکریت پسندی

انارکو سنڈیکلزم کے خلافاکثر یہ الزام عائد کیا جاتا رہا ہے کہ اسے مختلف ممالک کے سیاسی ڈھانچے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اوراس کے نتیجے میں اس وقت کی سیاسی جدوجہد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اوراپنی سرگرمیاں خالص معاشی مطالبات کے لئے لڑائی تک محدود رکھتی ہے۔ یہ خیال سراسر غلط ہے اور یا تو قطعی طور پر لاعلمی یا جان بوجھ کر حقائق کو مسخ کرنا ہے۔ یہ ایسی سیاسی جدوجہد نہیں ہے جو انارکو-سنڈیکلسٹ کو جدید لیبر پارٹیوں سے اصولیاور حکمت عملی دونوں سے ممتاز کرتی ہے بلکہاس جدوجہد کی شکل اور مقاصد جو اس کے پیش نظر ہیں۔ وہ بغیر کسی اقتدار کے مستقبل کے معاشرے کے مثالی مطمئن ہیں۔ ان کی کاوشوں کو بھی آجبھی ریاستکی سرگرمیوں کو محدود کرنے اور جہاں کہیں بھی موقع ملتا ہے ، معاشرتی زندگی کے ہر شعبے میں اس کے اثر و رسوخ کو روکنے کے لئے ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ وہ تدبیریں ہیں جو سیاسی مزدور جماعتوں کے اہداف اور طریقوں سے انارکو - سنڈیکلسٹ طریقہ کار کو ختم کرتی ہیں ، جن کی تمام سرگرمیاں ریاست کی سیاسی طاقت کے اثر و رسوخ کے دائرہ کو وسیع کرنے اور اس کی توسیع کے لئے بڑھتے ہوئے اقدام میں توقع کرتی ہیں۔ معاشرے کی معاشی زندگی لیکن اس کے نتیجے میں ، راستہ محض ریاستی سرمایہ داری کے دور کے لئے تیار کیا گیا ہے جوتمام تجربے کے مطابق سوشیلزم اصل میں جس کے لئے لڑ رہا ہے اس کے بالکل برعکس ہوسکتا ہے۔

موجودہ ریاست کی سیاسی طاقت کے بارے میں انارکو - سنڈیکلزم کا رویہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ سرمایہ دارانہ استحصال کے نظام کی طرف جاتا ہے۔ اس کے پیروکار بالکل واضح ہیں کہ اس نظام کی معاشرتی ناانصافی اس کے ناگزیر اخراج پر نہیں بلکہ سرمایہ دارانہ معاشی نظام میں بھی باقی ہے۔ لیکن ، جبکہ ان کی کوششوں میں سرمایہ دارانہ استحصال کی موجودہ شکل کو ختم کرنے اور سوشلسٹ حکم کے ذریعہ اس کی جگہ لینے کی ہدایت کی گئی ہے وہایک لمحہ کے لئے بھی موجودہ حالات میں سرمایہ داروں کے منافع کی شرح کو کم کرنے کے لئے اپنے ہر حکم پر کام کرنا نہیں بھولتے ہیں۔ ، اور اپنے لیبر کی مصنوعات میں پروڈیوسر کا حصہ زیادہ سے زیادہ بڑھانا ہے۔

انارکو-**سنڈیکللسٹ** اس سیاسی طاقت کے خلاف اپنی لڑائی میں وہی حربے اپناتے ہیں جو ریاست میں اس کا اظہار پاتا ہے۔ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جدید ریاست سرمایہ دارانہ معاشی اجارہ داری اور طبقاتی تقسیم کا نتیجہ ہے جو اس نے معاشرے میں قائم کی ہے اورسیاسی طاقت کے ہر جابرانہ آلے کے ذریعہ محض اس حیثیت کو برقرار رکھنے کا مقصد ہے۔ لیکن جبکہ انہیں یقین ہے کہ استحصال کے نظام کے ساتھ ہی اس کا سیاسی حفاظتی آلہ ، ریاست بھی غائب ہوجائے گی آزادمعاہدے کی بنیاد پرعوامی امور کی انتظامیہ کو جگہ دینے کے لئے وہان سب کو نظرانداز نہیں کرتے ہیں جن کی کوششوں موجودہ سیاسی آرڈر کے اندر موجود کارکن کو ہمیشہ ہر رد عمل کے حملے کے خلاف حاصل کردہ تمام سیاسی اور معاشرتی حقوق کے دفاع کی طرف رہنمائی کرنی ہوگی ، اور جہاں بھی اس کے لئے موقع ملتا ہے ان حقوق کی وسعت کو بڑھاتا رہتا ہے۔

جس طرح کارکن موجودہ معاشرے میں اپنی زندگی کے معاشی حالات سے لاتعلق نہیں ہوسکتا اسیطرح وہ اپنے ملک کے سیاسی ڈھانچے سے بھی لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ اپنی روزمرہ کی روٹی کی جدوجہد اور ہر طرح

کے پروپیگنڈے کے لئے اپنی معاشرتی آزادی کی تلاش میں اسے سیاسی حقوق اور آزادیوں کی ضرورت ہے اوراسے ان کے لئے ہر حال میں لڑنا چاہئے جہاں ان سے انکار کیا گیا ہے اوراپنی پوری طاقت کے ساتھ ان کا دفاع کرنا ہوگا۔ جب بھی کوشش کی جائے کہ اس سے ان کو لڑو۔ لہذا یہکہنا **قطعا**. مضحکہ خیز ہے کہ انارکو-سنڈیکللسٹ اس وقت کی سیاسی جدوجہد میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ **سی این ٹی** کیبہادر جنگ اسپین میں **فاشزم** کے خلاف شاید اسکا بہترین ثبوت ہے کہ اس بیکار گفتگو میں سچائی کا اناج نہیں ہے۔

لیکن سیاسی جدوجہد میں حملے کا نقطہ قانون ساز اداروں میں نہیں بلکہلوگوں میں ہے۔ سیاسی حقوق پارلیمنٹس میں پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ انہیںباہر سے پارلیمنٹ پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور یہاں تک کہ ان کے قانون پر عمل درآمد بھی طویل عرصے سے ان کی سلامتی کی کوئی ضمانت نہیں رہا ہے۔ جس طرح آجر ہمیشہ مواقع کی پیش کش کے ساتھ ہی اپنی ہر رعایت کو مسترد کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسےہی کارکنوں کی تنظیموں میں کسی بھی طرح کی کمزوری کے آثار نظر آتے ہیں ، اسی طرح حکومتیں بھی ہمیشہ پابند ہیں یا مکمل حقوق ختم کردیں اور وہ آزادیاں جو حاصل کی گئیں اگر وہ یہ تصور کریں کہ عوام مزاحمت نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ ان ممالک میں جہاں پریس کی آزادی ، اسمبلی کا حق اتحادکا حق اور اس طرح کی چیزیں طویل عرصے سے موجود ہیں ، حکومتیں مسلسل ان حقوق کو محدود رکھنے یا فقہی بالوں کو تقسیم کرنے کے ذریعے ان کی وضاحت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سیاسی حقوق موجود نہیں ہیں کیوں کہ وہ قانونی طور پر کسی کاغذ کے ٹکڑے پر رکھے گئے ہیں ، لیکن صرف اس صورت میں جب وہ لوگوں کی عادت بن گئے ہوں گے اورجب ان کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش آبادی کی پرتشدد مزاحمت کا سامنا کرے گی۔ جہاں یہ معاملہ نہیں ہے وہاںپارلیمنٹ کی کسی بھی اپوزیشن یا آئین سے متعلق کسی پلوٹو کی اپیلوں میں مدد نہیں مل سکتی ہے۔ ایک شخص دوسروں سے احترام پر مجبور ہوتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ انسان کی حیثیت سے اپنے وقار کا کس طرح دفاع کرنا ہے۔ یہ بات صرف نجی زندگی میں ہی درست نہیں ہے سیاسیزندگی میں بھی ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔

عوام کے پاس وہ تمام سیاسی حقوق اور مراعات ہیں جو ہم آج اپنی حکومتوں کی نیک خواہش کے نہیں بلکہاپنی طاقت کے زیادہ سے زیادہ یا کم پیمانے میں لطف اندوز ہیں۔ حکومتوں نے ان حقوں کے حصول کو روکنے یا ان کو گمراہ کرنے کیلئے ان کے اختیار میں ہر اسباب کو استعمال کیا ہے۔ عوام میں زبردست عوامی تحریکوں اور انقلابات کو حکمران طبقوں سے ان حقوق کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے جوان سے رضاکارانہ طور پر کبھی راضی نہیں ہوتے تھے۔ کسی کو صرف تین سو سالوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ سمجھنے کے لئے کہ ہر حق تسلط پسندوں سے انچ انچ ایک انچ کی لپیٹ میں رکھنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر انگلینڈ، فرانس ، اسپین اور دیگر ممالک میں مزدوروں نے اپنی حکومتوں کو ٹریڈ یونین تنظیم کے حق کو تسلیم کرنے پر مجبور کرنے کے لئے کس قدر مشکل جدوجہد کی۔ فرانس میں ٹریڈ یونینوں کے خلاف ممانعت **1886** تکبرقرار رہی۔ اگر یہ مزدوروں کی مسلسل جدوجہد نہ ہوتی تو آج بھی فرانسیسی جمہوریہ میں یکجا ہونے کا کوئی حق نہیں بن سکتا تھا۔ کارکنوں کے پارلیمنٹ کا مقابلہ کرنے کے حقائق کے ساتھ براہ راست کارروائی کے بعد ہی حکومتنے خود کو نئی صورتحال کو مدنظر رکھنے اور ٹریڈ یونینوں کو قانونی اجازت دینے کا پابند دیکھا۔ اہم بات یہ نہیں ہے کہ حکومتوں نے لوگوں کو کچھ حقوق تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکناس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں یہ کام کرنا پڑا ہے۔ اس کیلئے جو یہاں کے سلسلے کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہے وہ ہمیشہ سات مہروں والی کتاب رہے گی۔

بے شک ، اگر کوئی لینن کے اس جملے کو قبول کرتا ہے اور آزادی کے بارے میں صرف **"بورژوازیتعصب"** کے طورپر سوچا جاتا ہے تو اسبات کا یقین کرنے کے لئے ، کارکنوں کے لئے سیاسی حقوق اور آزادیوں کی کوئی قدر نہیں ہے۔ لیکن پھر ماضی کی تمام ان گنت جدوجہد وبسارے انقلابات اور انقلابات جن کا ہم ان حقوق کے مستحق ہیں بھیبے فائدہ ہیں۔ اس قدر دانشمندی کا اعلان کرنے کے لئے جار ازم کو اکھاڑ پھینکنے کی شاید ہی ضرورت پیش آتی ، کیونکہ نکولس دوم کی سنسرشپ کو بھی یقینا **"بورژواتعصب"** کے طورپر آزادی کے نامزد کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ مزید یہ کہ رد عمل کے عظیم نظریہ ساز جوزفڈی ماسٹری اور لوئس بونالڈ پہلےہی یہ کام کر چکے ہیں اگرچہمختلف الفاظ میں اورمطلق العنانیت کے محافظ ان کا بے حد مشکور تھے۔

لیکن **انارکو - سنڈیکللسٹ**مزدوروں کو ان حقوق کی اہمیت سے غلطی کرنے والے ہر آخری فرد ہوں گے۔ اگر اس کے باوجود وہبورژوا پارلیمانوں کے کاموں میں کسی بھی طرح کی شرکت کو مسترد کرتے ہیں تو اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہیں عام طور پر سیاسی جدوجہد سے کوئی ہمدردی نہیں ہے بلکہاس لئے کہ انہیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ پارلیمنٹ کی سرگرمی کارکنوں کے لئے انتہائی کمزور اور نا امید ترین شکل ہے۔ سیاسی جدوجہد کی۔ بورژوا کلاسوں کے لئے پارلیمنٹ کا نظام بغیر کسی شک کے پیدا ہونے والے تنازعات کے حل اور منافع بخش تعاون کو ممکن بنانے کے لئے ایک مناسب ذریعہ ہے کیونکہ وہ تمام معاشی نظم کو برقرار رکھنے اور سیاسی تنظیم کے تحفظ کیلئے یکساں دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ حکم اب جہاںمشترکہ مفاد موجود ہے ، باہمی معاہدہ ممکن ہے اور تمام فریقوں کے لئے قابل خدمت ہے۔ لیکن محنت کش طبقے کے لئے صورتحال بہت مختلف ہے۔ ان کے لئے موجودہ معاشی نظم ان کے معاشی استحصال کا ذریعہ ہے اورریاست کی منظم طاقت ان کے سیاسی اور سماجی محکومیت کا آلہ کار ہے۔ یہاں تک کہ آزادانہ رائے شماری معاشرے میں مالک اور غیر ملکیت طبقے کے مابین واضح تضاد کو ختم نہیں کرسکتی۔ یہ صرف معاشرتی ناانصافی کے نظام کو قانونی حق کا مہر لگانے اور غلام کو اپنی ملازمت پر قانونی حیثیت کا مہر لگانے کے لئے راغب کرنے کے لئے کام کرسکتا ہے۔

لیکن سبسے اہم عملیتجربے سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ پارلیمانی سرگرمیوں میں کارکنوں کی شرکت ان کی مزاحمت اور قیامت کو ختم کرنے کے لئے ان کی طاقت کو معطل کردیتی ہے اور موجودہ نظام کے خلاف ان کی جنگ کو ناکام بنادیتی ہے۔ پارلیمنٹ میں شمولیت نے کارکنوں کو اپنے حتمی مقصد تک نہیں پہنچایا۔ یہاں تک کہ وہ ان حقوق کے تحفظ سے بھی روک گیا ہے جو انہوں نے رد عمل کے حملوں کے خلاف حاصل کیے ہیں۔ مثال کے طور پرشیا میں جرمنیکی سب سے بڑی ریاست ، جہاں ہٹلر کے اقتدار سے الحاق ہونے سے کچھ عرصہ قبل تک سوشل ڈیموکریٹس حکومت میں سب سے مضبوط پارٹی تھی اور اس کی تقرری کے بعد ہیرو وان پاپین نے ملک کی اہم ترین وزارتوں کا کنٹرول حاصل کیا تھا۔ ریڈسکنزلر بذریعہ ہندینبرگ ، اس سرزمین کے آئین کی خلاف ورزی کرنے کا منصوبہ بنا سکتا تھا اور صرف ایک لیفٹیننٹ اور ایک درجن فوجیوں کے ذریعہ پرشین کی وزارت کو تحلیل کرسکتا تھا۔ جب سوشلسٹ پارٹی اپنی بے بسی پر آئین کی اس کھلی خلاف ورزی کے بعد کچھ بھی کرنے کے بارے میں سوچ نہیں سکتی تھی سوائےبغاوت کے مجرموں کو کھلی مزاحمت سے ملاقات کرنے کے بجائے ریخ کی اعلی عدالت میں اپیل کرنے کے ، رد عمل کو معلوم تھا کہ ان کے پاس تھا خوفزدہ ہونے کی اور کچھ نہیں اور تب سے وہ مزدوروں کو وہی پیش کر سکے جو انہیں پسند آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وان پاپین کی بغاوت صرف تیسری ریخ کے راستے کے ساتھ ہی شروع تھی۔

انارکو - سنڈیکلسٹ ، پھر بھی ، کسی بھی طرح سے سیاسی جدوجہد کے مخالف نہیں ہیں ، لیکن ان کی رائے میں اسجدوجہد کو بھی براہراست اقدام کی شکل اختیار کرنی ہوگی ، جس میں معاشی طاقت کے آلہ جو مزدور طبقہ اپنے حکم میں موجود ہیں ہیں۔سب سے زیادہ مؤثر. سب سے معمولی تنخواہ کی لڑائی واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ، جب بھی آجر اپنے آپ کو مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو ریاستپولیس کے ساتھ اوریہاں تک کہ ملیشیا کے ساتھ کچھ معاملات میں ، اپنے پاس موجود طبقات کے خطرناک مفادات کے تحفظ کے لئے اقدامات کرتی ہے۔ لہذا انکے لئے سیاسی جدوجہد کی اہمیت کو نظر انداز کرنا مضحکہ خیز ہوگا۔ ہر واقعہ جو معاشرے کی زندگی کو متاثر کرتا ہے وہ سیاسی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ہراہم معاشی اقدام ، مثلا عام ہڑتال کے طور پر یہبھی ایک سیاسی کارروائی ہے اور اس کے علاوہ ، کسی بھی پارلیمنٹ کی کارروائی سے کہیں زیادہ غیر اہم اہمیت ہے۔ اسی طرح ایک سیاسی نوعیت کا فاشزم اور عسکریت پسندوں کے خلاف پروپیگنڈہ کے خلاف **انارکو-سنڈلسٹسٹوں**کی لڑائی ہے ایکایسی لڑائی جو کئی دہائیوں سے صرف اور صرف آزادی پسند سوشلسٹوں اور **سنڈیکلسٹوں** کے ذریعہ جاری رہی اور جس میں زبردست قربانیوں نے بھی حصہ لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سوشلسٹ مزدور جماعتیں کچھ فیصلہ کن سیاسی اصلاحات حاصل کرنا چاہتی ہیں ، تو انہیں ہمیشہ یہ مل گیا ہے کہ وہ اپنی طاقت سے ایسا نہیں کرسکے اور مزدور طبقے کی معاشی لڑائی طاقت پر پوری طرح انحصار کرنے کے پابند ہیں۔ عالمی غربت کے حصول کے لئے **بیلجیم، سویڈناور آسٹریا** مینسیاسی عام ہڑتالیں اس کا ثبوت ہیں۔ اور روس میں یہ محنت کش لوگوں کی عظیم ہڑتال تھی کہ سن **1905** میںآئین پر دستخط کرنے کے لئے قلم کو زار کے ہاتھ میں دبایا گیا۔ روسی دانشوروں کی بہادری کی جدوجہد دہائیوں میں پورا نہیں کر سکی تھی ، محنت کش طبقات کی متحدہ معاشی کارروائی تیزی سے نپٹ گئی۔

سیاسی جدوجہد کا مرکزی نقطہ پھر سیاسی پارٹیوں میں نہیں ، بلکہ کارکنوں کی معاشی لڑائی کرنے والی تنظیموں میں ہے۔ اس کی پہچان کے طور پر جس نے انارکو سنڈیکلسٹوں کو اپنی تمام سرگرمیوں کو عوام کی سوشلسٹ تعلیم پر اور ان کی معاشی اور معاشرتی طاقت کے استعمال پر مرکوز کرنے پر مجبور کیا۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ اس وقت کی معاشی اور سیاسی جدوجہد دونوں میں براہ راست عمل کیا جائے۔ یہی واحد طریقہ ہے جو تاریخ کے ہر فیصلہ کن لمحے میں کچھ بھی حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ اور بورژوازی نے بے پردگی کے خلاف اپنی جدوجہد میں بھی اس طریقہ کار کا بھر پور استعمال کیا ہے اوربائیکاٹ اور انقلاب کے ذریعہ ٹیکسوں کی ادائیگی سے انکار کر کے معاشرےمیں بالادست طبقے کی حیثیت سے اپنی حیثیت کو کھوکھلا کردیا ہے۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ اگر آج کے نمائندے اپنے باپ دادا کی داستان کو بھول جاتے ہیں اور آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے مزدوروں کے "غیر قانونیطریقوں" پر خونیقتل کا رونا روتے ہیں۔ گویا قانون نے کسی مضمون کی کلاس کو اپنے جوئے کو ہلانے کی اجازت دے دی ہے۔

براہ راست کارروائی کے ذریعے **انارکو - سنڈیکلسٹ**کا مطلب ہے کہ مزدوروں کے ذریعہ ان کے معاشی اور سیاسی جابر کے خلاف فوری طور پر جنگ کے ہر طریقے۔ ان میں سے بقایا درجات یہ ہیں ہڑتال سادہاجرت جدوجہد سے لے کر عام ہڑتال تک کے تمام درجہ بندی میں۔ بائیکاٹ اس کی ان گنت شکلوں میں تخریب کاری عسکریت پسندوں کے خلاف پروپیگنڈا۔ اور خاص طور پر نازک معاملات میں **مثلاً**جیسے کہ آج اسپین میں ، زندگی اور آزادی کے تحفظ کے لئے لوگوں کی مسلح مزاحمت ہے۔

لڑائی کی ان تکنیکوں میں ہڑتال یعنیکام کرنے سے منظم انکار سبسے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ صنعتی دور میں مزدوروں کے لئے ایک ہی کردار ادا کرتا ہے جیسا کہ جاگیردارانہ دور میں کسانوں کے لئے ان کی متواتر بغاوتیں ہوتی ہیں۔ اس کی آسان ترین شکل میں یہ مزدوروں کے لئے ان کے معیار زندگی کو بلند کرنے یا آجروں کے یکجا اقدامات کے مقابلہ میں ان کے حاصل کردہ فوائد کا دفاع کرنے کا ایک ناگزیر ذریعہ ہے۔ لیکن ہڑتال مزدوروں کے لئے نہ صرف فوری معاشی مفادات کے دفاع کا ایک ذریعہ ہے بلکہیہ ان کی طاقت کے خلاف مزاحمت کے لئے مسلسل تعلیم بھی ہے جسنے انہیں ہر روز یہ دکھایا ہے کہ موجودہ نظام کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے ہر کم سے کم حق حاصل کرنا ہے .

جس طرح مزدوروں کی معاشی لڑائی کرنے والی تنظیمیں ہیں اسیطرح روز مرہ کی اجرت کی جدوجہدیں بھی سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا نتیجہ ہیں اور اس کے نتیجے میں مزدوروں کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ان کے بغیر وہ غربت کی گھاٹی میں غرق ہوجاتے۔ یقینی طور پر معاشرتی مسئلے کو تنخواہ کی جدوجہد سے ہی حل نہیں کیا جاسکتا لیکنوہ معاشرتی مسئلے کے اصل جوہر سے کارکنوں کو آشنا کرنے معاشیاور معاشرتی غلامی سے آزادی کی جدوجہد کے لئے تربیت دینے کے لئے وہ بہترین تعلیمی آلات ہیں۔ یہ بھی سچ سمجھا جاسکتا ہے کہ جب تک کارکن کو کسی آجر کے پاس ہاتھ اور دماغ بیچنا پڑتا ہے وہطویل عرصے میں زندگی کی سب سے ناگزیر ضروریات کی فراہمی کے لئے ضرورت سے زیادہ کبھی نہیں کما سکتا ہے۔ لیکن زندگی کی یہ ضروریات ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی ہیں بلکہمستقل طور پر ان تقاضوں کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں جو کارکن زندگی سے کرتا ہے۔

یہاں ہم مزدور جدوجہد کی عمومی تہذیبی اہمیت کی طرف آتے ہیں۔ پروڈیوسروں کا معاشی اتحاد نہ صرف ان کے لئے بہتر رہائشی حالات کے نفاذ کے لئے ایک ہتھیار برداشت کرسکتا ہے بلکہیہ ان کے لئے ایک عملی اسکول تجربہکی ایک یونیورسٹی بن جاتا ہے جہاںسے وہ تدریس اور روشن خیالی سے بھرپور انداز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کارکنوں کی روزمرہ کی جدوجہد کے عملی تجربات اور واقعات سے ان کی تنظیموں میں ایک دانشورانہ اثر پائے جاتے ہیں انکی تفہیم کو گہرا ہوتا ہے اور ان کا فکری نقطہ نظر وسیع ہوتا ہے۔ ان کی زندگی کے تجربات کی مستقل دانشوری وسعت کے ذریعے افراد میں نئی ضروریات پیدا ہوتی ہیں اور فکری زندگی کے مختلف شعبوں کی تاکید ہوتی ہے۔ اور واضح طور پر اس ترقی میں ان جدوجہد کی عظیم ثقافتی اہمیت ہے۔

حقیقی دانشورانہ ثقافت اور زندگی میں اعلی مفادات کا مطالبہ اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ انسان ایک خاص مادی معیار زندگی کا حصول حاصل نہ کرلے جسکی وجہ سے وہ ان کے قابل ہوجاتا ہے۔ اس ابتدائی

کے بغیر کوئی اعلی فکری خواہشات اس سوال سے بالاتر ہیں۔ جن مردوں کو سخت مصائب سے مسلسل خطرہ لاحق ہے انھیں اعلی ثقافتی اقدار کے بارے میں شاید ہی زیادہ معلومات ہوسکیں۔ محنت کشوں نے کئیدہائیوں کی جدوجہد کے بعد اپنےآپ کو بہتر معیار زندگی پر فتح حاصل کرنے کے بعد ہی ان میں فکری اور ثقافتی ترقی کی کوئی بات ہوسکتی ہے۔ لیکن یہ صرف ان کارکنوں کی خواہشات ہے جن پر آجر بہت گھری عدم اعتماد کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ ایک طبقے کے طور پر سرمایہ داروں کے لئے ہسپانویوزیر جوآن براوو مریلو کا معروف قول آج بھی موجود ہے "ہمیںایسے مردوں کی ضرورت نہیں ہے جو مزدوروں میں سوچ سکے۔ ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ محنت کے درندوں کی ہے۔

یومیہ معاشی جدوجہد کا ایک سب سے اہم نتیجہ مزدوروں میں یکجہتی کی ترقی ہے اوریہ ان کے لئے ایسی جماعتوں کے سیاسی اتحاد سے بالکل مختلف معنی رکھتا ہے جن کی پیروی ہر معاشرتی طبقے کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ باہمی مدد کا احساس جسکی طاقت زندگی کی ضروریات کے لئے روزانہ کی جدوجہد میں مستقل طور پر تجدید کی جارہی ہے ، جو مردوں کو ایک ہی شرائط میں مبتلا کیے جانے والے باہمی تعاون پر انتہائی انتہائی مطالبات کرتا رہتا ہے جوتجریدی پارٹی اصولوں سے بہت مختلف ہے۔ جوزیادہ تر حصہ میں صرف افلاطون کی قیمت کا ہے۔ یہ تقدیر پسند طبقے کے اہم شعور میں پروان چڑھتا ہے اوریہ آہستہ آہستہ حق کے نئے احساس میں ترقی کرتا ہے اور ایک مظلوم طبقے کی آزادی کے لئے ہر کوشش کی ابتدائی اخلاقی گمان بن جاتا ہے۔

مزدوروں کی اس فطری یکجہتی کو فروغ اور مضبوط بنانا اور ہر ہڑتال کی تحریک کو زیادہ گہرا معاشرتی کردار دینا انارکو-سنڈیکلسٹوننے اپنے آپ کو مقرر کیا ہوا ایک سب سے اہم کام ہے۔ اسی وجہ سے ہمدردی کی ہڑتال ان کا سب سے اچھا ہتھیار ہے اوراسپین میں اس کمپاس کی شکل میں تیار ہوا ہے جو اسے کسی دوسرے ملک میں حاصل نہیں ہوسکا ہے۔ اس کے ذریعے معاشی جنگ ایک طبقے کی حیثیت سے مزدوروں کی دانستہ کارروائی بن جاتی ہے۔ ہمدردی ہڑتال مزدوری کی دیگر شاخوں تک ہڑتال بڑھا کر کسی خاص تجارت کی جنگ کو فتح تک پہنچانے میں مدد کیلئے اسسے متعلق ، بلکہ غیر منسلک ، مزدور طبقات کی باہمی تعاون ہے۔ اس معاملے میں مزدور اپنے ہڑتالی بھائیوں کو لڑائی میں مدد دینے سے مطمئن نہیں ہیں ، بلکہ آگے بڑھتے ہیں اورپوری صنعتوں کو معزول کرکے پوری معاشی زندگی میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں تاکہ ان کے مطالبات کو موثر بنایا جاسکے۔

آج جب قومیاور بین الاقوامی کارٹیلوں اور اعتماد کے ذریعہ نجی سرمایہ دارانہ نظام اجارہ داری سرمایہ داری میں زیادہ سے زیادہ بڑھتا ہے تو ، جنگ کی یہ شکل زیادہ تر معاملات میں صرف ایک ہی صورت ہے جس کے ذریعہ مزدور اب بھی اپنی کامیابی کا وعدہ کر سکتے ہیں۔ صنعتی سرمایہ داری میں داخلی تبدیلی کی وجہ سے کارکنوں کے لئے ہمدردی کی ہڑتال وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس طرح اپنے کارٹیلز اور حفاظتی تنظیموں میں آجر اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ہمیشہ وسیع تر بنیادیں استوار کررہے ہیں اسیطرح کارکنوں کو بھی اپنی قومی اور بین الاقوامی معاشی تنظیموں کے مطلوبہ بنیاد کے ہمیشہ وسیع تر اتحاد کے ذریعہ اپنے لئے تخلیق کرنے کی طرف راغب کرنا چاہئے۔ وقت کے تقاضوں کے لئے مناسب یکجہتی والے بڑے پیمانے پر کارروائی کے ل۔ محدود ہڑتال آج اپنی اصل اہمیت کو زیادہ سے زیادہ کھو رہی ہے ، یہاں تک کہ اگر یہ مکمل طور پر غائب ہوجائے۔ دارالحکومت اور مزدوروں کے مابین جدید معاشی جدوجہد میں پوری صنعتوں کو شامل کرنے والی بڑی ہڑتال بڑے اور بڑے کردار ادا کرے گی۔ یہاں تک کہ پرانی دستکاری تنظیموں کے کارکنان جوابھی تک سوشلسٹ نظریات سے ناواقف ہیں ، نے اسے سمجھا ہے جیساکہ اے ایف ایل کے پرانے طریقوں کے برخلاف امریکہ میں صنعتی اتحادوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بہاو نے واضح طور پر دکھایا ہے۔

پرولتاریہ کی منظم مزاحمت کے ذریعہ پیداوار کی ہر شاخ میں کام روکنے کے دوران ، عام مزدوروں کے ذریعہ منظم مزدوری کے ذریعہ براہ راست کارروائی اس کے تمام نتائج پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس کا سب سے مضبوط اظہار ہے۔ یہ سب سے طاقتور ہتھیار ہے جو مزدوروں کے پاس ہوتا ہے اورایک معاشرتی عنصر کے طور پر ان کی طاقت کو سب سے زیادہ وسیع اظہار دیتا ہے۔ مارسیلیس (1892) میں فرانسیسیٹریڈ یونین کی کانگریس کے بعد اوربعد میں کانگریس کے سی.جی.ٹی جنرلفیڈریشن آف لیبر نے ایک عام اکثریت کے ذریعہ عام ہڑتال کے پروپیگنڈے کے لئے اعلان کیا تھا ، یہ جرمنی اور بیشتر دیگر ممالک میں سیاسی مزدور جماعتوں

نے تھا جس نے پرولتاریہ کی اس نوعیت کو انتہائی تشدد کا نشانہ بنایا اور اسے **"یوٹوپیئن"** کے طور پر مسترد کردیا۔ **"عمومیہڑتال عام جنونہے**۔ یہ خراش انگیز جملہ تھا جو اس وقت جرمن سوشل ڈیموکریسی کے ایک نمایاں قائد نے تیار کیا تھا۔ لیکن اسپین ، بیلجیم ، اٹلی ہالینڈ، روس اوراسی طرح کے کچھ سالوں بعد کیبڑی ہڑتال کی تحریک نے واضح طور پر ظاہر کیا کہ یہ مبینہ **"یوٹوپیا"** پوریطرح سے ممکنہ حدود میں رہتا ہے اور یہ تصورات سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ چند انقلابی جنونی۔

عام طور پر ہڑتال یقینا کوئی ایجنسی نہیں ہے جس کو ہر موقع پر من مانی سے طلب کیا جاسکتا ہے۔ اسے اپنی مناسب اخلاقی طاقت دینے اور اسے عوام کے وسیع تر عوام کی مرضی کا اعلان کرنے کے لئے کچھ معاشرتی مفروضوں کی ضرورت ہے۔ ایک مضحکہ خیز دعویٰ جواکثر و بیشتر **انارکو - سنڈیکلسٹس**سے منسوب کیا جاتا ہے کہسوشلسٹ معاشرے کو چند ہی دن میں حاصل کرنے کیلئے صرف ایک عام ہڑتال کا اعلان کرنا ضروری ہے درحقیقت یہصرف شریر سوچوں کی بیوقوف ایجاد ہے۔ مخالفین کسی خیال کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں جس پر وہ کسی اور ذریعہ سے حملہ نہیں کرسکتے ہیں۔

عام ہڑتال مختلف مقاصد کی تکمیل کر سکتی ہے۔ یہ ہمدردی کی ہڑتال کا آخری مرحلہ ہوسکتا ہے مثالکے طور پر ، فروری ، 1902 میں بارسلونا میں یا اکتوبر ، 1903 میں بل باؤ میں ہونے والی عام ہڑتال جسنے کان کارکنوں کو نفرت انگیز ٹرک نظام سے نجات دلانے کے لئے مجبور کیا اور آجروں کانوں پر سینیٹری کے حالات قائم کرنے کے لئے. یہ آسانی سے ایک ذریعہ ہوسکتا ہے جس کے ذریعہ منظم لیبر کچھ عمومی مطالبہ کو نافذ کرنے کی کوشش کرتا ہے مثالکے طور پر 1886 میںامریکہ میں عام ہڑتال کے دوران ، تمام صنعتوں میں آٹھ گھنٹے کا دن دینے پر مجبور کرنا۔

1926

میں انگریز مزدوروں کی زبردست عام ہڑتال تاجرو کیجانب سے مزدوریوں کے عام معیار کو اجرتوں میں کٹوتی کرکے کم کرنے کی منصوبہ بند کوشش کا نتیجہ تھا۔

لیکن عام ہڑتال کے سیاسی مقصد بھی ہوسکتے ہیں مثلا سن1904 میں ہسپانوی کارکنوں کی سیاسی قیدیوں کی رہائی یاجولائی 1909 میںکاتالونیا میں عام ہڑتال حکومتکو ختم کرنے پر مجبور کرنا مراکش میں جنگ اور سن 1920 میں جرمن کارکنوں کی عام ہڑتال جوکہ نام نہاد کیپ کے نام نہاد ہونے کے بعد شروع کی گئی تھی اور اس حکومت کا خاتمہ کردی گئی تھی جو فوجی بغاوت کے ذریعہ اقتدار پر فائز ہوگئی تھی ، اسی زمرے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی طرح 1903 میں بیلجیئم اور 1909 میں سویڈن میں بھی ، عوام کو عالمی معاشی استحکام دینے اور روسی کارکنوں کی عام ہڑتال کو آئینکی منظوری کے لئے زبردستہڑتال کی گئی تھی۔ لیکن اسپین میں جولائی 1936 میںفاشسٹ بغاوت کے بعد مزدوروں اور کسانوں میں وسیع پیمانے پر ہڑتال کی تحریک ایک معاشرتی عام ہڑتال **جویلگ جنرل** کیشکل اختیار کر گئی اور مسلح مزاحمت کا باعث بنی اوراس کے ساتھ ہی سرمایہ دارانہ معاشی نظام کو ختم کیا گیا۔ اور محنت کشوں کے ذریعہ معاشی زندگی کی تنظیم نو۔

عام ہڑتال کی بڑی اہمیت اس میں مضمر ہے: ایک دھچکے سے یہ پورے معاشی نظام کو رک کر کھڑا کر دیتا ہے اور اسے اپنی بنیادوں تک ہلا دیتا ہے۔ مزید برآں ، اس طرح کی کارروائی کسی بھی طرح سے تمام کارکنوں کی عملی تیاریوں پر منحصر نہیں ہے کیونکہکسی ملک کے تمام شہریوں نے کبھی بھی معاشرتی الٹ جانے میں حصہ نہیں لیا ہے۔ یہ کہ سب سے اہم صنعتوں میں منظم کارکنان معاشی طریقہ کار کو ختم کرنے کے لئے کافی ہیں جوکوئلے ، بجلی اور ہر طرح کے خام مال کی روزانہ فراہمی کے بغیر کام نہیں کرسکتے ہیں۔ لیکن جب حکمران طبقات کا مقابلہ متحرک منظممزدور طبقے سے ہوتا ہے جوروزانہ کی کشمکش میں پڑ جاتا ہے اور اس سے آگاہ ہوتا ہے کہ ان کو کیا خطرہ لاحق ہے اورسب سے بڑھ کر وہاس سے زیادہ خوفزدہ ہوجاتے ہیں۔ کارکنوں کے ساتھ ایک ایسا کورس جو انہیں انتہا پسندی کی طرف راغب کرے۔ یہاں تک کہ جین جورس جوایک سوشلسٹ پارلیمنٹیرین کی حیثیت سے ، عام ہڑتال کے خیال سے اتفاق نہیں کرتے تھے ، کو اعتراف کرنا پڑا تھا کہ اس طرح کی تحریک کے امکان سے پیدا ہونے والے مستقل خطرے سے مالدار طبقات کو احتیاط برتنے کی تلقین کی گئی اورسب سے بڑھ کر وہسخت حقوق سے جیتنے والے حقوق کے دباؤ سے پیچھے ہٹ گئے کیونکہانہوں نے دیکھا کہ اس سے آسانی سے تباہی پھیل سکتی ہے۔

لیکن ایک آفاقی معاشرتی بحران کے وقت یاجب جیسےآج اسپین میں ، تشویش کا مظاہرہ پورے لوگوں کو نظرانداز رجعت پسندوں کے حملوں سے بچانا ہے عامایک انمول ہتھیار ہے ، جس کے لئے کوئی متبادل نہیں ہے۔ پوری عوامی زندگی کو اپاہج کرنے سے یہ حکمران طبقات کے نمائندوں اور مقامی حکام کے ساتھ مرکزی حکومت کے ساتھ مشکل باہمی معاہدے کرتا ہے یہانتک کہ جب یہ پوری طرح سے ان کی روک تھام نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ فوج کا استعمال بھی ، سیاسی بغاوت والے لوگوں سے بہت مختلف کاموں کی ہدایت ہے۔ مؤخر الذکر صورت میں ، یہ حکومت کے ل. کافی ہے ، جب تک کہ وہ فوج پر بھروسہ کرسکتا ہے ، اپنے فوجیوں کو دارالحکومت میں مرکوز کرنے اور ملک کے سب سے اہم نکات پر اسخطرے سے نمٹنے کے لئے جو خطرہ ہے۔

تاہم ایکعام ہڑتال لامحالہ فوجی دستوں کے بکھرنے کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ ایسی صورتحال میں اہم تشویش صنعت کے تمام اہم مراکز اور باغی کارکنوں کے خلاف نقل و حمل کے نظام کا تحفظ ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جب فوجی طے شدہ تشکیلوں میں کام کرتے ہیں تو فوجی نظم و ضبط ، ہمیشہ مضبوط ہوتا ہے۔ جہاں چھوٹے گروہوں میں فوج کو اپنی آزادی کے لئے لڑنے والے پرعزم لوگوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاںہمیشہ یہ امکان موجود رہتا ہے کہ کم از کم فوجیوں کا کچھ حصہ کسی نہ کسی اندرونی بصیرت کو پہنچے گا اور سمجھے گا کہ آخر یہ ان کے اپنے والدین اور بھائی ہیں جن پر وہ اپنے ہتھیاروں کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ عسکریت پسندی کے لئے بھی بنیادی طور پر ایک نفسیاتی مسئلہ ہے اوراس کا تباہ کن اثر و رسوخ ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے جہاں فرد کو انسان کی حیثیت سے اپنے وقار کے بارے میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا ، یہ موقع دیکھنے کا کوئی موقع نہیں ملتا کہ زندگی میں خود کو قرض دینے سے زیادہ اعلی کام ہوتے ہیں۔ اپنے ہی لوگوں کے خونی جابر کے استعمال۔

کارکنوں کے لئے عام ہڑتال سیاسی بغاوت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی جگہ لیتی ہے۔ یہ ان کے لئے صنعتی نظام کا ایک منطقی انجام ہے جس کے شکار وہ آج ہیں اوراسی کے ساتھ ہی وہ ان کی آزادی کی جدوجہد میں اپنا سب سے مضبوط ہتھیار پیش کرتے ہیں ، بشرطیکہ وہ اپنی طاقت کو پہچانیں اور اس ہتھیار کا صحیح طریقے سے استعمال کرنا سیکھیں۔ ولیم مورس نے شاعر کے پیشن گوئی کے ساتھ اس معاملے میں پیشرفت کی پیش گوئی کی ہے جب نوہرنو سے اپنی شاندار کتاب نیوز میں اسنے معاشرے کی سوشلسٹ تعمیر نو کو پہلے بڑھتے ہوئے تشدد کے عام ہڑتالوں کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا جسنے ہلا کر رکھ دیا پرانا نظام اپنی گہری بنیادوں تک ، آخر تک اس کے حامی شہر اور ملک میں محنت کش عوام کی اس نئی روشن خیالی کے خلاف اب کوئی مزاحمت نہیں کرسکے تھے۔

جدید سرمایہ دارانہ نظام کی ساری ترقی جوآج معاشرے کے لئے ہمیشہ کے لئے خطرے کی شکل میں بڑھ رہی ہے لیکناس روشن خیالی کو مزدوروں میں وسیع پیمانے پر پھیلانے میں مدد فراہم کرسکتی ہے۔ پارلیمنٹس میں منظم کارکنوں کی شرکت کی بے نتیجہی جوآج ہر ملک میں زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جارہی ہے خودانھیں مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے مفادات کے موثر دفاع اور اجرت کے جوئے سے ان کی آخری آزادی کے لئے نئے طریقوں کی تلاش کریں۔

غلامی

براہ راست کارروائی کیلئے ایک اور اہم لڑائی کا آلہ بائیکاٹ ہے۔ یہ مزدور اپنے پروڈیوسرناور صارفین دونوں کے کردار میں ملازمت کرسکتا ہے۔ مزدور یونینوں کے ذریعہ منظور شدہ شرائط کے تحت تیار شدہ سامان کو سنبھالنے والی فرموں سے خریداری کا باقاعدہ انکار اکثر فیصلہ کن اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے خاصطور پر ان شاخوں کے لئے جو عام استعمال کی اشیاء کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ایک ہی وقت میں ، بائیکاٹ کو کارکنوں کے حق میں رائے عامہ پر اثر انداز کرنے کے ل. ڈھال لیا گیا ہے بشرطیکہاس کے ساتھ مناسب پروپیگنڈا بھی کیا جائے۔ یونین کا لیبل بائیکاٹ کی سہولت فراہم کرنے کا ایک موثر ذریعہ ہے اسپر خریدار کو یہ اشارہ مل جاتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ اشخاص سے اپنی مطلوبہ سامان کی تمیز کرے۔ یہاں تک کہ تھرڈ ریخ کے آقاؤں نے بھی تجربہ کیا کہ لوگوں کی بڑی تعداد کے ہاتھوں میں بائیکاٹ کیا ہتھیار بن سکتا ہے جبانہیں اعتراف کرنا پڑا

کہ جرمن سامان کے خلاف بین الاقوامی بائیکاٹ نے جرمنی کی برآمدی تجارت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ اور یہ اثر و رسوخ اس سے بھی زیادہ ہوسکتا تھا اگرٹریڈ یونینوں نے مسلسل پروپیگنڈا کرکے عوام کی رائے کو چوکس رکھا ہوتا اوروہ جرمنی کی مزدور تحریک کے دباؤ کے خلاف احتجاج کو بڑھاوا دیتے۔

بطور پروڈیوسر بائیکاٹ مزدوروں کو انفرادی پودوں پر پابندی عائد کرنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے جس کے منیجر اپنے آپ کو خاص طور پر ٹریڈ یونینوں سے دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ **بارسلونا ، والنسیا اور کڈیز**میں جرمن جہازوں کو اتارنے کے لئے دیرینہ ساحلوں کے انکار نے ان برتنوں کے کپتانوں کو شمالی افریقہ کے بندرگاہوں میں اپنا سامان خارج کرنے پر مجبور کردیا۔ اگر دوسرے ممالک میں ٹریڈ یونینوں نے بھی اسی طریقہ کار پر حل کیا ہوتا تو انھوں نے افلاطون کے مظاہروں کے بجائے غیرمعمولی طور پر زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرلیے گے۔ کسی بھی صورت میں بائیکاٹ محنت کش طبقے کے ہاتھوں میں لڑنے والے ایک موثر ترین آلات میں سے ایک ہے اوراس آلہ کے بارے میں کارکنان کے بارے میں جتنا زیادہ گہرا واقف ہوگا وہاپنی روزمرہ کی جدوجہد میں جتنا وسیع اور کامیاب ہوں گے۔

انارکو - سنڈیکلٹزم اسلحہ تخریب کاری میں ہتھیاروں میں سے ایک ایسا ہے جسے آجر کے ذریعہ سب سے زیادہ خوف آتا ہے اور اس کی شدید مذمت کی جاتی ہے جسے غیر قانونی قراردیا گیا ہے۔ حقیقت میں ہم یہاں معاشی چھوٹی جنگ کا ایک ایسا طریقہ کار کر رہے ہیں جو خود استحصال اور سیاسی جبر کا نظام جتنا پرانا ہے۔ جب ، ہر دوسرے آلے میں ناکام ہوجاتا ہے تو یہبعض حالات میں محض کارکنوں پر مجبور ہوتا ہے۔ تخریب کاری مزدوروں پر مشتمل ہوتی ہے جو کام کے معمولی طریقوں کی راہ میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالتی ہے۔ بیشتر حصے میں یہ اس وقت ہوتا ہے جب مالکان مزدوری کے معمولی حالات کو اجرتوں میں کمی کے ذریعے یا مزدوری کے اوقات میں لمبائی کے ذریعہ کسی خراب معاشی صورتحال یا کسی اور سازگار موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اصطلاح خود ہی **فرانسیسی لفظ سبوط لکڑیکے جوتا** سےمشتق ہے اور اناڑی کام کرنے کا مطلب گویا تخریب کاری سے چل رہی ہے۔ تخریب کاری کی پوری درآمد اس مقصد سے ختم ہوچکی ہے: بری اجرت ، خراب کام کے لئے۔ آجر خود بھی اسی اصول پر عمل کرتا ہے جبوہ اپنے سامان کی قیمت ان کے معیار کے مطابق حساب کرتا ہے۔ پروڈیوسر خود کو اسی مقام پر پاتا ہے: اس کا سامان اس کی مزدوری کی طاقت ہے اوریہ صرف اچھا اور مناسب ہے کہ اسے اسے بہترین شرائط پر ضائع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

لیکن جب آجر اپنے مزدور طاقت کی قیمت کو ہر ممکن حد تک کم کرنے کیلئے پروڈیوسر کی ناجائز پوزیشن کا فائدہ اٹھاتا ہے تو اسے تعجب کرنے کی ضرورت نہیں جب مؤخر الذکر اپنے آپ کا بہترین دفاع کرسکتا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ ذرائع استعمال کرتا ہے جو حالات اس کے ہاتھ میں ہیں۔ انگریز کارکنان براعظم میں انقلابی سنڈیکالزم کی بات ہونے سے پہلے ہی یہ کام کر رہے تھے۔ دراصل **کینچی**آہستہ آہستہ) کی پالیسی جوانگریزی کارکنوں نے اپنے **اسکاٹش** بھائیوں سے لے لی توڑپھوڑ کی پہلی اور موثر ترین شکل تھی۔ آج ہر صنعت میں ایک سو ایسے ذرائع موجود ہیں جن کے ذریعہ مزدور پیداوار کو سنجیدگی سے پریشان کرسکتے ہیں۔ مزدوری کی تقسیم کے جدید نظام کے تحت ہر جگہ ، جہاں کام کی ایک شاخ میں اکثر معمولی سی خلل پیدا ہوجاتا ہے وہ پیداوار کے پورے عمل کو رک سکتا ہے۔ اس طرح فرانس اور اٹلی میں ریلوے کے کارکنوں نے نام نہاد گریو پرلی تار کے موتیوں کی ہڑتال کے استعمال سے نقل و حمل کے پورے نظام کو عدم استحکام میں ڈال دیا۔ اس کے لئے انہیں موجودہ ٹرانسپورٹ قوانین کے سخت خط پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرنے کی ضرورت تھی اوریوں کسی بھی ٹرین کا وقت پر اپنی منزل مقصود پر پہنچنا ناممکن ہوگیا۔ جب آجروں کو ایک بار اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ یہاں تک کہ کسی ناگوار صورتحال میں ، جہاں مزدور ہڑتال کے بارے میں سوچنے کی ہمت نہیں کر پاتے تببھی ان کے پاس اپنے دفاع کے ذرائع موجود ہیں توان کے پاس یہ سمجھ بھی آئے گی کہ یہ طاقت ور کارکنوں کی کسی خاص مشکل صورتحال پر ان کے رہنے کی سخت شرائط کو استعمال کرنے کی ادائیگی نہیں کرتا ہے۔

نام نہاد سیٹ ہڑتال جواس طرح کے حیرت انگیز تیزی کے ساتھ یورپ سے امریکہ منتقل کی گئی تھی اور اس میں ہڑتال توڑنے والوں کی تنصیب کو روکنے کے لئے انگلی پھیرے بغیر دن رات پلانٹ میں باقی کارکنوں پر مشتمل ہے اسکا تعلق دائرے میں ہے۔ تخریب کاری کی۔ تخریب کاری کا کام اکثر اس طرح ہوتا ہے: ہڑتال سے پہلے کارکنوں نے مشینوں کو اس مقصد سے ہٹا دیا کہ ممکنہ ہڑتال توڑنے والوں کے کام کو مشکل تر

بنادیں یاکافی وقت کے لئے بھی ناممکن۔ کسی بھی شعبے میں کارکن کے تخیل کی اتنی گنجائش نہیں ہے جتنی اس میں ہے۔ لیکن مزدوروں کی تخریب کاری کا مطلب آجروں کے خلاف ہے صارفینکے خلاف کبھی نہیں۔ سی جی ٹی سے پہلے اپنی رپورٹ میں 1897 میں **ٹولوس** میں **ایمیلپاوٹ** نے اس نکتے پر خصوصی دباؤ ڈالا۔ **بورژوا** پریس میں آنے والی تمام اطلاعات ان بیکرز کے بارے میں ہیں جنھوں نے اپنی روٹی میں شیشہ سینکا ہوا تھا یافارم کے ہاتھوں میں جنہوں نے دودھ میں زہر آلود تھا اوراس طرح کی **بدانتظیر ایجادات** ہیں جوصرف اور صرف کارکنوں کے خلاف عوام کو تعصب دینے کے لئے ڈیزائن کی گئیں ہیں۔

صارفین کو سبوتاژ کرنا آجروں کا قدیم **استحقاق** ہے۔ جان بوجھ کر دفعات میں ملاوٹ بدترینکچی آبادیوں کی تعمیر اور غریب ترین اور ارزاں ترین مادے کے اندرونی خیموں قیمتونکو برقرار رکھنے کے لئے بڑی مقدار میں کھانے پینے کی اشیا کی تباہی جبکہلاکھوں افراد شدید بدحالی کا شکار ہو رہے ہیں آجرونکی مستقل کوشش اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے مزدوروں کی رہائش کو سب سے کم ترین مقام پر مجبور کریں غیرملکیممالک کو جنگ کیلئے مکمل سازوسامان فراہم کرنے کی ہتھیاروں کی صنعتوں کی بے شرمی کا عمل جومناسب موقع پر دیا جاسکتا ہے ہوسکتاہے ملک کو ضائع کرنے کے لئے ملازم ہے جس نے انھیں پیدا کیا یہسب اور بہت سارے لوگ صرف اپنے ہی لوگوں کے خلاف سرمایہ داروں کے ذریعہ تخریب کاری کی اقسام کی ایک عبوری فہرست میں صرف انفرادی اشیا ہیں۔

براہ راست کارروائی کی ایک اور شکل معاشرتی ہڑتال ہے جوبلا شبہ مستقبلقریب میں بہت بڑا حصہ ادا کرے گی۔ موجودہ نظام کے سب سے زیادہ نقصان دہ نتائج کے خلاف کمیونٹی کو تحفظ فراہم کرنے کے بجائے پروڈیوسروں کے فوری مفادات سے اس کا تعلق کم ہے۔ سماجی ہڑتال کے ذریعہ مالکان پر عوام کے لئے ایک ذمہ داری عائد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بنیادی طور پر اس نے صارفین کے تحفظ کو مد نظر رکھتے ہوئے جنمیں سے کارکن خود ہی بڑی اکثریت کے حامل ہیں۔ اس کے بعد ٹریڈ یونین کا کام صرف خاص طور پر پروڈیوسر کی حیثیت سے کارکن کے تحفظ تک ہی محدود ہے۔ جب تک آجر اس بات پر اتفاق کرتا تھا کہ مزدوری کے اوقات پر اتفاق کیا گیا ہو اور قائم شدہ اجرت کی ادائیگی اس کام کو انجام دیا جا رہا ہو۔ دوسرے الفاظ میں: ٹریڈ یونین صرف ان شرائط میں دلچسپی رکھتی ہے جس کے تحت اس کے ممبران کام کرتے ہیں نہکہ وہ جس طرح کے کام انجام دیتے ہیں۔ نظریاتی طور پر واقعتا، اسبات پر زور دیا گیا ہے کہ آجر اور ملازم کے مابین ایک خاص مقصد کے حصول کے معاہدے پر قائم ہے۔ اس معاملے میں مقصد سماجی پیداوار ہے۔ لیکن کسی معاہدے کا مطلب تبھی ہوتا ہے جب دونوں جماعتیں مقصد میں برابر کے شریک ہوں۔ حقیقت میں تاہم آجمزدور کے پاس پیداوار کے تعین میں کوئی آواز نہیں ہے کیونکہاس کو مکمل طور پر آجر کو دے دیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایک ہزار کام کرکے مزدور بدنام ہوچکا ہے جو آجر کے فائدہ کے لئے پوری جماعت کو مسلسل نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ اپنی مصنوعات کی جعل سازی میں کمتر اور اکثر دراصل نقصان دہ چیزوں کا استعمال کرنے ناجائزمکانات کھڑا کرنے خرابشدہ اشیائے خوردونوش کو جمع کرنے اوران گنت حرکات کو مستقل کرنے کے لئے مجبور ہے جو صارفین کو دھوکہ دینے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

انارکو-سنڈیکلسٹ کے خیال میں مستقبلمیں ٹریڈ یونینوں کا بہت بڑا کام یہانبھرپور مداخلت کرنا ہے۔ اس سمت میں پیش قدمی کے ساتھ ہی معاشرے میں مزدوروں کی پوزیشن میں اضافہ ہوگا اوربڑے پیمانے پر اس مقام کی تصدیق ہوگی۔ اس میدان میں متعدد کوششیں پہلے ہی ہوچکی ہیں ، بطور گواہ ، بارسلونا میں عمارت سازوں کی ہڑتال جسنے مزدوروں کی رہائش گاہ 1902 کے تعمیراتی کام میں ناقص مواد اور پرانی عمارتوں سے ہونے والے ملبے کو استعمال کرنے سے انکار کردیا تھا۔ پیرس میں مختلف بڑے ریستوراں میں ہڑتالیں کیونکہ باورچی خانے کے کارکن سستے ، بوسیدہ گوشت (1906) کی خدمتکے لئے تیار نہیں تھے اورحالیہ دنوں میں مثالوں کی ایک لمبی فہرست۔ سبھی یہ ثابت کرنے جارہے ہیں کہ معاشرے کے لئے اپنی ذمہ داری کے بارے میں کارکنوں کی تفہیم بڑھ رہی ہے۔ ایرفورٹ (1919) میں کانگریسمیں جرمنی کے ہتھیار ڈالنے والے کارکنوں کی جنگی ہتھیاروں کو بنانے اور اپنے آجروں کو اپنے پودوں کو دوسرے استعمال میں تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کی قرارداد بھی اسی زمرے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس قرارداد کو تقریبا دوسال تک برقرار رکھا گیا یہانتک کہ سنٹرل ٹریڈس یونینوں کے ذریعہ اسے توڑ دیا گیا۔ سومرڈا کے **انارکو-سنڈیکلسٹ**کارکنوں نے آخری توانائی تک بڑی طاقت کے ساتھ مزاحمت کی جبان کی جگہ **"آزاد مزدوریونینوں"** کے ممبروننے لے لیا۔

چونکہ تمام قوم پرست عزائم کے متضاد مخالفین خصوصاﻻطینی ممالک میں اینیسرگرمیوں کا ایک بہت ہی اہم حصہ عسکریت پسندوں کے پروپیگنڈے کے لئے ہمیشہ مختص کرتے رہے ہیں اوراپنے طبقے سے وفادار فوجیوں کی کوٹ میں کارکنوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہڑتال کے وقت اپنے بھائیوں کے خلاف ہتھیار پھیرنا۔ اس کی وجہ سے انھوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی کوششوں کو کبھی نہیں روکا کیونکہوہ جانتے ہیں کہ وہ صرف اور صرف طاقتور طاقتوں کے خلاف مسلسل جنگ کے ذریعے اپنی کوششیں حاصل کرسکتے ہیں۔ تاہم ، اسی وقت عسکریتپسندوں کے خلاف پروپیگنڈا عام ہڑتال کے ساتھ آنے والی جنگوں کے خطرے کی مخالفت کرنے میں بڑے پیمانے پر حصہ ڈالتا ہے۔ انارکو-سنڈیکللسٹ جانتے ہیں کہ جنگیں صرف حکمران طبقات کے مفاد میں لگی ہیں۔ اس لئے ان کا خیال ہے کہ کوئی بھی ذریعہ جواز ہے جو لوگوں کے منظم قتل کو روک سکتا ہے۔ اس فیلڈ میں بھی مزدوروں کے ہاتھ میں ہر طرح کا سامان ہے اگرصرف وہ ان کے استعمال کی خواہش اور اخلاقی طاقت رکھتے ہوں۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے اندرونی استحکام کی مزدور تحریک کا علاج اور سیاسی جماعتوں کے خالی نعرے بازی سے اس کو چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے ، تاکہ وہ فکری طور پر آگے بڑھے اور اپنے اندر تخلیقی حالات تیار کرے جو سوشلسزم کے ادراک سے قبل ہونا چاہئے۔ اس مقصد کو عملی طور پر حاصل کرنے کےیلئے کارکنوں کے لئے ایک داخلی یقینی بننا چاہئے اور اسے اخلاقی ضرورت میں بدلنا چاہئے۔ سوشلزم کا عظیم حتمی مقصد روزانہ کی تمام عملی جدوجہد میں سے ابھر کر سامنے آنا چاہئے اورانہیں معاشرتی کردار دینا ہوگا۔ انتہائی جدوجہد میں ، اس وقت کی ضرورتوں سے پیدا ہونے والی معاشرتیآزادی کے عظیم مقصد کی آئینہ دار ہونا چاہئے اوراس طرح کی ہر جدوجہد کو راہ ہموار کرنے اور اس جذبے کو مستحکم کرنے میں مدد فراہم کرنا چاہئے جو اس کے داعیوں کی اندرونی خواہش کو اپنی مرضی اور عمل میں بدل دیتا ہے۔

باب 6. انارکو۔ سنڈیکلزم کا ارتقاء

فرانس میں انقلابی تعبیراور یورپ مینمزدور تحریکپر اس کااثر۔ دنیا کےصنعتی کارکنپہلی جنگ عظیمکے بعد صیغہسازی سنڈیکلسٹاور تیسرابین الاقوامی۔نئی بین الاقوامی ورکنگایسوسی ایشن کیبنیاد رکھنااسپین میں انارکو-سنڈیکلزمپرتگال میں اٹلیمیں فرانسمیں جرمنیمیں سویڈنمیں ہالینڈمیں جنوبیامریکہ میں۔

یوروپ میں جدیدانارکو-سنڈیکلسٹتحریک اسپینکی واحد استثناء کے ساتھ جہاں پہلی بین الاقوامی **انارکو - سنڈیکلزم**مزدور تحریک میں ہمیشہ ہی غالب رجحان رہا ہے فرانسمیں انقلابی سنڈیکلزم کے عروج پر اس کی اصلیت ہے۔ سی جی ٹی میں اس کے اثر و رسوخ کا میدان فرانسیسی مزدور طبقے میں یہ تحریک سیاسی سوشلائزم کے خلاف ایک رد عمل کے طور پر کافی حد تک فروغ پا رہی ہے جس وجوہات میں ایک طویل عرصے سے کسی متحد ٹریڈ یونین تحریک کی اجازت نہیں تھی۔ پیرس کمیون کے خاتمے اور فرانس میں بین الاقوامی تنظیم کو کالعدم قرار دینے کے بعد وہانکی مزدور تحریک نے بالکل بے رنگ کردار کو اپنا لیا تھا اور وہ بورژوا ریپبلکن جےباربیرٹ کے زیر اثر آگیا تھا ، جس کا نعرہ تھا سرمایے کے مابین ہم آہنگی اور محنت! اسوقت تک نہیں جب تک کہ مارسیلس 1879 میں کانگریس نے کسی بھی سوشلسٹ رجحانات کا اظہار خود نہیں کیا اور فیڈریشن ڈیس ٹریویلیلرز وجود میں خود ہی نام نہاد اجتماعیت پسندوں کے زیر اثر آجائے۔

لیکن یہاں تک کہ اجتماعیت پسند بھی زیادہ دیر تک متحد نہیں رہے اور **سینٹ ایٹین** (1882) کیکانگریس نے اس تحریک میں پھوٹ پڑا۔ ایک حصے نے مارکسسٹ **جولیسگیوسڈے** کے اسکول کی پیروی کی اوراس نے پارٹی اووری فرانسس کی بنیاد رکھی جبکہ دوسرا حص خودکو سابق انارکیسٹ **پالبروسی** سے منسلک کیا تاکہپارٹی اویئور ریوالوشنیر سوشلیسٹ فرانسیس تشکیل دے۔ سابقہ نے اس کی حمایت بنیادی طور پر فیڈریشن نیشنیل ڈیس سنڈیکیٹس میں حاصل کی جبکہمؤخر الذکر نے اس کا مضبوط گڑھ فیڈریشن ڈیس بوریس ڈو ٹراویل ڈی فرانس (فرانس کی لیبر ایکسچینج آف فرانس) میں حاصل کیا۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جینایلیمین کی سربراہی میں نامنہاد **الیومینسٹ** ، **بروسوسٹس** سے علیحدگی اختیار کرگئے اور کچھ بڑے سنڈیکیٹس میں ان کا زبردست اثر و رسوخ حاصل ہوگیا۔ انہوں نے پارلیمانی سرگرمی کو مکمل طور پر ترک کردیا تھا۔ ان کے علاوہ کامیٹی ریولوشنیر سنٹرل میں متحد ، اور آزاد سوشلسٹ تھے جو سوسائٹی ڈیل ایل 'اکانسی سوسائٹل سے تعلق رکھتے تھے جسکی بنیاد بنوئٹ میلن نے 1885 میں رکھی تھی اوران میں سے جین جوری اور ملیرینڈ دونوں ہی سامنے آئے تھے۔ .

ان تمام جماعتوں نے عالموں کی رعایت کے علاوہ ٹریڈیونینوں میں اپنے سیاسی مقاصد کے لئے محض اسکولوں کی بھرتی کرتے ہوئے دیکھا اوران کے اصل کاموں میں سے کچھ بھی نہیں سمجھا۔ مختلف سوشلسٹ دھڑوں کے مابین مستقل اختلافات قدرتی طور پر سنڈیکیٹس کے حوالے کردیئے گئے ، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب ایک دھڑے کی ٹریڈ یونینوں نے ہڑتال کی تو دوسرے دھڑوں کے سنڈیکیٹس نے ان پر ہڑتال کی توڑ پھوڑ کی۔ اس ناقابلِ برداشت صورتحال نے آہستہ آہستہ بیدار ہونے پر مزدوروں کی آنکھوں کی آنکھیں کھول دیں جسکے لئے 1883 ء سے پیرس اور لیونس میں مزدوروں کے درمیان مضبوط پیروی کرنے والے انارکی جماعتوں کے پارلیمنٹ مخالف پروپیگنڈے نے اس میں تھوڑا سا حصہ نہیں ڈالا۔ لہذا **نانٹیس** 1894 میں ٹریڈ یونین کانگریس نے ایک خصوصی کمیٹی سے چارج کی کہوہ تمام ٹریڈ یونین اتحادوں کے مابین تفہیم لانے کے ل طریقوناور ذرائع وضع کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اگلے سال سی جی ٹی کے لیمونجس کانگریس میں قائم ہوا ، جس نے خود کو تمام سیاسی جماعتوں سے آزاد قرار دیا۔ یہ سیاسی سوشلزم کی ٹریڈ یونینوں کی

طرف سے حتمی طور پر تکرار تھی جسکی کارروائیوں نے فرانسیسی مزدور تحریک کو معذور کردیا تھا اور اسے آزادی کی جنگ میں اپنے سب سے موثر ہتھیار سے محروم کردیا تھا۔

وہاں سے صرف دو بڑے ٹریڈ یونین گروپ موجود تھے **سیجی ٹی**۔ اور فیڈریشن آف لیبر ایکسچینجس 1902 تک، **مونٹپیلیئر** کی کانگریس میں ، بعد میں **C.N.T** مینشامل ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی ٹریڈ یونینوں میں عملی اتحاد پیدا ہوا۔ منظم مزدوری کے اتحاد کے سلسلے میں اس کوشش سے پہلے عام ہڑتال کے لئے ایک زبردست پروپیگنڈا کیا گیا ، جس کے لئے مارسلیس 1892 پیرس1893 نانٹیس1894 میں کانگریس نے پہلے ہی مضبوط اکثریت کے ذریعہ اعلان کیا تھا۔ عام ہڑتال کا خیال سب سے پہلے انارجسٹ بڑھئی ، ٹورٹیلیئر نے ٹریڈ یونین تحریک میں لایا تھا ، جسے 1886–7 میں ریاستہائےمتحدہ امریکہ پر عام ہڑتال کی تحریک نے شدید مشتعل کردیا تھا ، اور بعد میں اس کو الیومینیسٹوں نے اٹھایا تھا۔ جبکہ جولیس گیسڈے اور فرانسیسی مارکسسٹوں نے سختی سے اس کے خلاف اعلان کیا تھا۔ تاہم دونونتحریکوں نے **C.N.T**. اسکے بہت سارے ممتاز نمائندوں کے ساتھ: الیومنسٹوں سے خاصطور پر ویگریفیویلز آئے تھے۔ انتشار پسندوں سے **ایفپیلوٹیئر** ، **فیڈریشن آف لیبرایکسچینجز** کے عقیدت مند اور انتہائی ذہین **سکریٹری ایپاؤگیٹ سیجی ٹی** کےسرکاری اعضاء کے ایڈیٹر ، لا ووکس ڈو پیپل ، پی ڈیلسیل ، جی یبوٹوٹ ، اور بہت سے دوسرے . دوسرے ممالک میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وسیع پیمانے پر پھیلائی جانے والی رائے ، جو خاص طور پر **ورنر سومبرٹ**نے پروان چڑھایا تھا ، کہ فرانس میں انقلابی سنڈیکلزم کی ابتدا جی سوریل ، ای برتھ اور ایچ لگارڈیل جیسے دانشوروں پر ہے ، جو وقتا فوقتا لی۔ لی۔ موووینٹ سوسائیلیسٹ نے اسکی بنیاد 1899 میں رکھی ، جس نے اپنی طرح سے نئی تحریک کے فکری نتائج کو بیان کیا۔ یہ سراسر غلط ہے۔ ان افراد کا تعلق کبھی خود تحریک سے نہیں تھا اور نہ ہی اس کی داخلی ترقی پر ان کا کوئی خاص اثر تھا۔ مزید یہ کہ **C.G.T**. یہصرف انقلابی ٹریڈ یونینوں پر مشتمل نہیں تھا یقیناits اس کے آدھے اراکین اصلاح پسند رجحان کے تھے اور وہ صرف سی جی ٹی میں شامل ہوئے تھے۔ کیونکہ انہوں نے تسلیم کیا کہ سیاسی جماعتوں پر ٹریڈ یونینوں کا انحصار تحریک کی بدقسمتی ہے۔ لیکن انقلابی ونگ جس کے پاس منظم لیبر میں سب سے زیادہ متحرک اور متحرک عنصر تھے اور اس کی کمان میں اسکے علاوہ تنظیمکی بہترین دانشورانہ قوتوں نے سیجی ٹی کو دیا۔ اس کی خصوصیت کی مہر اوریہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خصوصی طور پر انقلابی سنڈیکلزم کے نظریات کی نشوونما کا عزم کیا۔

اس کے ساتھ ہی پرانے انٹرنیشنل کے نظریات نے نئی زندگی جگا دی اورفرانسیسی مزدور تحریک کا طوفان اور تناؤ کا دور شروع ہوا جسکے انقلابی اثرات نے خود کو فرانس کی حدود سے کہیں زیادہ محسوس کیا۔ عظیم ہڑتال کی تحریکیں اور سی جی ٹی ٹی کے ان گنت مقدمات حکومت کی طرف سے محض ان کے انقلابی عمل کو تقویت ملی اوراس سے نئے آئیڈیاز نے **سوئٹزرلینڈ** ، **جرمنی**، **اٹلی** ،**ہالینڈ** ، **بیلجیم** ، **بوہیمیا اور اسکینڈینیوین کاؤنٹیوں**میں بھی اپنا راستہ تلاش کیا۔ **انگلینڈ** میں بھی **سنڈلسٹ** ایجوکیشن لیگ ، جو ٹام مان اور گائے بومن نے 1910 میں وجود میں لایا تھا ، اور جن کی تعلیمات خاص طور پر نقل و حمل اور کان کنی کی صنعتوں کے عہدے اور فائل کے مابین بہت مضبوط اثر و رسوخ کا استعمال کرتی تھیں۔ اس دور کی زبردست ہڑتال کی تحریکوں میں ، اس کا وجود فرانسیسی سنڈیکلزم پر پابند تھا۔

داخلی بحران کی وجہ سے بین الاقوامی مزدور تحریک پر فرانسیسی سنڈیکلزم کے اثر و رسوخ کو بڑی حد تک تقویت ملی جس نے اس وقت تقریبا تمام سوشلسٹ مزدور جماعتوں کا قبضہ کر رکھا تھا۔ نام نہاد نظرثانی پسندوں اور سخت مارکسسٹوں کے مابین لڑائی اور خاص طور پر یہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی بہت ہی پارلیمانی سرگرمیوں نے قدرتی ضرورت کے نظریہ پرستی کے متشدد مخالفین کو نظریاتی راہ پر عمل کرنے پر مجبور کردیا اوربہت سارے مفید عنصر کو سنجیدگی سے ظاہر کرنے کا سبب بنے۔ اس طرح یہ ہوا کہ بیشتر فریقوں نے خود کو حالات کی طاقت سے کارفرما پایا اکثران کی مرضی کے خلاف ، سنڈیکلسٹوں کے عام ہڑتال کے خیال پر کچھ مراعات دینے کے لئے۔ اس سے پہلے ہالینڈ میں سوشلسٹ مزدور تحریک کے علمبردار ڈومیلا نیئو وینہوئس نے برسلز میں سوشلسٹوں کی بین الاقوامی کانگریس میں (1891) عام ہڑتالکے لئے منظم مزدوری کی تیاری کرکے جنگ کے قریب آنے والے خطرے سے بچنے کی تجویز پیش کی تھی خاصطور پر ولیہم لیبکنیکٹ کے ذریعہ اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی گئی تھی۔ لیکن اس مخالفت کے باوجود تقریباتمام قومی اور بین الاقوامی سوشلسٹ کانگریسوں کو بعد میں خود ہی اس سوال پر زیادہ سے زیادہ تشویش کا پابند ہونا پڑا۔

سن 1899 میں پیرس میں سوشلسٹ کانگریس میں ، **آندہ وزر ارسٹاڈ برانڈ** نےاپنے تمام تر شعلہ فہم انداز کے ساتھ عام ہڑتال پر بحث کی اور کانگریس کے ذریعہ مناسب قرار داد منظور کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہاں تک کہ فرانسیسی جوپہلے عام ہڑتال کے سب سے اچھے دشمن تھے نےخود 1904 مینکانگریس نے اسکے حق میں قرار داد منظور کرنے پر مجبور کیا کیونکہانہیں خدشہ تھا کہ وہ مزدوروں کے ساتھ اپنا تمام اثر ختم کردیں گے۔ یقینا اس طرح کی مراعات سے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔ پارلیمنٹرینزم اور براہ راست کارروائی کے مابین آگے پیچھے دیکھنے سے ہی الجھن پیدا ہوسکتی ہے۔ ڈومیلہ نیویوینحیس اور ہالینڈ میں اس کے پیروکار اورفرانس میں جیسےسیدھے سیدھے سادھے لوگوں نے اپنے نئے تصورات سے ناگزیر اشارہ نکالا اور مکمل طور پر پارلیمانی سرگرمی سے پیچھے ہٹ گئے۔ دوسروں کے لئے تاہم عامہڑتال کے خیال پر ان کی مراعات محض ہونٹ کی خدمت تھیں ، جس کے پیچھے کوئی واضح سمجھ نہیں ہے۔ برائنڈ کے معاملے میں جسنے اس کی قیادت کی اسکا مظاہرہ اچھی طرح سے دکھایا گیا جسنے بطور وزیر خودکو عام ہڑتال کے حق میں اپنا پتہ روکنے پر مجبور ہونے کی المناک مزاحیہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ، جسے سی جی.ٹی. پرچہ فارم میں ایک لاکھ نے تقسیم کیا تھا۔

وہاں کے آزاد یوروپی سنڈیکلزم نے امریکہ کے صنعتی مزدوروں کی نقل و حرکت میں ترقی کی جوامریکی حالات کی مکمل نشو نما تھی۔ پھر بھی اس میں براہ راست عمل کرنے کے طریقے اور خود مزدوروں کی صنعتی اور زرعی تنظیم کے ذریعہ معاشرے کی سوشلسٹ تنظیم نو کے خیال کے ساتھ سنڈیکلزم میں مشترک تھی۔ شکاگو (1905) میں اسکی بانی کانگریس میں امریکی مزدور تحریک کے سب سے زیادہ متنوع بنیاد پرست عناصر کی نمائندگی کی گئی تھی: **یوجین ڈبس ،بل ہیڈ ،چارلس موئر ڈینیئل ڈی لیون، ڈبلیوٹراٹمن ، مدرجونز ، لسیپارسن** اور بہت سے دوسرے۔ ایک وقت کے لئے سب سے اہم حصہ مغربی فیڈریشن آف مینرز تھا جس کا نام ہر جگہ کولوراڈو ، مونٹانا اور اڈاہو میں اپنی سرشار اور خود قربانی دینے والی مزدور لڑائیوں کے لئے جانا جاتا تھا۔ 1886–7 میں آٹھگھنٹے کے دن تک جاری رہنے والی عظیم تحریک کے بعد جوانتشار پسندوں ، جاسوسوں ، پارسنز ، فلیچر کو پھانسی دینے کے ساتھ ہی اس کے المناک انجام کو پہنچا۔ اینجل اور لِنگ 11 نومبر 1877 کو ، امریکی مزدور تحریک روحانی طور پر مکمل طور پر دب گئی تھی۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ I.W.W. ممکن ہےکہ اس تحریک کو اس کے انقلابی راستہ پر واپس ڈالا جائے ایکایسی توقع جو اب تک پوری نہیں ہو سکی ہے۔ I.W.W. میں بنیادیطور پر کیا چیز ممتاز ہے؟ یوروپی سنڈیکلسٹوں کی طرف سے اس کی سختی سے طے شدہ مارکسی نظریات تھے جوخاص طور پر ڈینیل ڈی لیون نے اس پر زیادہ متاثر ہوئے تھے جبکہ یوروپی سنڈیکلسٹوں نے فرسٹ انٹرنیشنل کے آزاد خیال ونگ کے سوشلسٹ نظریات کو واضح طور پر اپنایا تھا۔

آئی ڈبلیو ڈبلیو مغرب میں سفر کرنے والے کارکنوں پر خاص طور پر ان کا خاصا اثر تھا لیکنانھوں نے مشرقی ریاستوں میں فیکٹری ورکرز میں بھی کچھ اثر حاصل کیا اوربہت سارے بڑے پیمانے پر ہڑتال کی جسنے سب کے منہ میں **"وبلیس"** کانام ڈالا۔ انہوں نے مغربی ریاستوں میں آزادی اظہار رائے کے تحفظ کے لئے منحرف لڑائیوں میں نمایاں حصہ لیا اورایسا کرنے میں زندگی اور آزادی کی بے حد قربانیاں دیں۔ ان کے ممبروں نے ہزاروں کی تعداد میں جیلیں پُر کیں ہنستے لوگوں کو جنگی چوکیداروں کے ذریعہ بند کر دیا گیا تھا اور انھیں کھڑا کردیا گیا تھا۔ 1916 کا ایوریٹ قتل عام 1915 میں**مزدور شاعر جوہل** کی پھانسی ، 1919 میں **سنٹریا** کا معاملہ اسی طرح کے بہت سارے معاملات جن میں بے دفاع کارکن شکار ہوئے وہ کیتاریخ میں صرف چند میل پتھر تھے قربانی کی۔

عالمی جنگ کے پھوٹ پڑنے سے مزدوروں کی تحریک متاثر ہوئی جیسے ایک بہت بڑا دائرہ کار کی قدرتی تباہی تھی۔ **سرایوو** میں ہونے والے قتل کے بعد ، جب سب کو یہ لگا کہ یورپ ایک عام جنگ کی طرف بڑھ رہا ہے تو **سیجی ٹی** کےرہنماؤں جرمن ٹریڈ یونینوں کے رہنماؤں کو تجویز پیش کی کہ دونوں ممالک میں مزدور منظم کرنے سے خطرہ تباہی کو روکنے کے لئے مشترکہ اقدام اٹھانا چاہئے۔ لیکن جرمنی کے مزدور رہنماؤں ، جنہوں نے ہمیشہ کسی براہ راست عوامی کارروائی کی مخالفت کی ، اور پارلیمانی روٹین کے اپنے طویل عرصے میں انقلابی اقدام کی ہر بات کو کھو چکے تھے ، اس طرح کی تجویز پر کامیابی حاصل نہیں کی جاسکی۔ لہٰذا خوفناک تباہی کو روکنے کے لئے آخری موقع میں ناکام رہا۔

جنگ کے بعد لوگوں کو ایک نئی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ یوروپ کے ہزار زخموں سے خون بہہ رہا تھا اور کل آبادی درد سے کراہ رہی تھی جیسے کسی کو گلے میں ہو۔۔ وسطی یورپ میں پرانی حکومت گر گئی تھی۔ روس نے خود کو ایک ایسے معاشرتی انقلاب کے درمیان پایا جس کا انجام کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ جنگ کے بعد ہونے والے تمام واقعات میں سے روس میں پائے جانے والے واقعات نے ہر ملک کے کارکنوں کو انتہائی دل کی گہرائیوں سے متاثر کیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ایک انقلابی صورتحال کے عالم میں ہیں اور اگراب اس سے کوئی فیصلہ کن بات سامنے نہیں آئی تو محنتکش عوام کی ساری امیدیں برسوں سے دور ہوجائیں گی۔ مزدوروں نے پہچان لیا کہ وہ نظام جو عالمی جنگ کی خوفناک تباہی کو روکنے میں ناکام رہا تھا لیکناس کے بجائے چار سالوں سے لوگوں کو ذبح کرنے کی طرف راغب کیا ، اپنا وجود ختم کرنے سے انکار کیا اورانہوں نے کسی بھی کوشش کی تعریف کی جس نے ان سے وعدہ کیا تھا۔ معاشی اور سیاسی انتشار سے نکلنے کا ایک راستہ جو جنگ نے پیدا کیا تھا۔ صرف اسی وجہ سے انہوں نے روسی انقلاب پر اپنی اعلی امیدیں رکھی اور یہ سوچا کہ اس نے یورپی عوام کی تاریخ میں ایک نئے دور کا افتتاح کیا ہے۔

1919 میں روس میں اقتدار حاصل کرنے والی بالشیوسٹ پارٹی نے دنیا میں انقلابی کارکنوں کی تنظیموں سے اپیل جاری کی اور انہیں ایک ایسی کانگریس میں مدعو کیا جس کا اجلاس اگلے ہی سال روس میں ایک نیا انٹرنیشنل قائم کرنے کے لئے ہونا تھا۔ کمیونسٹ جماعتیں اس وقت صرف چند ممالک میں موجود ہیں۔ دوسری طرف ، **اسپین پرتگال** ، **اٹلی، فرانس، ہالینڈ، سویڈن، جرمنی، انگلینڈاور شمالیاور جنوبیامریکہ سنڈیکلسٹتنظیموں** کے ممالک موجود تھے جنمیں سے کچھ نے بہت مضبوط اثر و رسوخ استعمال کیا۔ لہٰذا **لینن**اور اس کے پیروکاروں کو ان مخصوص تنظیموں کو جیتنے کی گہری تشویش تھی ، کیوں کہ اس نے خود کو سوشلسٹ مزدور جماعتوں سے اتنا الگ کردیا تھا کہ شاید ہی ان کی حمایت کا انحصار کیا جاسکے۔ چنانچہ اس کے بارے میں سن1920 کے موسم گرما میں تیسرے بین الاقوامی کی بنیاد رکھنے کے لئے منعقدہ کانگریس میں ، **سینڈلسٹ اور انارکو-سنڈیکلسٹ**تنظیموں کی نمائندگی کی گئی۔

لیکن روس میں **سنڈیکلسٹ** کے مندوبین کے تاثرات جو تاثرات حاصل کیے گئے تھے ان کا حساب کتاب نہیں کیا گیا تاکہ وہ کمیونسٹوں کے ساتھ باہمی تعاون کو ممکن یا مطلوبہ سمجھیں۔ **"پرولتاریہکی آمریت"** پہلے ہی اپنی بدترین روشنی میں خود کو ظاہر کررہی تھی۔ جیلیں ہر اسکول کے سوشلسٹوں سے بھری پڑی تھیں انمیں بہت سے انارکیسٹ اور **انارکو - سنڈیکلسٹ**تھے۔ لیکن سب سے بڑھ کر یہ بات صاف تھی کہ نئی غالب ذات کسی بھی طرح حقیقی **سوشلسٹ** تعمیر نو کے کام کے قابل نہیں ہے۔

تھرڈ انٹرنیشنل کی بنیاد ، تنظیم کی آمرانہ سازی کی تدبیر اور یوروش کی پوری مزدور تحریک کو بولشوئسٹ ریاست کی خارجہ پالیسی کا آلہ کار بنانے کی کوشش کے ساتھ سنڈیکلسٹونپر تیزی سے یہ بات واضح کردی کہ ان میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ تنظیم۔ لیکن بالشیوسٹوں اور خاص طور پر **لینن** کے لئے بیرون ملک سنڈلسٹ تنظیم پر گرفت قائم کرنا بہت ضروری تھا کیونکہان کی اہمیت خاص طور پر لاطینی ممالک میں مشہور تھی۔ اسی وجہ سے تھرڈ انٹرنیشنل کے ساتھ ساتھ ، تمام انقلابی ٹریڈ یونینوں کا ایک علیحدہ بین الاقوامی اتحاد قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ، جس میں تمام شعبوں کی سنڈیکلسٹ تنظیموں کو بھی جگہ مل سکتی ہے۔ سنڈیکلسٹ مندوبین نے اس تجویز پر اتفاق کیا اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کے کمشنر لوسوسکی سے بات چیت کا آغاز کیا۔ لیکن انہوں نے مطالبہ کیا کہ نئی تنظیم کو تیسرے بین الاقوامی کے ماتحت کیا جائے اوریہ کہ کئی ممالک میں موجود سنڈیکیٹس کو ان کے ممالک میں کمیونسٹ تنظیموں کی سربراہی میں رکھا جائے۔ اس مطالبے کو سنڈیکلسٹ مندوبین نے متفقہ طور پر مسترد کردیا۔ چونکہ وہ کسی بھی شرائط پر کسی سمجھوتہ کرنے سے قاصر تھے آخرکاراس کے اگلے سال 1921 میں ماسکو میں بین الاقوامی ٹریڈ یونین کانگریس کا انعقاد اور اس کے سوال کا فیصلہ اس پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دسمبر ، 1920 میں ماسکومیں کانگریس کے قریب پہنچنے والے رویے کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لئے برلن میں ایک بین الاقوامی سنڈیکلسٹ کانفرنس بلائی گئی۔ کانگریس نے سات نکات پر اتفاق کیا ، جس کی منظوری پر ریڈ ٹریڈ یونین انٹرنیشنل میں ان کے داخلے کو منحصر کردیا گیا۔ ان سات نکات میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ تمام سیاسی جماعتوں سے تحریک کی مکمل آزادی اوراس نقطہ نظر پر اصرار تھا کہ معاشرے کی سوشلسٹ

تنظیم نو صرف پیداواری طبقوں کی معاشی تنظیموں ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ اگلے سال ماسکو میں ہونے والی کانگریس میں سنڈیکلسٹ تنظیمیں اقلیت میں تھیں۔ روسی ٹریڈ یونینوں کے مرکزی اتحاد نے پوری صورتحال پر غلبہ حاصل کیا اور تمام قراردادیں پیش کیں۔

F.A.U.D کے تیرہویں کانگریس کے ساتھ مل کر اکتوبر 19 میں **ڈسلڈورف** میں فری **آربیٹر-یونینڈو سلینڈز** ، جرمنی کی فری لیبر یونین) سنڈیکلسٹ تنظیموں کی ایک بین الاقوامی تنظیم منعقد ہوئی جس میں **جرمنی** ، **سویڈن، ہالینڈ چیکوسلوواکیا** اور کےنمائندوں نے شرکت کی۔ امریکہ میں موجود تھے۔ اس کانفرنس نے 1922 کے موسم بہار میں ایک بین الاقوامی سنڈیکلسٹ کانگریس کو بلانے کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ برلن کو جلسہ گاہ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ جولائی 1922 میں **برلن**میں اس کانگریس کی تیاریوں کے لئے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ فرانس جرمنی **ناروے، سویڈن** ، **ہالینڈ** ، **اسپین** اور **روس** میں **انقلابی سینڈیکلسٹ** کی نمائندگی کی گئی۔ روسی ٹریڈ یونینوں کے مرکزی اتحاد نے بھی ایک مندوب بھیجا تھا جس نے کانگریس کو پکارنے سے روکنے کے لئے پوری کوشش کی تھی اورجب اس کو کامیابی نہیں ملی تھی تو اس نے کانگریس چھوڑ دی تھی۔ کانفرنس میں انقلابی سنڈیکلزم کے اصولوں کے اعلان پر کام کیا گیا جسےآنے والی کانگریس کے سامنے غور کے لئے پیش کیا جانا تھا اورکانگریس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ضروری تیاری کی۔

بین الاقوامی کانگریس آف سنڈیکلسٹ کا اجلاس 25 دسمبر 1922 ء سے 2 جنوری 1923 تک برلن میں ہوا جسمیں مندرجہ ذیل تنظیموں کی نمائندگی کی جارہی ہے۔ ارجنٹائن بذریعہ فیڈرکٹن اوبریرا علاقائی ارجنٹائن ، جس میں 200،000 ممبران ہیں۔ چلی کے صنعتی کارکنان کی طرف سے 20،000 ممبران کے ساتھ یونین برائے سنڈیکلسٹ پروپیگنڈا کے ذریعہ ڈنمارک 600 ممبرانکے ساتھ فری ایبیٹر یونین کے ذریعہ جرمنی جسمیں 120،000 ممبران ہیں۔ قومی اربیڈ سیکریٹریٹ کے ذریعہ ہالینڈ 22،500 ممبران کے ساتھ اٹلی بذریعہ یونین **سینڈیکیال اطالینا** ، 500،000 ممبران میکسیکو کے ذریعہ کنفیڈیرسیون جنرل ڈی ٹربازادورس 30،000 ممبران کے ساتھ نورسک سنڈیکیالسٹک فیڈریسن کی طرف سے ناروے 20،000 ممبروں کے ساتھ پرتگال بذریعہ ا کنفیڈراؤ جیرال ڈو ٹربالہوجسمیں 150،000 ممبران سویڈن بذریعہسیریجیس اربیٹریس سنٹرل آرگنائزیشن 32،000 ممبران کے ساتھ ہسپانوی **C.N.T**. اسوقت پریمو ڈی رویرا کی آمریت کے خلاف ایک زبردست جدوجہد میں مصروف تھا اوراسی وجہ سے کوئی مندوب نہیں بھیجا تھا لیکنانہوں نے اکتوبر ، 1923 میں سارہگوسا میں ہونے والی خفیہ کانفرنس میں ان کی حمایت کی توثیق کردی۔ سی جی ٹی میں تقسیم جگہ لے لی تھی جسنے سی جی ٹی ٹی یو کی بنیاد رکھی مؤخرالذکر پہلے ہی مسکوائٹس میں شامل ہوچکے تھے۔ لیکن اس تنظیم میں ایک اقلیت تھی جس نے مشترکہ طور پر کامیٹ ڈی ڈفنس سنڈیکیالسٹ انقلابی تشکیل دیا تھا۔ اس کمیٹی جسنے تقریبا 100 ایک لاکھ کارکنوں کی نمائندگی کی برلنکانگریس کی کارروائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی طرح فرانس سے فیڈریشن **ڈیس فیونیسسڈی لا سین**کی نمائندگی کی گئی۔ دو مندوبین روسی ٹریڈ یونینوں کی سنڈیکلسٹ اقلیت کی نمائندگی کرتے تھے۔

کانگریس نے بین الاقوامی ورکنگ مین ایسوسی ایشن کے نام سے تمام سنڈیکلسٹ تنظیموں کے بین الاقوامی اتحاد کے قیام پر متفقہ طور پر حل کیا۔ اس نے ان اصولوں کے اعلان کو اپنایا جو برلن کی ابتدائی کانفرنس کے ذریعہ تیار کی گئیں جسمیں **انارکو - سنڈیکلزم**کا ایک واضح بولنے والا پیشہ پیش کیا گیا تھا۔ اس اعلامیہ پر دوسری شے اس طرح چلتی ہیں۔

انقلابی صیہونیزم معاشی اور معاشرتی اجارہ داری کی ہر شکل کا تصدیق شدہ دشمن ہے اوراس کا خاتمہ معاشی کمیونٹیز کے ذریعہ اور فیلڈ اور فیکٹری ورکرز کے انتظامی اعضاء کے ذریعہ آزادانہ نظام کی بنیاد پر کیا گیا ہے جو کسی کو بھی محکومیت سے مکمل طور پر آزاد کرلیتا ہے۔ حکومت یا سیاسی جماعت۔ ریاست اور پارٹیوں کی سیاست کے خلاف وہ مزدوری کے معاشی تنظیم کو کھڑا کرتا ہے۔ مردوں کی حکومت کے خلاف ، اس نے انتظامیہ کو معاملات طے کیا۔ چنانچہ اس کے پاس سیاسی طاقت کی فتح نہیں بلکہ معاشرتی زندگی میں ہر ریاست کے کام کو ختم کرنا ہے۔ اس پر غور کیا جاتا ہے کہ املاک کی اجارہ داری کے ساتھ ، تسلط کی اجارہ داری کو بھی ختم کر دینا چاہئے ، اور یہ کہ پرولتاریہ کی آمریت سمیت ریاست کی کوئی بھی شکل ہمیشہ نئے مراعات کا خالق رہے گی۔ یہ کبھی بھی آزادی کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی علیحدہ ممالک میں بالشیوزم اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ خلاف ورزی کا عمل مکمل ہوگیا۔ **I.W.A**. تبسے اس نے اپنی ہی سڑک کا سفر کیا اور متعدد ممالک میں قدم جمایا جس کی بانی کانگریس میں نمائنندگی نہیں کی گئی تھی۔ اس نے بین الاقوامی کانگریس کا انعقاد کیا ہے اپنےبلیٹن جاری کرتا ہے اور مختلف ممالک کی سنڈیکلسٹ تنظیموں کے مابین تعلقات کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔ منظم لیبر کے تمام بین الاقوامی اتحادوں میں یہ وہی ہے جس نے پہلی بین الاقوامی کی روایتوں کو پوری ایمانداری کے ساتھ پیش کیا ہے۔

I.W.A میں سب سے طاقتور اور بااثر تنظیم ہسپانوی C.N.T. ہے جوآج یورپ میں تاریخ رقم کررہا ہے اور اسکے علاوہ انسب سے مشکل کاموں میں سے ایک کو خارج کر رہا ہے جو آج تک کارکنوں کی تنظیم کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ **C.N.T**. اسکی بنیاد 1910 میں رکھی گئی تھی اورچند ہی سالوں میں 10 لاکھ کارکنان اور کسانوں کے ممبران کے طور پر گنے __گئے

یہتنظیم صرف نام سے ہی نئی تھی مقاصدیا طریقوں سے نہیں۔ ہسپانوی مزدور تحریک کی تاریخ کا طویل عرصہ تک رد عمل دیکھنے میں آیا ہے جسمیں یہ تحریک صرف زیرزمین وجود ہی برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہے۔ لیکن اس طرح کے ہر دور کے بعد اس نے نئے سرے سے انتظام کیا ہے۔ نام بدل جاتا ہے لیکنمقصد ایک ہی رہتا ہے۔ اسپین میں مزدوروں کی تحریک 1840 کی طرف واپس چلی گئی جبکاتالونیا میں بنائی جوآنمنٹس نے ٹیکسٹائل کے مزدوروں کی پہلی تجارتی یونین بارسلونا میں وجود میں لائی۔ اس دن کی حکومت نے جنرل زاپاترو کو اس تحریک کو روکنے کے لئے کاتالونیا بھیج دیا۔ نتیجہ 1855 کی زبردست عام ہڑتال تھی جسکی وجہ سے کھلی بغاوت ہوئی جس میں کارکنوں نے اپنے بینرز پر یہ نعرہ لگایا **ایسوسی ایسیئن۔ مرٹےمنظمکرنے** یا موت کا حق بغاوت کو خون سے دبا دیا گیا لیکنحکومت نے کارکنوں کو تنظیم کا حق دیا۔

ہسپانوی مزدوروں کی پہلی تحریک ہسپانوی فیڈرلسٹس کے رہنما اور پراڈہون کے شاگرد پی وائے مارگال کے خیالات سے سخت متاثر ہوئی۔ **پی مارگال** اپنےزمانے کے ایک بہترین تھیورسٹ تھے اور اسپین میں آزاد خیال خیالات کی نشوونما پر ان کا زبردست اثر تھا۔ اس کے سیاسی خیالات رچرڈ پرائس ، جوزف پریسٹلی ، تھامس پین جیفرسن اورپہلے دور کے **اینگلو امریکیلبرل ازم** کے دیگر نمائندوں کے ساتھ بہت مشترک ہیں۔ وہ ریاست کی طاقت کو کم سے کم تک محدود رکھنا چاہتا تھا اور آہستہ آہستہ اسے سوشلسٹ معاشی حکم کے ذریعہ تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ 1868 میں بادشاہامادیو اول کے دستبرداری کے بعد بیکنیننے ہسپانوی کارکنوں کے لئے اپنے منشور کے منشور سے خطاب کیا اورفرسٹ انٹرنیشنل میں کارکنوں کو جیتنے کے لئے ایک خصوصی وفد اسپین بھیجا۔ ہزاروں کارکنوں نے عظیم ورکرز اتحاد میں شمولیت اختیار کی اور بیکونین کے **انارکو-سنڈیکلسٹ**نظریات کو اپنایا جسکے نتیجے میں وہ آج تک وفادار رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہسپانویفیڈریشن انٹرنیشنل کی مضبوط تنظیم تھی۔ پہلی ہسپانوی جمہوریہ کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد اسپینمیں بین الاقوامی دباؤ ڈالا گیا لیکنیہ ایک زیرزمین تحریک کی حیثیت سے جاری رہا اسنے اپنے ادوار جاری کیے اورہر ظلم کا انکار کیا۔ اور جب آخرکار ساتسالوں کے سناٹے ظلم و ستم کے بعد مزدورونکے خلاف غیر معمولی قانون کو منسوخ کردیا گیا ، تو فوراً ہی اس کی زندگی کو جنم ملا **فیڈریشن ڈی ٹربازادورس ڈی لاریگین ایسپاؤولا** جسکی دوسری جماعت کانسیلا 1882 میں پہلے ہی نمائندگی کی گئی تھی 218 مقامی فیڈریشنوں کے ساتھ 70،000 ممبران موجود تھے۔

دنیا میں مزدوروں کی کسی اور تنظیم کو بھی اس طرح کے خوفناک ظلم و ستم کا سامنا نہیں کرنا پڑا جیسے اسپین میں انتشار پسند مزدوروں کی تحریک۔ اس کے سیکڑوں پیروکاروں کو **جیریز ڈی لافورینٹیرا** ، **مونٹجوچ** ، **سیویلا** ، **الکیلڈیل ویلے** اوردیگر بہت سے جیلوں میں غیر انسانی استفسار کرنے والوں نے پھانسی یا خوفناک تشدد کا نشانہ بنایا۔ نام نہاد **منو نیگرابلیک ہینڈ** کےخونی مظالم جوحقیقت میں کبھی موجود نہیں تھا ، حکومت کی خالص ایجاد تھی تاکہ اندلس میں فیلڈ ورکرز کی تنظیموں کے دباؤ کا جواز پیش کیا جاسکے۔ مونٹجوائچ کا خوفناک سانحہ جسنے اس دن میں ساری دنیا سے احتجاج کا ایک طوفان اٹھایا۔ **کامیساسبلانکاس وائٹ شرٹس** کیدہشت گردی کی کاروائیاں ایکغنڈہ تنظیم جسے پولیس اور مالکان نے وجود میں لایا تھا تاکہ وہ اس تحریک کے رہنماؤں کو قاتلانہ حملے سے پاک کردیں اوریہاں تک کہ **جنرل سیکرٹریسی این ٹی سلواڈور سیگوی** شکارہوئے۔ یہ ہسپانوی مزدور تحریک کی طویل اور اذیت ناک کہانی کے چند ابواب ہیں۔ **فرانسسکو فیریر بارسلونا**میں جدید اسکول کے بانی اور اس مقالے کے پبلشر **لا ہیلگا جنرلہڑتال** اس کے شہیدوں میں شامل تھے۔ لیکن کبھی بھی

کوئی رد عمل اپنے پیروکاروں کی مزاحمت کو کچلنے کے قابل نہیں تھا۔ اس تحریک نے سیکڑوں انتہائی حیرت انگیز کرداروں کو جنم دیا ہے جنکے دل کی طہارت اور لچکدار آئیڈیل ازم کا اعتراف بھی ان کے سنگین مخالفین نے کرنا تھا۔ ہسپانوی انارکیسٹ مزدور تحریک میں سیاسی کیریئر کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ اس کی پیش کش مستقل خطرہ ، قید اور اکثر موت تھی۔ جب ہی کوئی اس تحریک کے شہدا کی خوفناک کہانی سے واقف ہو جاتا ہے تب ہی کوئی یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس نے سیاہ فام عاملوں کے حملوں کے خلاف اپنے انسانی حقوق کے دفاع میں بعض ادوار میں ایسا پُرتشدد کردار کیوں اختیار کیا؟

موجودہ **C.N.T.-F.A.I**. تحریککی پرانی روایات کا مجسمہ ہے۔ بہت سے دوسرے ممالک کے انتشار پسندوں کے برخلاف ، اسپین میں ان کے ساتھیوں نے شروع سے ہی اپنی سرگرمیوں کو مزدوروں کی معاشی لڑائی تنظیموں پر مبنی رکھا۔ **C.N.T**. آجکل ڈھائی لاکھ مزدوروں اور کسانوں کی رکنیت حاصل ہے۔ یہ چھتیس روزانہ کاغذات پر قابو رکھتا ہے ، ان میں سے بارسلونا میں سولیئرڈیراد اوبیرا جسکی گردش 240،000 ہے ، یہ اسپین میں کسی بھی طرح کا سب سے بڑا مقالہ ہے اورکاسٹیلا لائبری ، جو میڈرڈ میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ تحریکوں نے ہفتہ وار اشاعتیں بھی شائع کیں اور ملک کے چھ بہترین جائزوں کے مالک ہیں۔ پچھلے سال کے دوران خاصطور پر اسنے بہت بڑی عمدہ کتابیں اور کتابچے شائع کیے ہیں اور عوام کی تعلیم میں کسی بھی طرح کی تحریک کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ **C.N.T.-F.A.I**. آج اسپینمیں فاشزم کے خلاف بہادری کی جدوجہد اور اس ملک کی معاشرتی تنظیم نو کی روح کا ریڑھ کی ہڈی ہے۔

پرتگال میں جہانمزدور تحریک ہمسایہ ملک اسپین پر ہمیشہ سے متاثر رہی ہے - وہیں1911 میں **کنڈیڈیرساؤ جیرالڈو ترابالہو**تشکیل دی گئی جوملک میں مضبوط کارکنوں کی تنظیم ہے جوسی این ٹی کے جیسے اصولوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسپین میں اس نے ہمیشہ ہی اپنی تمام سیاسی جماعتوں کی آزادی کو تیز کیا ہے ، اور اس نے بہت ساری بڑی ہڑتالیں کیں۔ پرتگال میں آمریت کی فتح سے **C.G.T**. سیاسیسرگرمی سے مجبور کیا گیا تھا اور آج وہ زیرزمین وجود کی طرف جاتا ہے۔ موجودہ رد عمل کے خلاف ہدایت کردہ پرتگال میں حالیہ پریشانی اس کی سرگرمیوں کا خاص طور پر پتہ لگانے کے قابل ہے۔

اٹلی میں ہمیشہ موجود تھا فرسٹانٹرنیشنل کے دنوں سے ایکمضبوط انارجسٹ تحریک جس نے ملک کے کچھ حصوں میں مزدوروں اور کسانوں پر فیصلہ کن اثر و رسوخ برقرار رکھا۔ 1902 میں سوشلسٹ پارٹی نے کنفیڈریزون ڈیل لاورو کی بنیاد رکھی جواس ملک کی جرمن ٹریڈ یونین تنظیموں کے نمونے کے مطابق بنائی گئی تھی۔ لیکن یہ مقصد کبھی حاصل نہیں کیا۔ وہ اپنی ممبرشپ کے ایک بڑے حصے کو فرانسیسی سنڈیالوجسٹوں کے نظریات سے سختی سے متاثر ہونے سے بھی روک نہیں پا رہا تھا۔ کچھ بڑے اور کامیاب ہڑتالوں خاصطور پر فارما بلرز کی **'پیرمااور فریرا** مینہڑتال نے براہ راست کارروائی کے حامیوں کے وقار کو ایک مضبوط محرک عطا کیا۔ 1912 میں وہاں موڈینا میں مختلف تنظیموں کی ایک کانفرنس بلائی گئی جو کنفیڈریشن کے طریقہ کار اور سوشلسٹ پارٹی کے اثر و رسوخ کے ماتحت نہیں تھی۔ اس کانفرنس نے یونین سینڈیکیال اطالانیہ کے نام سے ایک نئی تنظیم تشکیل دی۔ یہ جسم عالمی جنگ کے آغاز پر مزدور جدوجہد کی ایک لمبی فہرست کا روح تھا۔ خاص طور پر اس نے جون 1913 میننام نہاد ریڈ ویک کے واقعات میں نمایاں حصہ لیا۔ انکونہ میں ہڑتال کرنے والے کارکنوں پر پولیس کے وحشیانہ حملوں نے عام ہڑتال کی وجہ بنی ، جو کچھ صوبوں میں ایک مسلح بغاوت کی شکل اختیار کر گئی۔

جب ، اگلے سال میں عالمیجنگ شروع ہوئی تو امریکہمیں ایک سنگین بحران پیدا ہوا۔ اس تحریک کے سب سے بااثر رہنما **السیٹے ڈی امبریس** جسنے ہر وقت ایک مبہم کردار ادا کیا تھا نےتنظیم میں جنگ کے جذبات کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔

1914

میں کانگریس میں تاہم وہخود کو اقلیت میں پایا اوراپنے پیروکاروں کے ساتھ استحریک سے دستبردار ہوگئے۔ اٹلی کے جنگ میں داخل ہونے کے بعد امریکہ کے تمام معروف پروپیگنڈا کرنے والے جنگ کے اختتام تک گرفتار اور قید تھے۔ جنگ کے بعد اٹلی میں ایک انقلابی صورتحال پیدا ہوگئی اورروس کے واقعات جنکی اصل اہمیت اس وقت یقینا پیشنظر نہیں آسکتی تھی نےملک میں ایک زبردست ردعمل پیدا کیا۔ **U.S.I**. تھوڑیہی دیر

میں نئی زندگی کی طرف جاگ اٹھا اور جلد ہی 600،000 ممبروں کی گنتی کردی۔ سنجیدہ مزدوری کی پریشانیوں کے ایک سلسلے نے اگست 1920 مینفیکٹریوں کے قبضے میں اپنے عروج پر پہنچ کر ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس وقت اس کا ہدف ایک آزاد سوویت نظام تھا جوکسی بھی آمریت کو مسترد کرنا تھا اور اس کی اقتصادی تنظیموں میں اس کی بنیاد تلاش کرنا تھا۔

اسی سال میں **یو ایس آیی** نے اپنےسکریٹری **ارمانڈو بورغی**کو ماسکو روانہ کیا تاکہ خود کو روس کی صورتحال سے واقف کرو۔ بورغی افسردگی سے اٹلی اٹلی واپس آئے۔ عبوری میں کمیونسٹ امریکی صدر کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں لیکن 1922 میں روم میں ہونے والی کانگریس نے بالشیوزم اور **I.W.A**کے ساتھ تنظیم کی وابستگی کے ساتھ کھلی توڑ کا سبب بنی۔ اسی دوران فاشزم ایک فوری خطرے میں ڈھل گیا تھا۔ ایک مضبوط اور متحدہ مزدور تحریک جو اس کی آزادی کے دفاع میں ہر چیز کو خطرے میں ڈالنے کے لئے پرعزم ہے اس خطرہ کو اب بھی روک سکتی ہے۔ لیکن سوشلسٹ پارٹی اور کنفیڈریشن آف لیبر کے قابل رحم سلوک جواس کے اثر و رسوخ سے مشروط تھا نےسب کچھ برباد کردیا۔ امریکی کے علاوہ اٹلی کی انارکیزم کے عالمی اعزازی چیمپیئن ایریکومالٹیٹا کے چکر لگانے والی واحد یونین انارچیا اٹلیانا ہی رہ گئی۔ جب 1922 میں فاشزم کے خلاف عام ہڑتال شروع ہوئی تو جمہوری حکومت نے فاشسٹ گروہوں کو مسلح کردیا اور آزادی اور حق کے دفاع کے لئے اس آخری کوشش کو گھونس لیا۔ لیکن اطالوی جمہوریت نے اپنی قبر کھود لی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ مسولینی کو مزدوروں کے خلاف ایک آلے کے طور پر استعمال کرسکتا ہے لیکناس طرح یہ خود اپنی قبر کھودنے والا بن گیا۔ فاشزم کی فتح کے ساتھ ہی اطالوی مزدوروں کی پوری تحریک غائب ہوگئی اوراس کے ساتھ ہی امریکی ریاست اور معاشرتیزندگی میں تمام کشادگی۔

فرانس میں جنگ کے بعد نامنہاد اصلاح پسند ونگ نے سی جی ٹی میں بالا دستی حاصل کرلی تھی جسکے بعد انقلابی عناصر نے اپنے آپ کو سی جی ٹی یو میں شامل کردیا۔ لیکن چونکہ ماسکو کی اس خاص تنظیم کو اپنے ہاتھ میں لینے میں بہت زیادہ دلچسپی تھی اسلئے اس میں روسی طرز کے بعد خلیوں میں ایک غیرآئینی زیر زمین سرگرمی شروع کردی گئی تھی جو 1922 میں کمیونسٹوں کے ذریعہ دو انارکو-سنڈیکلسٹوں کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا تھا۔ پیرس ٹریڈ یونین کا گھر۔ اس کے بعد پییر برنارڈ کے ساتھ **انارکو - سنڈیکللسٹ، سی جیٹی ٹی یو**سے دستبردار ہوگئے اورکنفیڈریشن گونورلی ڈو ٹریویل سنڈیکل ریسٹرینیئر تشکیل دیا ، جس نے بین الاقوامی ورکنگ ایسوسی ایشن میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد سے اس تنظیم نے بھر پور طریقے سے سرگرم عمل ہے اور سی۔جی۔ٹی کے جنگ سے قبل کے پرانے خیالات کو کارکنوں کے درمیان زندہ رکھنے کے لئے بہت تعاون کیا ہے۔ روس کے بارے میں مایوسی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ فرانسیسی کارکنوں کی آزادی کی آزادی کیلئے فرانسیسی کارکنوں کے درمیان گونج کی بازگشت کی وجہ سے ، فرانس میں انقلابی سنڈیکلزم کی ایک نئی بحالی ہوئی تاکہکوئی بھی پیش گوئی کے ساتھ تحریک کی بحالی کی بحالی پر اعتماد کر سکے۔

جرمنی میں جنگ سے پہلے ایک طویل عرصے سے نام نہاد لوکولسٹس کی نقل و حرکت موجود تھی جسکا مضبوط گڑھ **فری وریگنگ ڈو چرجیورکشفٹن** تھا ، جس کی بنیاد جی۔کیسلر اور ایف کیٹر نے 1897 میں رکھی تھی۔ اس تنظیم کو اصل میں خالص سماجی سے متاثر کیا گیا تھا جمہوری خیالات ، لیکن اس نے جرمنی کی عام ٹریڈ یونین تحریک کے مرکزی رجحانات کا مقابلہ کیا۔ فرانس میں انقلابی سنڈیکلزم کی بحالی کا اس تحریک پر سخت اثر تھا اوراس وقت خاص طور پر اس وقت تقویت ملی جب سابقہ سوشل ڈیموکریٹ اور بعد میں **انارکیسٹ ڈاکٹرآر فریڈ برگ**عام ہڑتال کے لئے نکلے تھے۔ 1908 میں **F.V.D.G**۔سوشل ڈیموکریسی کے ساتھ مکمل طور پر توڑ دیا اور کھل کر سنڈیکلزم کا دعوی کیا۔ جنگ کے بعد اس تحریک نے ایک تیز رفتار تیزی لائی اور تھوڑے ہی عرصے میں 120،000 ارکان کی گنتی کی۔ 1919 میں برلن میں ہونے والی اس کی مجلس میں آر روکر کے ذریعہ تیار کردہ اصولوں کے اعلان کو اپنایا گیا تھا۔ یہ ہسپانوی**سی این ٹی** کے مقاصد کے ساتھ ضروری معاہدہ تھا۔ ڈسلڈورف (1920) میں منعقدہکانگریس میں تنظیمنے اپنا نام بدل کر فری فری ایبیٹر-یونین ڈوئسلینڈز رکھ دیا۔ اس تحریک نے غیر معمولی طور پر متحرک پروپیگنڈا کیا اور رینیش صنعتی میدان میں منظم لیبر کے ذریعہ عظیم عمل میں ایک خاص طور پر پُرجوش حصہ لیا۔ **F.A.U.D**. اپنےفعال پبلشنگ ہاؤس کے انتھک مزدوروں کے ذریعہ ایک عمدہ خدمات انجام دیں جسنے بڑے پیمانے پر کتابچہ کے علاوہ کروپٹن بیکونن،

نٹلاؤ راکراور دیگر لوگوں کی کثیر تعداد میں کام انجام دئے اور اس سرگرمی سے آزادانہ بازی پھیل گئی۔ وسیع حلقوں میں ان افراد کے خیالات۔ اس تحریک نے اپنے ہفتہ وار اعضاء ، ڈیر سنڈیکیالسٹ ، اور نظریاتی ماہانہ ڈائی انٹرنشیل کے علاوہ اس کی کمان میں **ڈسلڈورف** میں روزنامہ **ڈی شاپفنگ**نامی متعدد مقامی شیٹس بھی شامل کی تھیں۔ ہٹلر کے اقتدار میں شمولیت کے بعد جرمن انارکو-سنڈیکلسٹوں کی نقل و حرکت منظر سے غائب ہوگئی۔ اس کے بہت سارے حامی حراستی کیمپوں میں ڈوبے ہوئے تھے یا انہیں بیرون ملک پناہ لینا پڑی تھی۔ اس کے باوجود ، تنظیم ابھی بھی خفیہ طور پر موجود ہے اورانتہائی مشکل حالات میں اس کے زیر زمین پروپیگنڈے پر کام کرتا ہے۔

سویڈن میں ایک طویل عرصے سے ایک بہت ہی فعال سنڈیکلسٹ تحریک موجود ہے سیریجیساربیٹریس سنٹرل آرگنائزیشن ، جو I.W.A سے بھیوابستہ ہے۔ اس تنظیم کے 40،000 ممبران کی تعداد ہے جوسویڈش مزدور تحریک کی بہت زیادہ فیصد ہے۔ سویڈش کارکنوں کی تحریک کی داخلی تنظیم انتہائی عمدہ حالت میں ہے۔ اس تحریک کے دو روزنامے ہیں جن میں سے ایک اربیٹن اسٹاک ہوم میں البرٹ جینسن کے زیر انتظام ہے۔ اس نے متعدد پروپیگنڈوں کی ایک بڑی تعداد کو ختم کر دیا ہے ، اور اس نے ایک بہت ہی فعال سنڈیکلسٹ یوتھ موومنٹ کا افتتاح بھی کیا ہے۔ سویڈش سنڈیاللسٹ ملک میں کارکنوں کی تمام جدوجہد میں سخت دلچسپی لیتے ہیں۔ جب ، اڈالن کی عظیم ہڑتال کے موقع پر سویڈشحکومت نے پہلی بار مزدوروں کے خلاف ملیشیا روانہ کیا اسمعاملے میں پانچ افراد کو گولی مار دی گئی اورسویڈش کارکنوں نے عام ہڑتال کے ساتھ جواب دیا سنڈیکلسٹوںنے نمایاں کردار ادا کیا۔ ، اور حکومت آخر کار مزدوروں کی احتجاجی تحریک کو مراعات دینے پر مجبور تھی۔

ہالینڈ میں بحیثیت سنڈیکلسٹ تحریک وہاں نیشنیل اربیٹر سیکریٹریٹ (N.A.S) تھی ،جس میں 40،000 ممبران شامل تھے۔ لیکن جب یہ کامیونسٹ اثر و رسوخ کے زیادہ سے زیادہ حصے میںآیا تو **نیدرلینڈیش سنڈیکیالسٹیچواکور بونڈ** نےاس سے علیحدگی اختیار کرلی اور **I.W.A** سے اپنی وابستگی کا اعلان کیا۔ اس نئی تنظیم میں سب سے اہم یونٹ اے روسو کی سربراہی میں دھاتی کارکنوں کی یونین ہے۔ اس تحریک نے خاصطور پر حالیہ برسوں میں ایکبہت ہی سرگرم پروپیگنڈا کیا ہے اورڈائی سنڈیکیالسٹ میں اس کا قبضہ ہے ، جو البرٹ ڈی جونگ کے ذریعہ ترمیم کیا گیا ہے جوایک بہترین اعضاء ہے۔ اور ماہنامہ گرونڈ سلاگن جواے مولر لیہننگ کی ایڈیٹر شپ کے تحت چند سالوں سے شائع ہوا تھا کابھی یہاں ذکر کرنے کا مستحق ہے۔ ہالینڈ پرانا جنگجوؤں کی قدیم زمانے سے رہا ہے۔ **ڈومیلا نیئوویئہوس** سابقپادری اور بعد میں انارکیسٹ اپنیخالص **آیڈیل ازم** کیلئے ہرایک کے ذریعہ انتہائی قابل احترام نے1904 میں اینٹی ملیٹریسٹ انٹرنیشنل کی بنیاد رکھی جسکا اثر صرف ہالینڈ اور فرانس میں قابل ذکر تھا۔ **دی ہیگ1921** مینجنگجو مخالف ردعمل کے خلاف تیسری انسداد عسکریت پسند کانگریس میں جنگاور رد عمل کے خلاف بین الاقوامی ملیٹری فوجی بیورو کی بنیاد رکھی گئی تھی جسنے پچھلے سولہ سالوں سے ایک انتہائی سرگرم بین الاقوامی پروپیگنڈا گروپ پر کام کیا ہے ، اور اس میں اہل اور بے لوث نمائندے مل چکے ہیں۔ بی ڈی لیگٹ اور البرٹ ڈی جونگ جیسے مرد۔ بیورو کی نمائندگی متعدد بین الاقوامی امن مجلسوں میں کی گئی تھی اور متعدد زبانوں میں خصوصی پریس سروس پیش کی گئی تھی۔ 1925 میں اس نے خود کو I.W.A سے اتحادکیا۔ بین الاقوامی انسداد ملٹری کمیٹی کے ذریعہ اوراس تنظیم کے ساتھ مل کر رد عمل اور نئی جنگوں کے خطرات کے خلاف انتھک جدوجہد پر کام کرتا ہے۔

ان کے علاوہ **ناروے ، پولینڈ اور بلغاریہ میں انارکو-سنڈیکلسٹ**پروپیگنڈہ گروپ موجود ہیں جوI.W.A سے وابستہ ہیں۔ اسی طرح جاپانی جیبیو رینگو ڈینٹائی زینکوکو کیگی نے I.W.A کے ساتھباضابطہ اتحاد کیا تھا۔

جنوبی امریکہ میں خاصطور پر ارجنٹائن میں جوجنوبی برصغیر کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے نوجوانمزدور تحریک شروع ہی سے ہی ہسپانوی انارکیزم کے آزاد خیالات سے سخت متاثر تھی۔ 1890 میں بارسلونا سے بیونس آئرس پیلیس پیریرو آیا جوفرسٹ انٹرنیشنل کے زمانے میں گزرا تھا اور اسپین میں آزاد خیال سوشلزم کے چیمپئنوں میں سے ایک تھا۔ اس کے اثر و رسوخ کے تحت 1891 میں بیونس آئرس میں ٹریڈ یونینوں کی ایک کانگریس کا اجلاس ہوا جسسے فیڈراسیئن اوبریرا ارجنٹائن قائم ہوا جسنے اپنے **’چوتھےکانگریس‘** کے نام پر اس کا نام بدل کر فیڈریسیئن اوبریرا سیجیونل ارجنٹائن رکھ لیا۔ F.O.R.A. اس کےبعد اس نے کسی رکاوٹ کے بغیر کام کیا ہے حالانکہاس کی کارکردگی اکثر و بیشتر تھی جیساکہ آج پھر ہے وقفےوقفے سے پریشان ہے اوراس کو زیرزمین سرگرمی کی طرف راغب کیا گیا ہے۔ یہ ایک انارکیسٹ ٹریڈ یونین تنظیم ہے اوریہ

مزدور کی تمام جدوجہد کی روح تھی جو اس کو اس نے ہلا کر اپنی سرگرمی کا آغاز چالیس ہزارممبران کے ساتھ کر دیا مئی **1929 میں** بیونسآئرس میں ملاقات کے لئے تمام جنوبی امریکی ممالک کی ایک مجلس کو طلب کیا۔ اس کے لئے **I.W.A.** برلنسے اس کے متعلقہ **سکریٹری اےسوچی** کو بھیجا گیا۔ اس کانگریس میں **ارجنٹا ئن**کے **ایف.او.آر.اے** کے علاوہ نمائندگیکی گئی تھی سینٹرو اوبارو ڈیل پیراگوئے کے ذریعہ **پیراگو ئے،بولیویا فیڈریسیئنلوکل ڈی لاپاز ، لاانٹورچا ، اورلوز و لیبرٹادکے** ذریعہ۔ میکسیکو بذریعہ **کنفیڈراسیئن جنرل ڈیٹربازادورس گو ئٹےمالا از کامیٹ**کے حامی ایکسیئن **سندھیئل؛ یوروگو ئےاز فیڈراسیئنعلاقا ئی یوراگوایابرازیل** کی طرف سے دس حلقوں میں سے سات ریاستوں سے ٹریڈ یونینوں کی نمائندگی کی گئی **کوسٹاریکا** کی نمائندگی تنظیم **ہشیالا لیبرٹاد** نےکی۔ یہاں تک کہ چلی **I.W.W.** نمائندےبھیجے حالانکہ**ابابینز** کی آمریت کے بعد سے وہ صرف زیر زمین سرگرمیاں انجام دینے میں کامیاب رہا ہے۔ اس کانگریس میں کانٹنےنٹل امریکن ورکنگ مین ایسوسی ایشن کو وجود میں لایا گیا جسنے **I.W.A** کیامریکی تقسیم تشکیل دی۔ اس تنظیم کی نشست پہلے بیونس آئرس میں تھی لیکنبعد میں آمریتکی وجہ سے اسےیوراگوئے منتقل کرنا پڑا۔

یہ وہ قوتیں ہیں جو انارکو-سنڈیکلزم کو فی الحال متعدد ممالک میں اپنے اقتدار میں لے چکی ہیں۔ موجودہ مزدور تحریک میں قدامت پسند عناصر کے خلاف بھی ہر جگہ اسے رد عمل کے خلاف مشکل جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ ہسپانوی کارکنوں کی بہادری کی جنگ کے ذریعے آج پوری دنیا کی توجہ اس تحریک کی طرف راغب ہوئی ہے اوراس کے ماننے والوں کو پختہ یقین ہے کہ ایک عظیم اور کامیاب مستقبل ان کے سامنے ہے۔

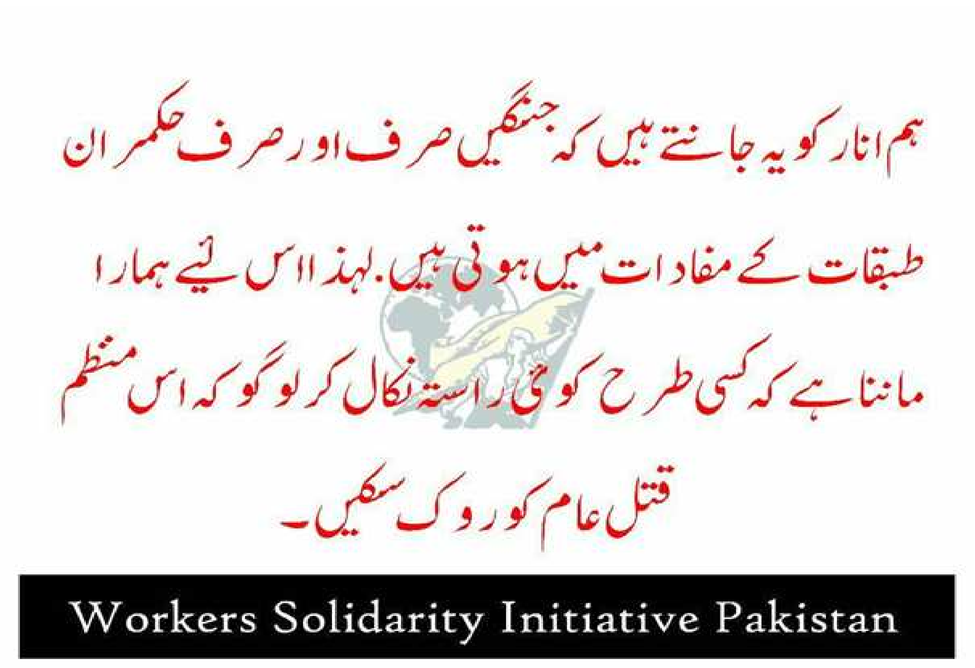

انجمن بین الاقوامی کارکنان

ایک صنعتی مزدوروں کو(AIT-IWA)انٹرنیشنل ورکرز ایسوسی ایشن سرمایہ داروں سے جائے ملازمت کے حقوق دلوانے کی تنظیم ہے جو 1922ء میں قائم ہوئی۔ یہ مزدوروں کو صنعتوں کی ملکیت دلوانے کے لیے جائے ملازمت پر مقابلہ آراء تنظیموں کو منظم کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اس میں یونین بیوروکریٹس، پارٹیاں اور ریاست شامل نہیں ہوتیں تاکہ سماجی انقلاب کے لیے مزدور طبقے کے حقوق کے لیے نئی کامیابیاں حاصل کی جا سکیں۔ آئی ڈبلیو اے پوری دنیا میں اسی نظریہ کی حامل جماعتوں کو آزاد اور اشتراکیت پسند معاشرے کے حتمی مقصد کے لیے متحد کرتی ہے۔ آئی ڈبلیو اے مالکان، مالکان تنظیموں، سیاسی جماعتوں اور ریاستی اداروں پر انحصار نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی رعایتیں لیتی ہے

آئی ڈبلیو اے کے شعبوں کے کام وسیع البنیاد سرگرمی بشموب جائے ملازمت پر یک جہتی، تنظیمی اتحاد، کارکنوں کے لیے تربیت و مشاورت، مہمات بشمول غیر ملکی، عارضی و موسمی کارکنان، مہاجر اراکین کے درمیان تنظیم سازی، فوجی طاقت مخالفانہ مہمات، بین الاقوامی یک جہتی مہمات، معاشتری تنظیم سازی اور خود انتظامی مشترکہ منصوبے شامل ہیں۔

آئی ڈبلیو اے اور انجمن برائے حصولی ملکیت جائے ملازمت کے تشریحی اصول یہ ہیں: براہ راست عمل ; براہ راست جمہوریت و وفاقیت ; یک جہتی و باہمی امداد ; بین الاقوامیت ; خودمختار سرمایہ کاری ; سرمایہ درانہ نظام اور ریاست کا انکار ; براہ راست عمل.

آئی ڈبلیو اے کا بنیادی طریقہ براہ راست عمل ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ خود اپنے مسائل کے حل اور جدوجہد کے لیے خود تنظیم سازی کرتے ہیں اور خود ہی عمل کرتے ہیں۔ براہ راست عمل کا مطلب ہے بغیر کسی ثالث کے اجتماعی فیصلہ و عمل۔ جائے ملازمت پر تنازعات کی صورت میں براہ راست عمل کی عام شکل ہڑتالوں، مقاطعہ اور احتجاج وغیرہ پر مشتمل ہے۔

براہ راست عمل کا استعمال لوگوں کے درمیان یک جہتی، مساوات، اختراعات اور خود منظمی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ان اداروں کی طاقت کے انکار کا بھی ذریعہ ہے جو قائم مقام لوگوں کی حالت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ براہ راست عمل کے ذریعے کارکنان اپنی جدوجہد کا کنٹرول خود سنبھال لیتے ہیں اور اس عمل میں اپنی ایسی مہارتوں کو تقویت دیتے ہیں جو مستقبل میں آزاد خیال اشتراکی معاشرہ کی بنیاد کو مستحکم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

ناانصافی اور ظلم کے �لاف ،

آزادی اور مساوات کے لئے ،

انقلاب میں شامل ہوں!